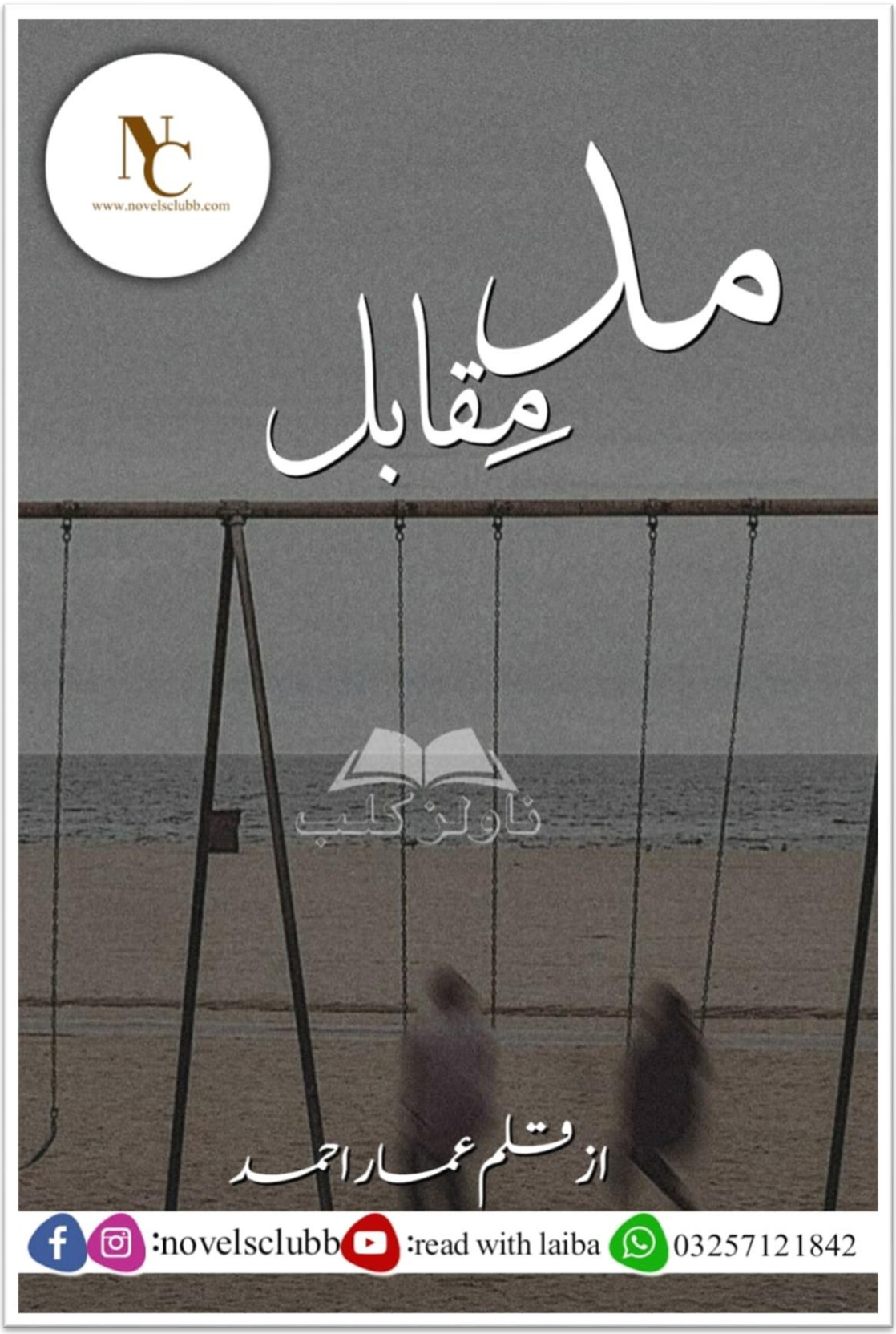
www.novelsclubb.com
مدِ مقابل
ناولز کلب
از قلم عمار احمد
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مدِ مقابل

از قلم

www.novelsclubb.com

عمار احمد

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

www.novelsclubb.com

اِنتساب

میرے والدین کے نام جنہوں نے مجھے قُرآن پڑھنے کی ترغیب دی اور

میری تین اُستانیوں (انا، ثناء اور انیلہ باجی) کے نام جنہوں نے مجھے قُرآن پڑھنا سکھایا

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

اِس ناول میں کچھ سادہ سے کردار پیش کیے گئے ہیں جو آپ کی اور میری طرح ہیں۔ وہ غلطیاں بھی کرتے ہیں، ڈرتے بھی ہیں، گرتے بھی ہیں اور اُٹھ کر آگے بھی بڑھتے ہیں۔ یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ اُن کی زندگی میں موجود دیگر اسباب کے ساتھ کس طرح اللہ کا قُرآن اور آپ ﷺ کی تعلیمات اُن کی مدد کرتی ہیں۔

اِس ناول کی تکمیل کے لیے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کروں گا۔ پھر اُن عالم اور عالماؤں کا شُکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو دین کی تعلیمات کو آسان الفاظ میں آن لائن لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اُن میں سے کچھ کے نام لینا چاہوں گا جیسے ڈاکٹر عُمر سلیمان، مولانا طارق جمیل، ڈاکٹر نعمان علی خان، عمار الشُّکرے، ڈاکٹر فرحت ہاشمی، ڈاکٹر نگہت ہاشمی، میڈم ظلِّ ہما، تیمیہ زُبیر، سارہ سُلطان، راضیہ حمیدی، نجوہ اود، یاسمین مجاہد اور عفت مقبول۔ اِن تمام لوگوں کے لیکچرز سے مجھے نہ صرف ناول کے حوالے سے مدد ملی بلکہ بہت کچھ سیکھنے کو بھی ملا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اِس کے بعد اسلامک ریسرچرز کا ایک پلیٹ فارم ہے اُن کا اور خاص طور پر وہاں کی کوآرڈینیٹر مِس فرواالطاف کا شُکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے احادیث کی تصدیق کرنے میں میری مدد کی۔

سب سے آخر میں منیبہ نصیر کا شُکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے بی ایس اسلامک لرننگ کے کورسز کے حوالے سے انفارمیشن فراہم کی۔

آپ کا مزید وقت لیے بغیر رُخصت لینا چاہوں گا، اب مُلاقات ہو گی اِن شاءاللہ ناول میں موجود کرداروں کے ساتھ۔ فلسطین کے لیے دُعا کرتے رہیے گا۔ اور کیونکہ مُقابلہ شروع ہو رہا ہے تو جانے سے پہلے وہ چار جادوئی الفاظ کہنا چاہوں گا۔

www.novelsclubb.com

Let the Competition begin

السلامُ علیکُم

عمار احمد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

10 مئی، 2024

(ناول)

مدِّ مقابِل

کراچی کے پوش علاقے میں موجود اِس مشہور اسکول کی بلڈنگ کے باہر بڑی بڑی گاڑیاں وقفے وقفے سے آکر رُک رہی تھیں۔ گاڑیوں میں یا تو والدین خود اپنے بچّوں کو اسکول چھوڑنے کے لیے آرہے تھے یا اپنے ڈرائیور کے ساتھ بھیج رہے تھے جو بچّوں کو اِسکول کے گیٹ کے باہر چھوڑ کر روانہ ہو جاتے تھے۔ وہیں ایک اور عالی شان گاڑی آکر رُکی اور اُس میں سے ایک صاحب جن کا نام طارق سُلطان تھا، اپنی پیاری سی بیٹی، حِبا سُلطان کے ساتھ اُتر گئے۔ گاڑی سے اُتر کر اُنہوں نے ڈرائیور کو اِشارہ کیا تو ڈرائیور گاڑی کو گھُما کر واپسی کے لیے ریورس کرنے لگا۔ اُن کے چہرے پر موجود کم گھنی، مگر لمبی داڑھی سے اندازہ ہوتا تھا کہ اُن کی عُمر پینتیس سے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چالیس سال کے درمیان تھی۔بیٹی کی عمر بھی آٹھ سے نو سال کے قریب لگ رہی تھی۔بچّی اپنا بستہ اپنے کندھے پر لٹکانے لگی تو اُس کے والد نے پیار سے وہ بستہ لیکر اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا پھر اپنا دایاں ہاتھ بچّی کی طرف بڑھایا جسے اُس نے مُسکرا کر تھام لیا اور پھر وہ اسکول کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی سامنے ایک سیدھا لمبا میدان تھا جس کے دوسرے سرے پر اسکول کی کلاسز تھیں۔میدان میں بچّوں کی صبح کی اسمبلی اور دیگر مشقیں ہوتی تھیں۔بچّی اپنے والد کے ساتھ میدان سے گزر رہی تھی۔اُن کے آگے کچھ فاصلے سے ایک اور بچّی اکیلی بھاگتی ہوئی جا رہی تھی تب ہی اچانک اُس آگے بھاگنے والی بچّی کو کسی پتھر سے ٹھوکر لگی اور وہ گر گئی۔ اُسے گرتا دیکھ کر پیچھے آرہے شخص اور اُن کی بیٹی بھی پریشان ہو کر رُک گئے۔ گرنے والی بچی نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر اُس سے اُٹھا نہیں گیا۔

"ابو وہ گر گئی ہے میں اُس کی ہیلپ کر کے اُسے اُٹھا دوں؟"بچّی نے والد کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

اُس کے والد نے مُسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور بچی کا ہاتھ چھوڑ دیا۔بچی بھی مُسکرا کر مڑی اور تیزی سے سامنے کی طرف دوڑنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا ذرا سنبھال کر۔" والد نے پیچھے سے ہدایت دی۔ بچّی تیزی سے بھاگتی ہوئی آگے زمین پر بیٹھی ہوئی بچی کے پاس پہنچ گئی اور اُسے ہاتھ دے کر اُٹھنے میں مدد کرنے لگی۔ اِتنی دیر میں اُس کے والد بھی تیز قدموں کے ساتھ چلتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ گرنے کی وجہ سے بچی کے گھٹنے پر چوٹ لگ گئی تھی۔ پھر وہ دونوں بچّیوں کو لیکر پرنسپل روم میں گئے اور وہاں اُس زخمی ہونے والی بچی کے متعلق اِطلاع دی تاکہ اُس کے گھر سے کسی کو بُلا کر حفاظتی انجیکشن لگوالیا جائے۔ اُس بچی کو وہیں ٹیچرز کے حوالے کر کے وہ اپنی بیٹی کو لیکر اُس کی کلاس کی طرف روانہ ہو گئے۔

"ابو اُس بیچاری کے اِتنی چوٹ لگ گئی۔" بچّی نے چلتے چلتے کہا۔

"جی بیٹا مگر وہ انجیکشن لگوائے گی تو اللہ میاں اُسے جلدی سے ٹھیک کر دیں گے اور آپ نے بہت اچھا کیا جو اُس کی ہیلپ کی۔" اُس کے والد نے اُسے تسلی دے کر اُس کی تعریف بھی کی۔

"جی آپ نے بتایا تھا ناں کہ ہمیں سب کی ہیلپ کرنی چاہیئے۔" بچّی نے والد کا دیا ہوا سبق دُہرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بالکل میری پیاری گڑیا جب بھی آپ کے سامنے ایسے کوئی گر جائے اور پرابلم میں ہو تو کبھی اُس کو وہاں چھوڑ کر مت جانا۔ ہمیشہ اُس کی ہیلپ کرنا اور اُس کو اُٹھانا۔ اللہ میاں اِس سے بہت خوش ہوتے ہیں۔" والد نے بچّی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے جواب دیا۔

"اچھا ابّو ہم پارٹی کی تیاری کب کریں گے؟" اُس نے اپنی کلاس کے نزدیک پہنچ کر والد سے اُسی رات ہونے والی اپنی سالگرہ کی پارٹی کے حوالے سے سوال کیا۔

"بیٹا آپ اسکول سے واپس آئیں گی بس پھر تیاری شروع کریں گے۔" والد نے بچّی کے گال پر بوسہ دیکر کہا اور اُسے کلاس روم کے باہر چھوڑ کر واپس چل دیے۔ بچی بھی کلاس میں داخل ہو کر اپنی دوستوں کے ساتھ مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اِس عالیشان اِسکول سے کافی دور صدر کے قریب ایمپریس مارکیٹ کے پاس ایک خستہ حال عمارت کی پہلی منزل پر آئیں تو سیڑھیاں ختم ہونے پر دائیں اور بائیں دونوں جانِب فلیٹ بنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوئے تھے۔ بائیں ہاتھ کے فلیٹ میں داخل ہوں تو ایک پتلی گلی سی بنی ہوئی تھی جس میں تھوڑا آگے جائیں تو دائیں ہاتھ کی طرف ایک دروازہ تھا۔ دروازے سے اندر داخل ہوں تو ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں اِتنی جگہ تھی کہ بمُشکل تین سے چار افراد وہاں لیٹ سکتے تھے۔ اُس پتلی گلی سے کچھ قدم آگے چل کر ایک کھلا لاؤنج بنا ہوا تھا جہاں ایک کونے میں چھوٹا سا کچن تھا۔ کچن کی مخالف سمت میں باتھ روم بنا ہوا تھا۔ باقی ماندہ جگہ پر ایک چھوٹی سی میز اور اسکے ساتھ دو چھوٹی اِسٹول کے سائز کی کُرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اُس وقت کچن میں ایک خاتون تیزی سے ناشتہ تیار کرتی نظر آ رہی تھیں۔ لاؤنج میں جگہ جگہ دیواروں پر آویزاں تصاویر اور صُلیب کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہ ایک عیسائی فیملی تھی۔ دو کمروں پر مشتمل اِس فلیٹ میں زارا، اُس کا شوہر اکبر، بیٹی یاسمین اور بیٹا عاشر رہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اکبر پیشے سے ایک مزدور تھا اور کئی سالوں سے مزدوری کرنے کے بعد اب مزدوروں کو سُپر وائز کیا کرتا تھا۔ ویسے تو وہ ایک سُپر وائزر تھا لیکن نوکری اُس کی پکی نہیں تھی لہٰذا جب کہیں کسی عمارت میں کنسٹرکشن کا کام آتا تھا، تب ہی اُس کو بُلایا جاتا تھا ورنہ وہ بے کار اپنے بیٹے کو لیکر اپنے دوستوں کے ساتھ گھومتا رہتا تھا۔ گھر میں مستقل آمدنی زارا کی تھی اور اِخراجات کا زیادہ تر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بار وہی اُٹھاتی تھی۔ وہ سِلائی کڑھائی بہت اچھی کر لیا کرتی تھی جس کی وجہ سے اِتنی آمدنی ہو جاتی تھی کہ گھر کا خرچہ پورا ہو جاتا تھا۔

"ماما مجھے آج پھر اِسکول پہنچنے میں دیر ہو جائے گی۔" اُس چھوٹے سے لاؤنج میں رکھی گول میز کے گرد، اسٹول نُما کُرسی پر بیٹھی گھنگھریالے بالوں والی آٹھ سالہ بچّی نے آواز لگائی۔

"تُمہارے پاپا رات پھر دیر سے آئے تھے اُن کو اُٹھ کر کھانا دیا، پھر مجھے نیند دیر سے آئی اِس لیے صبح آنکھ نہیں کھُلی۔ بس ایک منٹ رکو یہ ہو گیا آملیٹ ریڈی۔" ماں نے وضاحت دی۔

"کوئی بات نہیں ماما، تھوڑی دیر ہو جائے گی تو بھی کوئی پرابلم نہیں ہے۔" بچّی نے ماں کو تسلی دی۔

"اچھا پاپا کی لاڈلی! ابھی تو دیر ہو رہی تھی تم کو اور پاپا کا نام سُن کر کوئی بات نہیں۔" ماں نے آملیٹ اور پراٹھا بچّی کو دیتے ہوئے کہا۔

"پاپا ہمارے لیے ہی تو ورک کرتے ہیں ماما لیٹ نائٹ تک۔" بچّی نے باپ کی طرفداری کی۔ وہ ہمیشہ سے اپنے باپ سے زیادہ قریب رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بالکل ٹھیک بولا تم نے، تمہارے پاپا ہم سب کے لیے بہت ہارڈ ورک کرتے ہیں۔" ماں نے مُسکرا کر کہا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ بچّی جس کا نام یاسمین تھا، ناشتہ ختم کر کے جلدی جلدی اسکول کے لیے روانہ ہو گئی۔ وہ پاس ہی کے ایک اسکول میں تیسری جماعت میں زیرِ تعلیم تھی۔ اُس کا بھائی عاشر اُس سے چار سال چھوٹا تھا اور ابھی نرسری میں تھا۔ اُس کی ماں زارا، اُسے بلڈنگ کی سیڑھیوں تک چھوڑ کر واپس فلیٹ کی طرف مڑ گئی تھی۔ زارا کو پیسوں کے حوالے سے اکثر اپنے شوہر اکبر سے شکایت رہتی تھی مگر وہ کبھی اپنی اور اکبر کی نوک جھونک کو بچّوں کے سامنے نہیں لاتی تھی۔ خاص طور پر یاسمین تو شروع سے ہی اپنے باپ کی لاڈلی رہی تھی یا شاید ساری بیٹیاں ہی باپ کو زیادہ پیاری ہوتی تھیں۔ خیر وہ اپنے بچّوں کو اُن کے باپ سے کبھی مُتنفّر کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اُس نے اکبر سے محبت کی شادی کی تھی اور اُس کے چھوٹے سے خاندان کا تھوڑی تنگی تھوڑی آسانی میں گزارہ ہو ہی جاتا تھا۔

دس بجے کے قریب اکبر اُس کے ساتھ چھوٹی سی ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔ اُن کا بیٹا ابھی بھی سو رہا تھا۔ وہ رات باپ کے ساتھ دیر سے گھر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کو رات میں دیر سے آنا ہوتا ہے تو عاشر کو مت لے کر جایا کرو ناں۔اب آج بھی یہ اسکول نہیں گیا ابھی تک پڑا سو رہا ہے۔" زارا نے شکایت کی۔

"ارے بھئی مجھے تھوڑی پتہ تھا کہ دیری ہو جائے گی۔اصل میں ایک بڑا کام ملا ہے کل۔بس اُسی چکّر میں رات ہو گئی۔" اکبر نے وضاحت دی۔

"ہاں سمجھتی ہوں تمہارا بڑا کام۔بس کچھ دن کی نوکری ہو گی، کوئی مستقل انتظام تو نہیں ہو گا ناں۔" اُس نے شوہر سے ایک اور شِکوہ کر دیا۔

"فی الحال تو ایک لمبا پراجیکٹ ہے۔ تین چار مہینے کا کام ہے اِس میں اور یہ ایک نئے کانٹریکٹر ہیں، کافی مذہبی ہیں۔دیکھو اگر یہ کام اچھا رہا تو آگے چل کر ہو سکتا ہے پکی نوکری دے دیں۔" اکبر نے اپنے نئے کام اور باس کا تعارُف کروایا۔

"مذہبی لوگوں سے ذرا دور ہی رہنا اکبر۔یہ لوگ ہمیں کیا سمجھتے ہیں تم کو اچھی طرح پتہ ہے۔ ایک مذہب ہی تو رہ گیا ہے یہاں، باقی سب کچھ اِن مسلم لوگوں جیسا ہی ہو گیا ہے ہمارا۔ تُم تو اب بات بھی اِن لوگوں کی طرح ہی کرتے ہو۔" زارا نے شوہر کو تنبیہ کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آمدنی کی بات کے علاوہ یہ ایک اور بات تھی جسے لے کر اُس کی اکبر کے ساتھ بحث ہو جاتی تھی کہ اکبر کی مسلم کمیونٹی کے لوگوں سے دوستی تھی۔ زارا دین کے مُعاملے میں کوئی لچک نہیں رکھتی تھی۔ اُسے ڈر رہتا تھا کہ اُس کے بچّے کہیں بھٹک نہ جائیں۔ اُس نے ہمیشہ سے یہ بھی دیکھا تھا کہ اِس ملک میں اُس کی کمیونٹی کے لوگوں کو دوسرے بلکہ تیسرے درجے کے شہری کے طور پر ہی دیکھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ روزگار کے معاملے میں بھی اُن کے ساتھ اِس قدر تعصُّب ہوتا تھا کہ مردوں کے لیے محض کوڑا کرکٹ صاف کرنے والے خاکروب یا بھنگی کی نوکری رکھی جاتی تھی اور خواتین کو بس ہسپتال کی نرس کے طور پر رکھا جاتا تھا اِس سے اوپر کبھی نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اور اس سب کے باوجود یہ مسلمان لوگ بڑی بڑی باتیں کرتے تھے کہ سب انسان خدا نے پیدا کیے ہیں اور سب برابر ہیں مگر عملی طور پر اِس کا مظاہرہ کوئی نہیں کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تُم ایسے ہی ڈرتی رہتی ہو زارا! ہمیں یہیں رہنا ہے تو مل جُل کر رہنا چاہیئے، پھر یہ نوکری وغیرہ بھی تو یہی لوگ دیتے ہیں۔" اکبر نے اُسے سمجھایا۔

"نوکری تُمہاری محنت، قابلیت اور یسوع مسیح کی مہربانی سے ملتی ہے تُمہیں، اِن لوگوں کا کوئی کمال نہیں ہے۔" زارا نے فوراً جواب دیا۔ وہ اُن لوگوں کو ذرا سا بھی کریڈٹ نہیں دینا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس رہنے دو، یسوع مسیح نے ہی دلائی ہے نوکری تو پھر کوئی پکی نوکری دلا دیتے ناں۔" اکبر نے بیزاری سے جواب دیا۔

"اکبر تُم کیسی بات کرتے ہو، معافی مانگو خداوند سے اپنے الفاظ کی۔" زارا نے اُس کو ڈرایا۔

"اچھا بابا اب نہیں بولوں گا ایسا، خداوند مجھے معاف کریں۔" اکبر کان پکڑ کر چھت کی طرف دیکھ کر کہتا ہوا باہر چلا گیا۔

زارا کے مُقابلے میں وہ دین سے کافی اُکتایا رہتا تھا۔ زارا ہر اتوار کو چرچ جاتی تھی۔ ابتدا میں وہ بھی اُس کے ساتھ پابندی سے جایا کرتا تھا پھر رفتہ رفتہ اُس نے آئے دن کی بیروزگاری کی وجہ سے پابندی سے جانا چھوڑ دیا تھا۔ کبھی نہ چاہتے ہوئے جاتا بھی تھا تو تھوڑی ہی دیر میں اُٹھ جاتا تھا یا دیر سے ہی جایا کرتا تھا۔ بچّوں کی پیدائش کے بعد زارا نے بھی چرچ جانا کچھ عرصے تک کم کر دیا تھا لیکن اب جب بچّے اسکول جانے لگے تھے، تو وہ پھر سے پابندی سے بچّوں کو لے کر چرچ جایا کرتی تھی۔ کبھی کبھار اکبر بھی تھوڑی دیر کے لیے ساتھ چلا جاتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اکبر کو کام دینے والے مشہور کانٹریکٹر محمود سُلطان کے بیٹے طارق سُلطان تھے۔یوں تو پچھلے آٹھ دس سال سے وہ اپنے والد کے کاروبار میں اُن کا ہاتھ بٹا رہے تھے مگر پچھلے سال اپنے والد کے اِنتقال کے بعد اب اُنہوں نے مکمل طور پر کاروبار کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ اپنی اِکلوتی بہن کو اُنہوں نے والد کی وصیّت کے مطابق جائداد میں سے حصہ بھی دے دیا تھا اور کاروبار میں بھی والد کی ہدایت کے مطابق چالیس فیصد شیئرز اپنی بہن کے نام کر دیے تھے۔ محمود سُلطان کا تمام کاروبار اندرونِ سندھ ہی ہوا کرتا تھا لیکن اب طارق سُلطان نے کاروبار کو بڑھانے کا فیصلہ کیا تھا اور اِسی لیے کراچی میں ایک فارم ہاؤس کی تعمیر کا منصوبہ شروع کرا تھا۔

ڈیفنس فیز 6 کے مُتموّل علاقے میں اِس وقت رات کے آٹھ بجے کے قریب کا وقت تھا۔یہاں موجود متعدد بنگلوں میں سے ہزار گز کی اراضی پر بنا ایک بنگلہ طارق سُلطان کا تھا۔بنگلے کے باہر ایک بڑی تختی "سُلطان وِلا" اور اُس کے نیچے ایک چھوٹی تختی محمود سُلطان کے نام کی لگی ہوئی تھی۔آج طارق سُلطان کی اکلوتی بیٹی، حِبا سُلطان کی نویں سالگرہ تھی اور اِس سلسلے میں ایک چھوٹی سی دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔بنگلے کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوں تو ایک سیدھا پکا راستہ گیراج کی طرف جا رہا تھا۔اُس پکے راستے کے دائیں طرف ایک وسیع باغ بنا ہوا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا جو مُختلف پھولوں کے پودوں سے سجا ہوا تھا۔ رات کے اِس پہر پورا باغ رات کی رانی کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ باغ میں طارق سُلطان مہمان مرد حضرات کی خاطر تواضُع میں مصروف تھے۔ باغ سے مُتّصِل گھر کی عمارت کے دروازے سے باہر آنے والا ایک مُلازم تیز قدموں سے چلتا ہوا طارق سُلطان کی طرف آیا اور دھیمی آواز میں اُن سے کچھ کہا جسے سُن کر وہ مہمانوں کو کھانے پینے کی ہدایت کر کے اُن سے کچھ دیر کی رُخصت لے کر مُلازم کے ساتھ گھر کے اندرونی حصے کی طرف چل پڑے۔

گھر کے اندرونی حصّے میں داخل ہوتے ہی ایک خاصا بڑا لاؤنج تھا، جس کے اختتام پر سامنے ایک دروازہ کِچن کی طرف جاتا تھا جبکہ بائیں طرف موجود دروازہ ایک کمرے کا تھا۔ کِچن کے ساتھ ہی اوپری منزل پر جانے کے لیے سانپ کی طرز پر گول گھومتی ہوئی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ لاؤنج کے آغاز میں ہی دائیں طرف ایک دروازہ مہمانوں کے کمرے کا تھا۔ طارق سُلطان نے اُس دروازے پر دستک دی تو اُن کی بیگم طیّبہ سُلطان نے دروازہ کھول کر اُنہیں دیکھا اور پھر مُسکراتے ہوئے اندر آنے کا کہا۔

"اپنے گھر میں داخلے کے لیے بھی خاتون سے اجازت لینی پڑتی ہے ہمیں۔" اُنہوں نے مُسکراہٹ بکھیرتے ہوئے اپنی بیگم سے شکایت کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہاں اندر خواتین ہیں طارق صاحب! خیال رکھنا پڑتا ہے۔" طیبہ سُلطان نے جواب دیا۔

"پھر فرمایئے سرکار ہمیں کیسے یاد کیا؟" طارق سُلطان نے شرارت سے پوچھا تو طیبہ سُلطان کے گال شرم سے سُرخ ہو گئے۔

"حد کرتے ہیں آپ دس سال ہو گئے ہیں شادی کو مگر آپ نہیں بدلے۔ میں نے نہیں آپ کی صاحبزادی نے یاد کیا ہے آپ کو۔ کہتی ہیں ابو کے بغیر کیک نہیں کاٹیں گی۔ کافی سمجھایا میں نے کہ ابو یہاں نہیں آ سکتے سب آنٹیاں ہیں یہاں، ابو باہر انکلز کے ساتھ ہیں مگر آپ کی بیٹی نہیں مان کے دی۔ ٹھیک ٹھاک بِگاڑ دیا ہے آپ نے اِسے پتہ نہیں یہ کیسے سُدھرے گی۔" اُنہوں نے اِطلاع دینے کے ساتھ بیٹی کی شکایت بھی کی۔

"بھئی آپ ہماری گڑیا کو کچھ مت کہا کریں، ابھی اُس کی اور اُس کے والد کی سُدھرنے کی نہیں بِگڑنے کی عُمر ہے۔" اُنہوں نے بدستور مُسکراتے ہوئے کہا تو طیبہ سُلطان استغفرُاللہ کہہ کر اُن کو لے کر اندر کمرے کی طرف چل پڑیں۔

طیبہ سُلطان کا تعلق مذہبی گھرانے سے تھا۔ اُن کے والد قاسم صدّیقی قریب تیس سال سے تبلیغی جماعت کے ساتھ وابستہ تھے۔ طارق سُلطان کے والد، محمود سُلطان کے ساتھ اُن کی دوستی تھی اور پھر اِس دوستی کو اُنہوں نے رشتہ داری میں بدل دیا۔ طیبہ سُلطان بھی والد کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سرپرستی میں دین سے ہمیشہ قریب رہی تھیں اس لیے کالج کے زمانے سے ہی انہوں نے شرعی پردہ بھی شروع کر دیا تھا۔ جب وہ بیاہ کر طارق سُلطان کے گھر آئی تھیں اُس وقت وہ کاروبار میں اپنے والد کے ساتھ ابتدائی جدوجہد کے دور سے گزر رہے تھے، دین کی طرف بھی رُجحان بس نماز، روزے کی حد تک ہی تھا لیکن طیبہ سُلطان کی آمد کے بعد اللہ نے اُن کے کاروبار میں وُسعت فرمادی تھی اور پھر اپنی بیوی کی دیکھا دیکھی وہ بھی اب بہت حد تک دین کے قریب آگئے تھے حتٰی کہ اپنے سُسر کے ساتھ اکثر تبلیغی اجتماعات میں بھی شرکت کرتے رہتے تھے۔

کمرے میں موجود اکثر خواتین نے نقاب کر لیا تھا۔ طارق سُلطان نے اپنی بیٹی کا ہاتھ تھام کر کیک کاٹا اور مُلازمین کو کھانا لگانے کی ہدایت دے کر جلد ہی باہر مردوں کی طرف واپس آگئے۔ کھانا کھانے کے کچھ ہی دیر بعد ایک ایک کر کے تمام مہمان اپنے اپنے گھر روانہ ہو گئے تھے اور یوں اِس دعوت کا اختتام ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نو سال بعد

اِن نو سالوں میں زندگی اپنی ڈگر پر رواں رہی تھی۔ کچھ حالات و واقعات نے اپنا اثر ضرور چھوڑا تھا مگر زندگی بہر حال چل رہی تھی۔ اِنٹر میڈیٹ کے امتحانات کا آج آخری پرچہ تھا۔ ایک مشہور کالج کے کمرہ امتحان میں اِس وقت تمام طالبات اپنے اپنے پرچوں کے ساتھ مصروف تھیں۔ وقت ختم ہونے میں ابھی بیس منٹ مزید باقی تھے۔ اختتامی وقت قریب آنے کی وجہ سے جہاں سب لڑکیاں تیزی سے لکھنے میں مصروف تھیں، وہیں کلاس کی تیسری قطار میں بائیں طرف والی نِشست پر بیٹھی لڑکی ہاتھ میں پین پکڑے اپنی کاپی کے صفحات کا جائزہ لے رہی تھی۔ تھوڑے صحت مند جسم کی مالک اُس لڑکی نے بالوں کو درمیاں میں کیچر لگا کر بند کیا ہوا تھا اور سر پر دوپٹّہ بھی لیا ہوا تھا جسے بالوں کے ساتھ ہی ایک کلپ لگا کر جوڑا ہوا تھا۔ ہر صفحہ پلٹنے کے بعد وہ اپنی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں سے ایک نظر اپنے بائیں جانِب سیدھ میں سب سے آخر میں بیٹھی طالبہ پر ڈالتی تھی اور پھر اپنی کاپی کے اگلے صفحے کا جائزہ لینے لگتی تھی۔ اُس کی کاپی کے آخری دو صفحات پلٹنا رہ گئے تھے جب اُس نے ایک بار پھر اپنے بائیں طرف والی طالبہ کو دیکھا تو اُسے محسوس ہوا کہ جیسے وہ طالبہ اپنی نِشست سے اُٹھنے والی ہے۔ یہ دیکھ کر اُس نے جھٹ سے اپنی کاپی بند کی، پین اور دوسرا سامان باکس میں ڈالنے لگی اور پھر بستہ تیار کر کے جب اس بار

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بائیں طرف سر گُھما کر دیکھا تو اُس کی مطلوبہ طالبہ اپنی نِشست سے کھڑی ہو کر اپنا یونیفارم دُرست کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ تیزی سے اُٹھی اور بھاگنے کے انداز میں تیز تیز قدم اُٹھاتی جلدی سے جا کر نِگراں امتحان کو اپنی کاپی تھما کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ اُس کو اِس طرح جلد بازی میں جاتا دیکھ کر اُس کی پچھلی نِشست پر بیٹھی طالبہ نے مُسکرا کر اپنا سر دائیں بائیں ہِلایا اور پھر اپنے پرچے کی طرف مُتوجہ ہو گئی۔

"حِبا!" اپنا نام سُن کر لان میں ایک بینچ پر بیٹھی اُس لڑکی نے آواز کی سمت دیکھا اور ایک مُسکراہٹ کے ساتھ اُٹھ کر سامنے کلاس سے باہر آنے والی لڑکی کی طرف چل پڑی۔

"کیسا رہا پیپر؟" حِبا نے اُس لڑکی کے پاس پہنچ کر سوال کیا۔

"بس بہن ہو گیا جان چُھوٹی۔" وہ لڑکی جس کا نام فریحہ تھا اور حِبا کی بہترین دوست تھی، اُس نے جواب دیا۔ حِبا کے مُقابلے میں تھوڑی اسمارٹ ہونے کے سبب وہ زیادہ پُرکشش دکھائی دیتی تھی۔ اُس کے بال حِبا کے مُقابلے میں کچھ کم لمبے تھے جنہیں اُس نے کھلا چھوڑا ہوا تھا البتہ بہت سلیقے سے دوپٹّہ سر پر موجود تھا جو تمام بالوں کو چُھپا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تُو نہیں پوچھے گی میرا پیپر کیسا گیا؟" حِبا نے اُس کے ساتھ کالج کے باہر جانے والے راستے کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔اب وہ دونوں دوسری لڑکیوں کے ساتھ لمبی راہداری سے گزر رہی تھیں۔

"تُو اندر جو حرکت کر کے آئی تھی، وہ دیکھی تھی میں نے۔" فریحہ نے اُسے کچھ دیر پہلے والی حرکت یاد دلائی۔

"ہاں تو وہ عنبر ہر پیپر میں جہالت دِکھا کر سب سے پہلے باہر جا رہی تھی جیسے کوئی بڑی پوزیشن ہولڈر ہو، بس آج آخری پیپر تھا تو پہلے میں باہر آ گئی۔" اُس نے وضاحت دی۔

"یہ ویسے کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی کہ تُو اُس سے مُقابلہ شروع کر دے، خیر اب تو امتحان ختم ہو گئے شُکر ہے بھئی۔" فریحہ نے اُسے سمجھایا۔

"اچھا اب کیا پلان ہے؟" حِبا نے پوچھا۔وہ لوگ اب کالج کے مرکزی دروازے کے قریب تھے۔

"میرا پلان ہے کہ میں ایک بہت لمبی نیند لے کر سوؤں گی۔" فریحہ نے م کو طُول دے کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسے کونسے کوئی بہت پہاڑ توڑ لیے ہیں تُو نے جو ممبی نیند چاہیئے تھکن اُتارنے کے لیے؟" حِبا نے اُس کی نقل اُتارتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو یہ جو تُم پڑھاکو لوگ ہوتے ہو ناں تم ہماری حالت نہیں سمجھتے۔ تُم لوگ مزے سے لے آتے ہو اسّی پِچّاسی فیصد اور ہمارے اماں ابا بیچارے ہو جاتے ہیں احساسِ کمتری کا شکار اور پھر وہ ہم پر بھی دباؤ ڈالتے ہیں کہ ہم بھی تمہاری طرح پڑھیں۔ اب اُن کو کون سمجھائے کہ ہر انسان کا الگ ٹیلنٹ ہوتا ہے اور فریحہ سعید، یہ رٹّے لگانے کے لیے پیدا نہیں ہوئی ہے۔ پھر بھی بہت محنت کی ہے میں نے، رات کو جاگ جاگ کر نیٹ فلکس پر سیریز دیکھتے دیکھتے پڑھائی بھی کی ہے۔ اب آرام تو بنتا ہے ناں۔" فریحہ نے تقریر ختم کی تو حِبا، جو مُنہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی وہ پوری طرح ہنسنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ لوگ گاڑی کے پاس پہنچ گئے تھے۔ فریحہ سعید، حِبا سُلطان کے والد طارق سُلطان کے بزنس پارٹنر قیصر سعید کی بیٹی تھی۔ وہ اسکول کے زمانے سے حِبا کے ساتھ تھی۔ حِبا کے والد نے گاڑی بھیجی تھی جس میں اب وہ دونوں بیٹھ چُکی تھیں۔ ڈرائیور کے سامنے وہ دونوں بات نہیں کرتی تھیں۔ راستے میں ایک اسٹور کے پاس رُک کر ڈرائیور گھر کے لیے کچھ سامان لینے گیا تو وہ دونوں پھر شروع ہو گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار میں نے سوچا تھا کہ پیپر کے بعد ہم کچھ پلان کریں گے۔" حِبا نے وہیں سے بات شروع کی جہاں کچھ دیر پہلے ختم کی تھی۔

"اِس "ہم" میں سے مجھے مائنس کر دیں آپ۔ میں اگلے چھ مہینے کے لیے آپ سے لاتعلقی کا اعلان کرتی ہوں۔ بی ایس اِسلامک لرننگ کے ایڈمیشن چھ مہینے بعد ہیں، تو اب چھ مہینے بعد ہی آپ کو مزید میری کمپنی نصیب ہو گی اِن شاءاللہ۔" فریحہ نے سادگی سے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے بہت ہی کوئی ہائی لیول کی بے شرم اور خود غرض ترین عورت ہے تُو۔" حِبا کو اُس کی بات پر غصّہ آ گیا۔

"میں اِس کو کامپلیمنٹ (تعریف) کے طور پر لیتی ہوں۔" فریحہ نے مزید ڈھٹائی سے کہا۔

"یار فریحہ! مسئلہ یہ ہے کہ اگر اِس "ہم" میں سے تُجھے مائنس کر دوں گی تو باقی میں اکیلی بچوں گی اور مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ کیا اگلے چھ مہینے تک تُو بس سوتی رہے گی؟" حِبا نے حیرت سے پوچھا۔

"بالکل۔" فریحہ نے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے سُنا تھا کہ کچھوا کئی سو سال تک سوتا رہتا ہے، اُس کے بعد تُو دوسری جانور ہو گی جو اِتنا لمبا سوئے گی۔" حِبا نے غُصے سے کہا اور پھر سامنے دیکھنے لگی۔

"نہیں میں نے موویز بھی دیکھنی ہیں اور بھی کام ہوں گے مگر ٹینشن نہیں ہو گی بس۔ ویسے تیرا کیا پلان ہے؟" فریحہ نے اُس سے پوچھا۔

"فی الحال پریکٹیکلز ہیں، اُس کے بعد ابو نے چھُٹی پر لے کر جانے کا کہا تھا تو وہیں جانا ہو گا اور وہاں سے واپس آ کر پھر امی ابو کو راضی کرنا ہے تیرے ساتھ ایڈمیشن لینے کے لیے۔ بس امی چاہتی ہیں کہ میں اِس فیلڈ میں نہ آؤں اور وجہ تُجھے معلوم ہے۔" حِبا نے اُسے اپنے منصوبے کے مُتعلق بتایا۔

"مطلب تُم نے اور انکل نے مل کر آنٹی کو راضی کرنا ہو گا ناں۔" فریحہ نے ہنس کر کہا۔ وہ جانتی تھی کہ طارق سُلطان اپنی بیٹی کی بات کبھی نہیں ٹالتے۔

"ہاں یار ایسا ہی ہے اور اِس کے لیے مجھے تیری مدد کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ کر دے گی ناں ہیلپ؟" حِبا نے اُس سے پوچھا۔

"فکر مت کر یار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

I'll never let go, Jack. I'll never let go. I promise۔"فریحہ نے کسی انگریزی فلم کا ڈائیلاگ بول کر اُس کو تسلی دی۔حِبا سے بات کرتے ہوئے وہ اکثر فلموں کے مکالمے، مشہور اقوال، اشعار اور گانوں کے بول کا استعمال کرتی رہتی تھی۔اُسے فلمیں دیکھنے اور ناولز پڑھنے کا شوق تھا جبکہ حِبا دینی کتابیں پڑھنے کے علاوہ آن لائن اسلامی لیکچرز سُننا پسند کرتی تھی۔

"اب یہ کس فلم کا ڈائیلاگ مارا ہے تُو نے؟"حِبا نے اُس سے پوچھا۔

"یہ مشہور فلم ٹائی ٹینک کا ڈائیلاگ ہے جو فلم کی ہیروئن، ہیرو کا ہاتھ تھام کر اُس سے کہتی ہے جب جہاز ڈوب چُکا ہوتا ہے اور وہ دونوں ایک لکڑی کے تختے کے سہارے کسی امداد کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔"فریحہ نے تفصیل بتائی۔

"تو پھر وہ اُس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتی؟"حِبا نے اِس مرتبہ کافی دلچسپی سے پوچھا۔

"بالکل زبان کی پکی ہوتی ہے وہ میری طرح۔ہاں یہ الگ بات ہے کہ وہ تختے کے اوپر بیٹھی ہوتی ہے جبکہ ہیرو آدھا برف کے پانی میں ہوتا ہے اور پھر جب امدادی کشتی آتی ہے، تب تک وہ سردی سے ٹھٹھر کر مر جاتا ہے تو وہ بیچاری اُس کا ہاتھ چھوڑ کر، اُس کی لاش پانی میں پھینک دیتی ہے اور خود امدادی کشتی کے ساتھ جان بچا کر چلی جاتی ہے۔"فریحہ نے معصومیت سے جُملہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مکمل کیا تو حِبا کی آنکھیں پہلے حیرت سے پھیل گئیں اور پھر اُسے ہنسی آگئی۔اُس نے فریحہ کے ہاتھ پر تالی مار کر کہا۔

"واقعی تیرے جیسی تھی بھئی یہ تو۔تُو نے بھی یہی کرنا ہے میرے ساتھ۔" ابھی وہ ہنس رہی تھیں کہ ڈرائیور سامان لے کر آگیا اور وہ لوگ خاموش ہو کر اپنی منزِل کی طرف چل پڑے۔

وہ سندھ مدرستہ لاسلام کے سامنے سے گزرتی ہوئی اپنے فلیٹ کی بِلڈنگ کی طرف جا رہی تھی۔ اُس کے ساتھ کالج کی دوسری لڑکیاں بھی وہاں سے گزر رہی تھیں مگر اپنے گھنگھریالے بالوں کی وجہ سے وہ سب سے الگ نظر آتی تھی۔اُس نے بالوں میں دائیں بائیں دو چوٹیاں باندھی ہوئی تھیں جبکہ درمیان سے بال ویسے ہی کُھلے چھوڑ دیے تھے۔سر پر دوپٹّہ لیا ہوا تھا مگر اُس کے بال کافی لمبے ہونے کی وجہ سے دونوں چوٹیاں دوپٹّے سے باہر آ رہی تھیں۔دوپہر میں گرمی کی وجہ سے اِس وقت وہاں آس پاس رش کم تھا۔وہیں دُکانوں پر نظر ڈالتے ہوئے اُس کی نگاہ پھولوں کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دُکان پر گئی تو ایک لمحے کے لیے سوچا کہ پھول خرید لے مگر پھر گھر کے ماحول کا خیال آتے ہی یہ بات اُس نے ذہن سے جھٹک دی۔اُسے بچپن سے پھول بہت پسند تھے۔وہ اکثر اسکول سے واپسی پر گلاب، چنبیلی یا کوئی اور پھول لیتی ہوئی گھر جایا کرتی تھی۔پھول کبھی ماں یا بھائی کو دے دیا کرتی تھی اور کبھی اپنے کمرے میں ٹیبل پر رکھ لیتی تھی۔مگر اب گھر میں جیسے مسلسل خزاں کا موسم آگیا تھا اور اِس لیے اُس نے بھی کافی عرصے سے پھول خریدنا چھوڑ دیے تھے۔اِس کے علاوہ فٹنس کا بھی اُسے بہت شوق تھا جس کی وجہ سے وہ کافی دُبلی نظر آتی تھی۔آج اُس کے انٹر میڈیٹ کے امتحانات ختم ہو گئے تھے۔اُسے خوش ہونا چاہیئے تھا مگر وہ پریشان تھی۔اُس کی مصروفیت ختم ہو گئی تھی اور اب آگے کی پڑھائی اگر ہوتی بھی تو اُس سے پہلے جو وقفہ تھا وہ وقت اُسے گھر پر ہی گزارنا تھا۔اِنہی سوچوں کے ساتھ اُس نے بلڈنگ کی سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ کے دروازے کے پاس پہنچ کر بیل بجائی۔دروازہ زارا نے کھولا اور اُس کو دیکھ کر بے دلی سے واپس اندر کی طرف چلی گئی۔یاسمین نے اندر آکر دروازہ بند کر دیا۔

ان نو سالوں میں اکبر بحیثیت سُپر وائزر طارق سُلطان کے ساتھ ہی کام کرتا رہا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اُس نے پچھلا دو کمرے کا فلیٹ چھوڑ کر یہ تین کمروں کا فلیٹ کرائے پر لے لیا تھا، جہاں ایک اوپن لاؤنج تھا اور پھر لاؤنج سے ہی تینوں کمروں میں داخل ہونے کے دروازے بنے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھے۔ مستقل نوکری ہونے کی وجہ سے مالی حالت پہلے سے کافی بہتر ہو گئی تھی مگر ساتھ ہی اکبر کی مصروفیت بھی بڑھ گئی تھی۔

"سلام ماما!" اُس نے اندر آ کر ماں کی طرف دیکھ کر کہا جو لاؤنج کے ساتھ بنے کچن میں برتن سمیٹ رہی تھی۔

"سلام، ختم ہو گئے امتحان تُمہارے؟" زارا نے سلام کا جواب دے کر سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"جی۔" اُس نے مُختصر جواب دیا۔

"چلو اب عاشر کے پاس بیٹھو مجھے کام پر جانا ہے اور اُس کا خیال رکھنا۔" زارا اُسے نصیحت کر کے اپنا بیگ اُٹھا کر دروازے سے باہر چلی گئی۔ وہ ماں کے جانے کے بعد بھی کچھ دیر وہیں کھڑی باہری دروازے کو دیکھتی رہی اور پھر اپنا بیگ وہیں ٹیبل پر رکھ کر کچن کے دائیں طرف والے دروازے سے اندر کمرے میں داخل ہو گئی۔ اُس کمرے کے ایک کونے میں چھوٹا بیڈ تھا، جس پر چودہ سال کا عاشر بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ بیڈ کے ساتھ ہی سہارا لے کر چلنے والی ایک لکڑی کی اِسٹک رکھی ہوئی تھی۔ یاسمین نے کمرے میں داخل ہو کر ایک طرف رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سلام عاشر! پڑھائی ہو رہی ہے؟"

"سلام، جی آپی اور آپ کے پیپر ختم؟" عاشر نے سلام کا جواب دے کر پوچھا۔

"ہاں بھئی شُکر ہے ہو ہی گئے ختم۔" اُس نے نہ چاہتے ہوئے بھی شُکر ادا کیا۔

"اب آگے کیا کرو گی آپ؟" وہ گھر کے ماحول سے واقف تھا اس لیے بہن سے پوچھا۔

"پتہ نہیں دیکھو ابھی پریکٹیکلز ہیں پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔" یاسمین نے جواب دیا۔

"چلو آپ ریلیکس کرو پھر مجھے کچھ کام ہوا تو مس کال دے دوں گا آپ کو۔" عاشر نے اپنے دائیں طرف رکھے موبائل کی طرف اشارہ کر کے کہا تو یاسمین "ٹھیک ہے" کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ اُس نے دوسرے کمرے میں جا کر الماری سے کپڑے نکالے اور پھر فریش ہو کر کپڑے بدل کر سو گئی۔ رات لاؤنج میں کھانے کی ٹیبل پر وہ چاروں بیٹھے ہوئے تھے۔ رات کا کھانا وہ کبھی کبھار ساتھ کھا لیا کرتے تھے ورنہ اکبر زیادہ تر دیر سے ہی گھر لوٹتا تھا۔ سب کھانے میں مصروف تھے جب اکبر نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"ایگزام کیسے رہے آپ کے پرنسز؟" وہ اکثر یاسمین کو یہی کہتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت اچھے پاپا! بس اب پریکٹیکلز رہ گئے ہیں۔" اُس نے مُسکرا کر بتایا۔ وہ مُسکراتے ہوئے بہت پیاری لگتی تھی مگر مُسکراہٹ اب اُس کے چہرے پہ کم ہی آتی تھی۔

"ہماری بیٹی پڑھائی میں بہت اچھی ہے پریکٹیکلز بھی خیر سے ہو جائیں گے دیکھنا، اچھا آپ کو پاس ہونے پر گفٹ کیا چاہیئے یہ بتائیں؟" اکبر نے پوچھا۔

"گفٹ کی کیا ضرورت ہے سب کچھ تو ہے اِس کے پاس" یاسمین سے پہلے زارا بول پڑی۔

"زارا! میں نے اپنی پرنسز سے وعدہ کیا تھا اور یہ ہم باپ بیٹی کا معاملہ ہے بھئی تم اس میں نہ بولو۔" اکبر نے بہت نرمی سے کہا۔

"پاپا! مجھے نیا موبائل چاہیئے یہ والا دو سال سے یوز کر رہی ہوں میں۔" یاسمین نے اپنا موبائل دِکھاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آں ہاں" زارا کچھ کہنے لگی تو اکبر نے اُسے روک دیا، پھر بیٹی سے مخاطب ہوا۔

"ٹھیک ہے آپ کو جو موبائل چاہیئے، آپ مجھے اُس کی پکچر بھیج دینا وہ آپ کو مل جائے گا۔" اکبر نے کہا تو یاسمین کا چہرہ کھل اُٹھا۔

"تھینک یو سو مچ پاپا!" اُس نے محبت سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"Anything for you princess۔"اکبر نے بھی پیار سے جواب دیا۔

"اکبر! تُم نے لیپ ٹاپ بھی لا کر دیا ہوا ہے، اب نیا موبائل بھی دے رہو کم از کم اُسے پیسوں کی رینج تو بتا دو اگر وہ لاکھ روپے کا مانگ لے گی تو وہ بھی لیکر دے دو گے کیا؟"زارا نے ایک اور اعتراض کیا۔

"دیکھو لیپ ٹاپ ضروری ہے آج کل بچوں کی تعلیم کے لیے اور وہ بہت سمجھدار ہے اُسے اپنے پاپا کی رینج پتہ ہے، پھر بھی اگر وہ لاکھ روپے کا مانگتی ہے تو میں لے کر دے دوں گا میرے لیے مسئلہ نہیں ہے اب۔"اکبر نے اُس کو تسلی دی۔

"جی پاپا! میں دس سے پندرہ ہزار تک کا کوئی لوں گی۔"یاسمین نے ماں کی مزید تسلی کے لیے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بیٹا۔"اکبر نے کہا۔

"بیٹا آپ نے بھی کچھ منگوانا ہے تو بتا دو کوئی گیم یا کوئی اور پسند کی چیز؟"یاسمین سے بات مکمل کر کے اکبر نے عاشر سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں پاپا! ابھی نہیں۔ کچھ ٹائم میں ایگزامز ہیں میرے اُس کے بعد بتادوں گا آپ کو۔" عاشر نے مُسکرا کر باپ کو بتایا۔

"اچھا پاپا! مجھے آگے انجینیئرنگ پڑھنی ہے۔" یاسمین نے موقع غنیمت جان کر اپنی خواہش کا اِظہار کر دیا۔

"کس لیے پڑھنی ہے انجینیئرنگ تُم کو؟ انٹر کر لیا اب گھر پر بیٹھو اور بھائی کو سنبھالو۔" زارا نے اکبر کے کہنے سے پہلے ہی فیصلہ سُنا دیا۔

"ماما میں رکھتی ہوں اِس کا خیال آپ پوچھ لیں عاشر سے۔ آپ بار بار مت کہا کریں مجھے۔" یاسمین اُس کی بات پر چِڑ گئی تھی۔

"دیکھ رہے ہو تُم اکبر! اب یہ مُجھ سے بحث کرنے لگی ہے۔" زارا نے اکبر سے شکایت کی جو اِس اچانک کی بحث سے پریشان ہو گیا تھا۔ عاشر اِس دوران خاموش تھا، وہ ویسے بھی کم ہی بولا کرتا تھا یا شاید اُس حادثے کے بعد خاموش ہو گیا تھا۔

"زارا! تُم دو منٹ مجھے بات کرنے دو۔" اکبر نے اُسے خاموش کرایا اور یاسمین سے مخاطب ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا آپ انجینیئر بن کر کیا کرو گی؟ ڈاکٹر بنو تو بات بھی ہے کہ نوکری پھر بھی مل جائے گی مگر انجنیئر وہ بھی لڑکی کو نوکری نہیں ملتی یہاں۔" اکبر کی بات سُن کر زارا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں مگر وہ خاموش رہی۔

"پاپا! میرا انٹرسٹ نہیں ہے میڈیکل میں اور جاب تو قسمت سے ملتی ہے، مگر میں کوشش کرنا چاہتی ہوں پڑھنا چاہتی ہوں آگے پلیز۔" اُس نے بہت بیچارگی سے اِلتجا کی۔ لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھی گڑگڑانا پڑتا ہے ہمارے معاشرے میں۔

"ٹھیک ہے آپ پڑھ لینا بس ماما کو بھائی کے حوالے سے کوئی شکایت نہ ہو۔" اکبر نے اجازت دی تو خوشی سے اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"آئی لو یو پاپا!" وہ کہہ کر اکبر کے گلے لگ گئی۔ زارا نے اب بھی کچھ نہیں کہا۔

اتنے میں عاشر اپنا کھانا ختم کر کے اُٹھنے لگا۔ اُسے دیکھ کر یاسمین اپنی کُرسی کے پاس سے پیچھے نکلنے لگی تاکہ اُسے کمرے تک جانے میں مدد کرے تب ہی زارا نے اُسے مخاطب کر کے کہا۔

"یاسمین بھائی کو روم تک چھوڑ آؤ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاپا آپ دیکھ رہے ہیں۔ میں جا ہی رہی تھی مگر ماما کو مجھے بار بار بولنا ہے بس۔" اُس نے رُک کر باقاعدہ روتے ہوئے باپ سے کہا۔ وہ بار بار کی ایک ہی نصیحت سے تنگ آگئی تھی۔ پہلے پہل وہ نظر انداز کر کے سُن لیتی تھی مگر اب نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ماں کو جواب دینے لگی تھی، جس سے گھر کا ماحول مزید بگڑ رہا تھا۔

"بیٹا آپ بھائی کو لے کر اندر جائیں۔" اکبر نے کہا تو وہ اپنے آنسو صاف کرتی عاشر کو لے کر کمرے میں چلی گئی۔

"زارا! کیا ہو گیا ہے یار تُمھیں؟ وہ بیٹی ہے تُمھاری۔" اکبر نے اُسے بہت پیار سے یاد کرایا۔

"ہاں تو میں نے کیا کر دیا ایسا؟ ماں کیا کچھ کہہ نہیں سکتی بیٹی کو؟ آپ کے لاڈ پیار نے بِگاڑ دیا ہے اِسے، دیکھا کیسے پلٹ کر جواب دینے لگی ہے وہ۔" زارا پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھی۔

"ایسے بار بار کہنے سے انسان تنگ ہو جاتا ہے یار۔ تُم کچن میں روز برتن دھونے کے لیے اُٹھو اور اُسی وقت میں تُمھیں کہوں کہ زارا برتن دھو دو، تو کیسا لگے گا تُم کو؟" اکبر نے پھر سمجھانے کی کوشش کی۔

"میں نے کسی کام کا نہیں بولا، عاشر کا خیال رکھنے کا ہی کہا تھا۔" اُس نے پھر وضاحت دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خُدا کا واسطہ ہے زارا! دو سال ہو گئے ہیں اب اُس واقعے کو بھول جاؤ۔ وہ عاشر کی بہن ہے، اُس کی بہت کیئر کرتی ہے وہ۔" اکبر نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"کیسے بھول جاؤں میں اکبر! نہیں جاتا میرے ذہن سے وہ واقعہ۔ کتنے خواب تھے میرے عاشر کے لیے، سب ختم ہو گئے۔ کاش وہ سب نہ ہوا ہوتا اکبر! کاش۔" وہ اکبر کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگی تھی۔

"ایسا نہیں کہتے کچھ ختم نہیں ہوا۔ خداوند کی یہی مرضی تھی زارا! ہم دُعا کریں گے تو عاشر ٹھیک ہو جائے گا جلدی۔ روتے نہیں اگر تُم رونے لگ جاؤ گی تو عاشر کیا سوچے گا۔" اکبر اُسے اندر کمرے میں لے گیا مگر عاشر کے کمرے سے نکلتی ہوئی یاسمین نے ماں کو روتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ عاشر کے سونے تک اُس کے کمرے میں ہی لیٹی رہتی تھی۔ عاشر بیڈ پر جبکہ وہ نیچے زمین پر گدّا بچھا کر لیٹ جاتی تھی۔ باپ نے بہت کہا تھا کہ عاشر کے کمرے میں ایک اور چھوٹا بیڈ لے آتے ہیں مگر اُس نے منع کر دیا تھا۔ عاشر کے سونے کے بعد وہ اپنے کمرے میں جا کر لیٹ جاتی تھی۔ ابھی اِتنی رات نہیں ہوئی تھی مگر گھر کے کشیدہ ماحول کی وجہ سے سب جلدی جلدی سونے لیٹ گئے تھے۔ وہ بھی لیٹی ہوئی اِس وقت اپنا بچپن یاد کر رہی تھی، جب عاشر چھوٹا تھا اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ماں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ پھر چرچ جاتے وقت بھی وہ خود سے بار بار ماں کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی جب ماں ایک ہاتھ سے عاشر کو پکڑے چل رہی ہوتی تھی۔ ہر اتوار کو زارا اُس کے سر میں تیل لگایا کرتی تھی اور وہ فرمائش کر کر کے دیر تک سر کی مالش کرواتی تھی۔ اُس کے اچھے نمبروں سے پاس ہونے پر زارا اُسے گھر آتے ہی گلے لگا کر پیار کرتی تھی، پھر اُس کی پسند کا کھانا بناتی تھی۔

یادوں کی فلم آگے بڑھتے بڑھتے اُس موڑ پر آ گئی تھی جہاں سے اُس کا ہنستا کھیلتا خاندان یکدم خاموش ہو گیا تھا۔ اُس کے میٹرک بورڈ کے امتحانات سے پہلے، اِسکول میں آخری امتحانات چل رہے تھے۔ ساتھ میں عاشر کے بھی امتحانات ہو رہے تھے۔ وہ عاشر کو ساتھ لے کر اسکول جاتی تھی۔ کبھی دیر ہو جاتی تو وہ پہلے اکیلے ہی اِسکول چلی جاتی تھی اور عاشر کو زارا اِسکول چھوڑتی تھی۔ واپسی میں دونوں بہن بھائی ساتھ آتے تھے۔ اُن کے اِسکول کے راستے میں ہائی وے کی ایک سڑک پڑتی تھی جہاں بہت تیز ٹریفک ہوا کرتا تھا۔ اس لیے زارا، عاشر کو اکیلے اِسکول نہیں بھیجتی تھی۔ اُس دن یاسمین اسکول جانے کے لیے تیار تھی۔ اُسے تھوڑا پہلے اِسکول پہنچ کر دوستوں سے کچھ چیزیں پوچھنی تھیں۔ زارا، عاشر کو یونیفارم دے کر اُس کا بستہ تیار کر رہی تھی

۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماما آج آپ لے آیئے گا عاشرِ کو اس نے ابھی ناشتہ بھی کرنا ہے، مجھے کچھ کام ہے میں جا رہی ہوں۔" یاسمین نے کمرے سے باہر آ کر ماں سے گلے مل کر کہا۔ اُسے نہیں پتہ تھا کہ اِس کے بعد وہ پھر کب ماں سے گلے ملے گی۔

"بیٹا پانچ منٹ رُک جاؤ مجھے بھی ورنہ کپڑے بدلنے پڑیں گے۔" زارا نے اُسے رُکنے کو کہا۔

"ماما پلیز آپ لے آیئے گا، میرے کچھ سوال رہتے ہیں جو وہاں دُہراؤں گی۔" یاسمین جواب دے کر دروازے کی طرف جانے لگی۔

"اچھا آپ جاؤ، دھیان سے جانا خُداوند کامیاب کرے۔" زارا نے مُسکرا کر دُعا دی اور پھر عاشرِ کو بہن کے جانے کی اِطلاع دے کر سیدھی کپڑے بدلنے چلی گئی۔ کپڑے تبدیل کر کے وہ آئی تو عاشرِ کا ناشتہ ختم ہونے والا تھا۔ ناشتے کے بعد بیٹے کو لے کر تیزی سے اسکول کی طرف چل پڑی۔ وہ لوگ اُس ہائی وے والی سڑک کے نزدیک ہی تھے، جب زارا کو یاد آیا کہ وہ جلدی جلدی میں دروازہ لاک کرنا بھول گئی تھی۔ اُن کے علاقے میں چوریاں بہت ہو رہی تھیں۔ عاشر کو اسکول چھوڑ کر آتی تو دیر ہو جاتی۔ بیٹا تھک نہ جائے یہ سوچ کر اُس نے عاشرِ کو وہیں کھڑا رہنے کی تلقین کی اور پھر واپس گھر کی طرف بھاگی۔ گھر کو تالا لگا کر جب وہ واپس اُس جگہ پہنچی تو اُسے دور سے ہی سڑک پر لوگوں کا ہجوم نظر آ گیا تھا۔ جہاں بیٹے کو چھوڑ کر گئی تھی وہاں کوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں تھا۔ وہ دوڑتی ہوئی لوگوں کو ہٹا کر وہاں پہنچی تو اُسے لگا اُس کا سر گھومنے لگا تھا۔ عاشر کا ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا۔ اُس کے سر اور پیر سے خون بہہ رہا تھا۔ زارا ایمبولنس کو بلانے کے لیے شور مچانے لگی تو وہاں کسی نے بتایا کہ ایمبولنس کو کال کر دی گئی تھی۔

"آنٹی یہ کلاس کے دوسرے لڑکوں کو دیکھ کر خود سڑک پار کر رہا تھا، تب ہی ایک گاڑی سے ٹکر ہو گئی۔" وہاں موجود عاشر کی کلاس کے ایک لڑکے نے اطلاع دی۔

زارا نے ایمبولنس میں بیٹھ کر اکبر کو کال کر دی تھی۔ وہ بھی فوراً ہسپتال پہنچ گیا تھا۔ بروقت ہسپتال لے جانے کی وجہ سے زیادہ خون نہیں بہا تھا۔ سر میں کچھ چوٹیں آئی تھیں جبکہ دائیں پیر کی ہڈّی میں فریکچر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے پیر میں اسٹیل کی راڈ ڈالی گئی تھی۔ تین مہینے بعد عاشر اِسٹک کے سہارے سے چلنے کے قابل ہو گیا تھا لیکن گھر کا ماحول پھر پہلے جیسا نہیں ہو سکا تھا۔

زارا اِس حادثے کے لیے خود کو اور یاسمین کو ہی ذمہ دار ٹھہراتی تھی۔ ڈھائی سال پہلے جب گھر کے مُعاشی حالات بہتر ہو گئے تھے تب اکبر کے کہنے پر زارا نے اپنا سِلائی کڑھائی کا کام چھوڑ دیا تھا مگر عاشر کے ایکسیڈنٹ کے بعد وہ بہت چِڑچِڑی ہو گئی تھی اور آئے روز یاسمین پر غُصّہ کرنے لگی تھی۔ اِس لیے اکبر سے بات کر کے خود کو یاسمین سے دور رکھنے کے لیے وہ اب دوبارہ کام پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جانے لگی تھی۔ پھر بھی پچھلے دو سال سے کم و بیش یہی روٹین چل رہا تھا۔ ہر ہفتے، دس دن میں کسی نہ کسی بات پر یاسمین اور زارا میں بحث شروع ہو جاتی تھی جس کا اختتام یاسمین کے رونے پر یا زارا کے چیخنے چلانے پر ہوتا تھا۔ اب وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آخری بار کب ماں نے اُس سے مُسکرا کر بات کی تھی یا مُسکرا کر اُس کی طرف دیکھا تھا اور اُسے واقعی یاد نہیں آ رہا تھا۔ شاید وہ ایکسیڈنٹ والا دن ہی اُن کی خوشگوار بات چیت کا آخری دن تھا۔ وہ سر کے نیچے سے ہاتھ نکال کر آنکھوں پر رکھ کر رونے لگی تھی۔

"آپی! آپ رو رہی ہو؟" اُسے روتا دیکھ کر بیڈ پر لیٹے عاشر نے سوال کیا۔

"کیا ماما کبھی مجھے معاف کریں گی؟" اُس نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر بھائی سے پوچھا۔

"وہ آپ سے خفا نہیں ہیں آپ جانتی ہو۔ وہ خود سے اور مُجھ سے خفا ہیں لیکن وہ خود پر یا مُجھ پر غُصہ نہیں کر سکتی ہیں اِس لیے آپ کو کہتی ہیں۔ آپ تھوڑا کنٹرول کر لیا کرو ناں، اُن کو جواب مت دیا کرو۔" اُس نے بہن کو سمجھایا۔

"ہر بار کوشش کرتی ہوں کہ اب نہیں بولوں گی مگر اُس وقت پتہ نہیں مجھے کیا ہو جاتا ہے۔" اُس نے افسوس سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو اب ٹینشن مت لو آگے سے کوشش کرنا کہ بس سُن لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اُس نے تسلی دی۔

"تھینک یو میرے سمجھدار بھائی۔" اُس نے آنسو صاف کرتے ہوئے مُسکرا کر کہا اور پھر سونے کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔

"حبا کے امتحان ختم ہو گئے ہیں پریکٹیکل کے لیے کیا کرنا ہے؟" سُلطان وِلا میں طارق سُلطان نے کھانے کی میز پر اپنی بیگم سے پوچھا۔

"جی یہ کہہ رہی تھی کہ پریکٹیکل سینٹر میں لے گی ایڈمیشن۔ دیکھیں شاید کل جائے گی وہاں فریحہ کے ساتھ۔" اُنہوں نے اِطلاع دی۔

"آگے کا کیا ارادہ ہے ہماری شہزادی کا؟ اپنی والدہ کی طرح دین کا کام کرنا ہے یا کسی اور شعبے میں ہمارا نام روشن کریں گی؟" طارق سُلطان نے بیٹی کی آگے کی تعلیم کے حوالے سے دریافت کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تو اسلامک لرننگ میں داخلے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن میری بالکل بھی مرضی نہیں ہے۔"

طیبہ سُلطان نے حِبا کے ساتھ اپنی رائے بھی بتادی۔

"کیوں خاتون آپ کو کیا اعتراض ہے ویسے؟" اُنہوں نے مُسکرا کر بیگم سے پوچھا۔

"آپ تو ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے آپ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ ہماری بیٹی کو Glossophobia (زیادہ تعداد میں موجود لوگوں کے سامنے بولنے کا خوف) ہے۔ وہ زیادہ لوگوں کے سامنے نہیں بول پاتی ہے، بولنا تو دور عوام کے سامنے بولنے کا سُن کر ہی اُس کی حالت خراب ہو جاتی ہے اور ہم لوگوں کو تو ہمیشہ بڑے بڑے اجتماعات میں بولنا ہی ہوتا ہے۔ میری تو یہی خواہش تھی کہ میری بیٹی میرے ساتھ جایا کرے اور لوگوں تک دین کا پیغام پہنچائے لیکن اللہ کی شاید کچھ اور مرضی ہے تو بس میں تو اُس مالک کی رضا میں راضی ہوں۔ اِس لیے میں اپنی بیٹی کو مشکل میں ڈال کر اِس شعبے میں نہیں بھیج سکتی۔ اور ویسے بھی آج کل جدید دور ہے وہ کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں کچھ کر لے گی۔ آپ کو پتہ ہے آج کل اکثر آن لائن سیشنز ہوتے ہیں ہمارے۔ مجھے تو یہ نئی ٹیکنالوجی وغیرہ کا پتہ نہیں ہے، آپ کی صاحبزادی ہی یہ زوم اور گوگل میٹ وغیرہ سیٹ کر کے دیتی ہے مجھے۔ اُس کا ذہن ماشاءاللہ بہت تیز ہے بس اللہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میری بیٹی کو کامیاب کرے۔"اُنہوں نے اپنی رائے کی وجوہات پیش کرتے ہوئے بتایا۔بیٹی کو دُعا دے کر وہ تھوڑی جذباتی بھی ہو گئی تھیں۔

"آمین آمین بالکل ذہین تو ہو گی اپنے باپ پر جو گئی ہے ذہانت میں۔"طارق سُلطان نے فخر سے کہا۔

"بس سارا کریڈٹ آپ لے لیں ماں پر بالکل نہیں گئی۔"اُن کی بات پر طیبہ سُلطان نے خفگی سے جواب دیا۔

"نہیں نہیں ایسا ہم نے کب کہا،اپنی ماں کی طرح بہت پیاری ہے ہماری بیٹی۔"اُنہوں نے بیگم کی تعریف کی۔

"آپ نے کبھی نہیں سُدھرنا۔"طیبہ سلطان نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا بیگم آپ پریکٹیکلز کے بعد جبا سے اس سلسلے میں بات کر لیے گا کیونکہ اُس کی مرضی اور خوشی کے بغیر تو اُسے کہیں داخلہ نہیں دلا سکتے ناں۔"اُنہوں نے بیگم سے کہا۔

"جی بالکل میں اُس سے بات کر لوں گی۔"طیبہ سلطان نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حِبا اور فریحہ اگلے دن جا کر پریکٹیکل سینٹر میں ایڈمیشن کروا آئی تھیں۔ دو دن بعد کلاسز شروع تھیں، اِس لیے کچھ سامان خریدنے کے لیے واپسی میں وہ دونوں اسٹیشنری اسٹور میں پہنچی تھیں۔ وہاں ایک کونے میں جب وہ نوٹ بُکس دیکھ رہی تھیں تب فریحہ نے بات شروع کی:

"ویسے چھُٹی پر کب تک جانا ہے تُم لوگوں نے؟"

"ابھی تو ٹائم ہے یار۔ پہلے پریکٹیکلز ہو جائیں اُس کے بعد ہی جائیں گے۔ کیوں کیا ہوا؟" حِبا نے اُسے جواب دیکر پوچھا۔

"یار وہ میں نے تُجھے ایک بات بتانی تھی۔ وہ اماں کہہ رہی تھیں کہ۔۔۔۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ دیکھ تو غُصّہ مت ہونا ٹھیک ہے؟" فریحہ نے اُس سے ڈرتے ڈرتے کہا۔

حِبا نے اُس کی بات سُن کر اپنے ہاتھ میں موجود نوٹ بُک واپس کاؤنٹر پر رکھی اور اُس کی طرف رُخ کر کے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر کہا۔

"ہاں ہاں بولیں فریحہ بیگم میں سُن رہی ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار اماں نے کہا ہے کہ پریکٹیکلز کے بعد کیوں اتنا وقت ضائع کرنا ہے اِس لیے یونیورسٹی میں ایڈمیشن سے پہلے الہُدیٰ سے کوئی چار چھ مہینے کا کورس کرلوں۔" اُس نے تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر ڈرتے ہوئے بتایا۔

"اور وہ جو تُو مری ہوئی مچھلی کی طرح اگلے چھ مہینے تک سونے والی تھی اُس کا کیا؟ اماں کو منع نہیں کرسکتی تھی؟۔" حِبا نے غُصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

تب فریحہ نے آس پاس دیکھ کر تسلی کی کہ کوئی اِس طرف دیکھ نہ رہا ہو، پھر اپنے سر پر موجود دوپٹّہ دُرست کرتے ہوئے نظریں نیچی کرکے کہا:

"دیکھیں مِس حِبا سُلطان! ہم مشرقی لڑکیاں ہیں آپ کو معلوم ہے ناں کہ ہم اپنی لائف کے فیصلے خود نہیں کرتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اُس کی اِس حرکت پر حِبا کا پارہ ہائی ہوگیا وہ پاس کاؤنٹر میں رکھا ہائی لائٹر اُٹھا کر غُصے سے بولی:

"دیکھ فریحہ! اِس وقت میں نے تُجھے کوئی چیز اُٹھا کے مار دینی ہے اس لیے یہ ڈرامے ناں کر اور ابھی بورڈ کے ایگزام سے ایک مہینے پہلے جب تیری اماں نے نیٹ فلکس کی سبسکرپشن کروانے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے منع کیا تھا تو کیسے تُو نے ضد کر کے اپنی بات منوائی تھی ہیروئن! بھول گئی؟ تب تیری یہ مشرقی عورت کہاں چلی گئی تھی؟ بول؟"

"یار وہ مجھے پڑھنے کے لیے رات دیر تک جاگنا ہوتا تھا ناں اس لیے نیٹ فلکس ضروری تھا ورنہ مجھ سے رات دیر تک جاگا نہیں جاتا۔ تُو تو جانتی ہے مجھے۔" فریحہ مزید اُسے چھیڑ رہی تھی۔

"میرا دل چاہ رہا ہے اس وقت تُجھے یہیں چھوڑ کر گھر چلی جاؤں، پھر اپنے ابا سے کہہ کر منگوا لینا گاڑی اور چلی جانا گھر۔" حِبا واقعی پریشان ہو گئی تھی۔

"اچھا سوری یار! دیکھ بہن تو پہلے پانی پی لے اور غُصہ مت کر، ہم کچھ سوچتے ہیں ناں۔" اب اُس نے تسلی دی۔

"یار میں ریلیکس تھی کہ پریکٹیکل دے کر چُھٹی پر جاؤں گی پھر وہاں سے واپس آ کر امی، ابو سے بات کروں گی لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ تُو میرے واپس آنے سے پہلے ہی الہُدیٰ میں ایڈمیشن لے چُکی ہو گی اور مجھے موقع نہیں ملے گا تیرے ساتھ الہُدیٰ جانے کا۔" حِبا نے اُسے اپنی پرابلم بتائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابھی پریکٹیکل میں دس، بارہ دن ہیں اور پریکٹیکل کے بعد تُو کالج سے سیدھی ایئرپورٹ نہیں چلی جائے گی۔ تیرے چھُٹی پر جانے سے پہلے ہم آنٹی سے بات کر لیں گے اوکے؟ چل اب اپنا موڈ ٹھیک کر لے۔" فریحہ نے اُس کی پرابلم کا حل بتایا اور پھر وہ لوگ اپنی شاپنگ کر کے وہاں سے چلے گئے۔

یاسمین پریکٹیلز کی تیاری کے لیے کالج گئی تھی۔ تین گھنٹے پریکٹس کرنے کے بعد جب وہ فارغ ہوئی تو اُسے احساس ہوا کہ اُس کی باقی سب دوستیں جا چکی تھیں۔ وہ پریکٹیکل کا سامان اپنی فزکس ٹیچر مِس فرحین کو دے کر کالج سے باہر نکل کر دائیں طرف چلنے لگی تو اُسے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی اُسے دیکھ رہا تھا۔ اُس نے رُک کر پیچھے پلٹ کر دیکھا تو کالج کے گیٹ کے ساتھ ہی ایک گاڑی کھڑی تھی جس پر ٹیک لگائے کھڑا چوبیس پچیس سال کا لڑکا اُس کی طرف دیکھ کر مُسکرا رہا تھا۔ وہ مس فرحین کا بیٹا آرون تھا جو پہلے بھی اپنی ماں کو لینے کے لیے کالج آتا رہا تھا۔ اُسے مُسکراتا دیکھ کر یاسمین کو عجیب اُلجھن سی ہونے لگی مگر وہ چہرے سے کوئی تاثر دیے بغیر ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تیز قدموں کے ساتھ واپس گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔ گھر پہنچی تو اُس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ پانی پی کر آئینے میں جا کر اپنا چہرہ دیکھنے لگی۔ زندگی میں پہلی بار کسی اجنبی لڑکے نے ایسے اُسے دیکھا تھا۔ وہ خود بھی آج اپنے آپ کو الگ طریقے سے دیکھ رہی تھی۔ کچھ دیر یوں ہی دیکھنے کے بعد وہ یہ سب خیال ذہن سے نکال کر کام میں مصروف ہو گئی۔

آج اتوار تھا۔ زارا عاشر کو لے کر چرچ گئی ہوئی تھی۔ یاسمین تھوڑی دیر سے سو کر اُٹھتی تھی اِس لیے وہ بعد میں چرچ جایا کرتی تھی۔ زارا باقی سب کے ساتھ عبادت میں مصروف تھی جب یاسمین بھی وہاں پہنچ گئی۔ کچھ دیر بعد زارا، عاشر کو لے کر واپس آنے لگی تو یاسمین نے کہا کہ وہ کچھ دیر مزید وہیں رُکے گی۔ زارا اُسے چھوڑ کر بیٹے کے ساتھ گھر چلی گئی۔ یاسمین بیٹھی دُعا کر رہی تھی۔ اپنے خاندان کے آپس کے تعلقات، اپنے بھائی کی صحت، والدین کی صحت، اپنی کامیابی اور اپنے مستقبل کی دُعائیں کیں۔ تبھی اُس کے ذہن میں آرون کا خیال آیا۔ اُس نے خداوند سے اپنے لیے اچھے شوہر کی دُعا کی اور پھر اُٹھ کر چرچ سے باہر جانے لگی۔ وہاں اُس وقت بہت کم لوگ موجود تھے۔ چرچ کے باہر نکلتے ہی سامنے مِس فرحین کی کار کھڑی دیکھ کر اُس کے قدم وہیں جم گئے۔ اُس کی نظریں غیر اِرادی طور پر دائیں بائیں اُٹھنے لگیں۔

"کیا آپ مجھے تلاش کر رہی ہیں؟" آواز اُس کے پیچھے چرچ کے اندر سے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ سامنے سے چلتا ہوا اِسی طرف آ رہا تھا۔ بلیک جینز اور لائٹ بلو ٹی شرٹ پہنے وہ بہت جاذب نظر لگ رہا تھا۔ جیسے جیسے وہ نزدیک آ رہا تھا، یاسمین کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"سلام" اُس نے یاسمین کے قریب پہنچ کر بائیں ہاتھ کو پیشانی تک لے جا کر سیلوٹ کرنے کے انداز میں سلام کیا تو یاسمین کے چہرے پر مُسکراہٹ آ گئی۔ مگر اگلے ہی لمحے اُسے احساس ہوا کہ وہ ابھی چرچ کے دروازے پر ہی کھڑے تھے اور لوگ بے شک کم تھے لیکن پھر بھی کوئی اُسے اِس طرح اجنبی لڑکے سے بات کرتے دیکھ سکتا تھا۔ آرون اُس کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر جلدی سے بولا:

"آپ سے کچھ بات کرنی تھی پریکٹیکلز کے حوالے سے تو کیا ہم یہ چرچ کے ساتھ جو گارڈن ہے وہاں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟"

یاسمین کو سمجھ نہیں آیا کیا کرے۔ اُس نے دماغ چلانا شروع کیا تو پہلے خیال آیا کہ اِس وقت گارڈن میں بچے کھیل رہے ہوں گے سو وہاں بات تو ہو سکتی تھی مگر پریکٹیکلز کے حوالے سے کیا بات کرنی تھی۔

"آپ کو مِس فرحین نے بھیجا ہے؟" اُس نے آرون سے پوچھ لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی بس کچھ ضروری بات ہے، یہاں کھڑے ہو کر کرنا مُناسب نہیں اس لیے ہم اُس طرف چلے چلتے ہیں۔" آرون نے دائیں جانب موجود گارڈن کی طرف اِشارہ کیا۔

"جی ٹھیک ہے لیکن جو بھی بات ہے آپ جلدی کیجیئے گا پلیز۔" وہ کہہ کر تیز قدموں کے ساتھ گارڈن کی طرف چل پڑی۔ آرون اُس کے پیچھے کچھ فاصلے سے چل رہا تھا۔ گارڈن میں آمنے سامنے چھوٹی چھوٹی بینچ لگی ہوئی تھیں۔ تھوڑے فاصلے پر کچھ بچے کرکٹ کھیل رہے تھے۔ وہ شلوار قمیض میں ملبوس تھی اور چرچ میں وہ دوپٹّہ سر پر لے لیتی تھی جو ابھی بھی سر پر لیا ہوا تھا۔ وہ جا کر ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔ آرون آیا اور سامنے کی بینچ پر بیٹھ گیا۔

"جی کہیے کیا بات ہے؟" اُس نے جلدی سے پوچھا۔ وہ غیر آرام دہ محسوس کر رہی تھی۔

"میں مام کو پِک کرنے اکثر آتا رہا ہوں آپ کے کالج۔ وہیں میں نے آپ کو دیکھا تھا۔" آرون نے ٹھہر ٹھہر کر بات شروع کی۔

"ایک منٹ۔ آپ نے پریکٹیکلز کی بات کرنی تھی وہ کریں پلیز۔" اِس سے پہلے کہ وہ آگے کچھ کہتا یاسمین نے اُسے ٹوک دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی نہیں۔ سوری لیکن وہ میں نے بات کرنے کے لیے بہانہ کیا تھا۔" اُس نے تھوڑا معذرت خواہانہ چہرہ بنا کر کہا۔

"دیکھیں یہ غلط بات ہے کوئی دیکھ لے گا تو مسئلہ ہو جائے گا۔ میں چلتی ہوں۔" وہ کہہ کر اُٹھنے لگی۔

"بس دو منٹ میری بات سُن لیں پلیز۔" وہ درخواست کرنے لگا تو وہ رُک گئی۔

"جی بولیں۔" اُس نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سیدھی بات کرتا ہوں۔ میں نے جب سے آپ کو دیکھا ہے آپ کو پسند کرنے لگا ہوں اور آپ کو اپنی مستقبل کی ساتھی بنانا چاہتا ہوں۔" اُس نے بنا تمہید باندھے اپنی پسند کا اظہار کر دیا۔ اُس کی بات سُن کر یاسمین کا دل پھر سے تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اُسے ایک موہوم سی اُمید تو تھی کہ وہ یہی کہے گا لیکن اِس طرح ڈائریکٹ اظہار کی توقع نہیں تھی۔ اُس نے ایک گہری سانس لے کر خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بات شروع کی:

"دیکھیں مجھے نہیں سمجھ آ رہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور میں آپ کو کیا جواب دوں۔ میں نے ابھی آگے پڑھائی کرنی ہے، گھر کی کچھ ذمہ داریاں نبھانی ہیں اور پھر میں تو آپ کو جانتی تک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں۔بس آپ مِس فرحین کے بیٹے ہیں اتنا جانتی ہوں۔"اُس نے جملہ پورا کیا تو اُس کا گلا خُشک ہو رہا تھا۔

"آپ صرف ہاں کر دیجیئے، پھر میں مام اور ڈیڈ سے بات کر لوں گا اور وہ آپ کے مام اور ڈیڈ سے مل لیں گے۔ باقی آپ پڑھائی کرتی رہیں مجھے ابھی شادی کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ابھی میرا بزنس اسٹارٹ ہوا ہے تو اُسے سیٹ کرنے میں ڈیڑھ دو سال لگیں گے اِس لیے ابھی ہم engagement کر لیں گے۔میں آپ کی ذمہ داریوں میں آپ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں آپ کو بہت خوش رکھوں گا۔"اُس نے بہت جذبات کے ساتھ کہہ کر اپنی بات ختم کی تو یاسمین نے شرم سے نظریں نیچے جھکا لیں۔پھر اُس نے آہستہ سے سر اُٹھا کر کہا:

"دیکھیں یہ سب ایسے نہیں ہوتا، میں آپ کو ایسے کیسے ہاں کہہ سکتی ہوں۔ابھی میرے پریکٹکلز ہیں مجھے اُس پہ فوکس کرنا ہے۔مجھے کچھ وقت چاہیئے سوچنے کے لیے۔میں آپ کو ایک، نہیں بلکہ ایک نہیں دو، دو ہفتے بعد بتاؤ نگی۔ٹھیک ہے؟"یاسمین نے بات مکمل کر کے پوچھا۔

"جی ٹھیک ہے مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔"آرون نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔"وہ کہہ کر جلدی سے اُٹھ کر جانے لگی تو پیچھے سے آرون نے پُکارا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یاسمین!"

اُس نے رُک کر پلٹ کے پوچھا:

"جی؟"

"Take care"آرون نے مُسکرا کر کہا۔

"آپ بھی۔"اُس نے ہلکی سی مُسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا اور پلٹ کر تیزی سے گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔

چرچ سے گھر تک کا سفر اُسے شاید اتنا طویل پہلے کبھی نہیں لگا جبکہ آج وہ بہت تیز قدموں سے قریب بھاگتی ہوئی گھر پہنچی تھی۔گھر آکر پانی پی کر سانس بحال کی اور پھر دوسرے کام دیکھنے لگی۔ذہن بار بار آرون کے الفاظ کی طرف جا رہا تھا اور ہر تھوڑی دیر بعد اُس کے چہرے پر ایک مُسکراہٹ آجاتی تھی۔دن جیسے تیسے گزرا تو رات آگئی۔اب اُسے نیند نہیں آرہی تھی۔دو چار مرتبہ وہ خیالوں میں خود کو آرون کے ساتھ کار میں گھومتے ہوئے یا لنچ اور ڈنر وغیرہ کرتے ہوئے بھی سوچ چکی تھی۔دن میں کئی بار وہ خود کو آئینے میں جا کر دیکھ چکی تھی۔اُس وقت بھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اس طرح دھیان بھٹکتا رہا تو پریکٹیکلز پر فوکس مشکل ہو جاتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُس کے پریکٹیکل ایک ہفتے میں ختم ہو جانے تھے مگر اُس نے جان کر آرون سے دو ہفتے کا وقت لیا تھا۔وہ بچپن سے گھر میں مشکل وقت دیکھتی آئی تھی اور کئی بار کئی چیزوں پر سمجھوتہ بھی کرتی آئی تھی۔وہ کوئی جذباتی قدم نہیں اُٹھا سکتی تھی۔آرون بھی عیسائی فیملی سے تھا یہ تو اطمینان کی بات تھی مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ دونوں ہی اس ملک میں اقلیت تھے۔لہٰذا معاشرے کا بھی خیال رکھنا تھا کہ کہیں اُس کی وجہ سے اُس کے گھر اور کمیونٹی کا نام خراب نہ ہو جائے۔اِس لیے اُس نے فیصلہ کیا کہ اِس ہفتے پریکٹیکلز کی تیاری پر ذہن مرکوز رکھنا تھا اور پھر اگلے پورے ہفتے وہ آرون کی فیملی کے بارے میں،اُس کے گھر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے والی تھی۔

اِنہی سوچوں میں گُم رات کے کسی پہر اُس کی آنکھ لگ گئی۔

یہ ہفتہ پریکٹیکلز میں گزر گیا تھا اور اب وہ مکمل فری ہو چکی تھی۔پچھلے دنوں میں اُس نے اپنی دوستوں سے مِس فرحین کی فیملی کے بارے میں کافی معلومات جمع کر لی تھیں۔اُن کا خاندان کرسچن کمیونٹی کے چند مُتموّل خاندانوں میں سے ایک تھا۔اِس کی ایک وجہ آرون کے والد کا کپڑوں کی صنعت کا کاروبار تھا لیکن اصل وجہ اُن لوگوں کے سیاستدانوں سے تعلقات تھے۔یہ سب باتیں تھوڑی تشویش ناک تھیں کیونکہ وہ یہاں کے سیاستدانوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کے متعلق اکثر پڑھتی رہتی تھی اور آرون کے خاندان کے اِن لوگوں سے تعلقات کی نوعیت کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُس کو بالکل کوئی اندازہ نہیں تھا لیکن پھر اُس نے خود کو تسلی دی کہ وہ تو اُس کے گھر کی ذمہ داری پوری کرے گی اُسے ابھی اتنا کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ دل کی دنیا بھی عجیب ہوتی ہے وہ اس خیالی دنیا میں آرون کے دل سے ہوتی ہوئی اُس کے گھر میں بھی داخل ہو چکی تھی۔ اُن کا لائف اسٹائل بھی قدرے مُختلف تھا لیکن خیر وہ تو اُس نے کچھ عرصے میں اپنا لینا تھا۔ اب اگلے چھ دنوں میں اُس نے ایک مرتبہ آرون کا گھر دیکھ کر آنا تھا اور ساری باتوں کو مدِّ نظر رکھ کر اتوار سے پہلے پہلے فیصلہ لینا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بھی پریکٹیکلز سے فارغ ہو گئی تھیں اور اگلے ہی دن حِبا نے اپنی امی کی اجازت سے فریحہ کو ڈنر پر مدعو کر لیا تھا۔ اُس کی آمد کا مقصد طیبہ سُلطان سے حِبا کے بی ایس اسلامک لرننگ میں داخلے کی اجازت لینا تھا۔ یہ اجازت مل جاتی تو الہُدیٰ میں ایڈمیشن تو کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ مغرب کے بعد فریحہ سُلطان وِلا پہنچ چکی تھی۔ حِبا نے اُس کا استقبال کیا تھا پھر وہ طیّبہ سُلطان کو سلام کر کے، اپنے والدین کی خیریت بتا کر، حِبا کے ساتھ اُس کے کمرے میں چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حِبا کا بیڈ روم اُن کی پسندیدہ جگہ تھی جہاں پر بیٹھ کر وہ دونوں پڑھائی کے علاوہ دُنیا بھر کی باتوں پر تبصرے کرتی تھیں، مستقبل کے منصوبے بناتی تھیں اور مونوپولی اور کیرم بھی کھیلا کرتی تھیں۔اس وسیع کمرے کے ایک کونے میں اسٹڈی ٹیبل تھی جس پر لیپ ٹاپ اور کچھ کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔اسٹڈی ٹیبل کے ساتھ ایک کُرسی رکھی ہوئی تھی۔دوسرے کونے میں دیوار میں نصب الماری بنی ہوئی تھی جہاں حِبا کے کپڑے اور زیورات رکھے ہوئے تھے۔الماری کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل تھی جس میں دُنیا جہاں کے پرفیومز اور میک اپ کا دوسرا سامان موجود تھا۔ کمرے کے وُسط میں ایک کنگ سائز کا بیڈ تھا جس کے سامنے کی دیوار پر بڑی گھڑی نسب تھی۔ بیڈ کی پچھلی سائیڈ کی دیوار پر ایک بڑی پینٹنگ تھی جس پر سورہ الناس اور سورہ الفلق لکھی ہوئی تھیں۔بیڈ کے دائیں طرف کی دیوار پر کھڑکیاں تھیں جو بیرونی گیٹ کے ساتھ موجود باغ کی طرف کھلتی تھیں۔اِس وقت کھڑکیاں بند تھیں اور وہاں پردے ڈلے ہوئے تھے۔

"تُو کرلے گی ناں بات ٹھیک سے؟"حِبا نے کمرے میں آکر اسٹڈی ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کونسی بات؟"فریحہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے انجان بن کر پوچھا۔

"بہن تُو کیوں آئی ہے یہاں؟"حِبا نے کُرسی پر آگے ہو کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ڈنر پر انوائٹ کیا ہے تُو نے اس لیے۔" اُس نے سادگی سے جواب دیا تو حِبا کے چہرے پر مُسکراہٹ آ گئی۔

"دیکھ فریحہ! یہ حرکتیں چھوڑ دے۔ آج پلیز تھوڑی سنجیدہ ہو کر امی سے بات کرنا تاکہ وہ اجازت دے دیں تیرے ساتھ آگے پڑھنے کی۔" اُس نے بہت پیار سے درخواست کی۔

"ہاں یار میں پکی تیاری کر کے آئی ہوں تُو ٹینشن نہ لے اور پھر انکل بھی ہوں گے تو اور آسان ہو جائے گا۔" فریحہ نے تسلی دی تو وہ مطمئن ہو گئی اور پھر وہ لوگ کیرم کھیلنے لگے۔ کچھ دیر بعد ملازمہ نے آ کر بتایا کہ کھانا لگ گیا تھا اور طیبہ سلطان نے اُن کو بلایا تھا تو وہ دونوں کھانے کی ٹیبل پر پہنچ گئیں۔ کھانے کی ٹیبل پر ایک طرف طیبہ سلطان بیٹھی تھیں اور وہ دونوں آ کر اُن کے سامنے والی سائیڈ پر ساتھ ساتھ بیٹھ گئیں۔ طیّبہ سُلطان کی عادت تھی کہ وہ کھانا کھاتے ہوئے کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا کرتی تھیں۔ اگر کسی سے کوئی بات کرنی ہوتی تھی تو کتاب رکھ کر تسلی سے بات کرتی تھیں۔ اِس وقت بھی اُن کے سامنے ایک کتاب رکھی ہوئی تھی۔

"امی! ابو نہیں آئے؟" حِبا نے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں بیٹا اُن کی کال آئی تھی کہ اُن کی کوئی میٹنگ ہے دیر ہو جائے گی۔" طیبہ سلطان نے بتایا تو حِبا کا دل بیٹھنے لگا۔اُس نے اپنے بائیں طرف گردن گھما کر فریحہ کو دیکھا جو مسکین سی شکل بنا کر اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"فریحہ بیٹا چلو کھانا شروع کرو ناں آپ۔حِبا آپ اِسے نکال کر دو بریانی اور دیکھو اچھی طرح کھانا تکلُّف بالکل مت کرنا۔" انہوں نے دونوں کو ہدایت کی۔

"جی امی یہ کھانے کے معاملے میں بالکل تکلُّف نہیں کرتی ہے۔" حِبا نے اُس کی پلیٹ میں چاول نکالتے ہوئے آہستہ سے کہا جسے سُن کر فریحہ کے چہرے پر مُسکراہٹ آگئی۔اب وہ لوگ کھانا کھانے لگے تھے۔

"اب کیا کرنا ہے؟" حِبا نے اپنی پلیٹ کے ساتھ رکھے موبائل پر میسج ٹائپ کر کے سینڈ کا بٹن دبایا اور پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔

برابر میں بیٹھی فریحہ کے موبائل کی لائٹ روشن ہوئی تو اُس نے میسج پڑھ کر جواب لکھا اور بھیج دیا۔

"سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے "فریحہ کا جواب پڑھ کر وہ غصے سے لال ہو گئی۔اُس نے ایک گلاس پانی پیا اور صبر کر کے دوبارہ کھانا کھانے لگی۔

"فریحہ بیٹا اب آگے کا کیا پلان ہے آپ کا؟ کہاں ایڈمیشن لینا ہے؟"طیبہ سلطان نے کتاب ایک طرف رکھتے ہوئے اُس سے پوچھا۔

"جی آنٹی میں تو آپ کی ہی طرح دین کا پیغام دُنیا بھر میں پہنچانا چاہتی ہوں اس لیے بی ایس اسلامک لرننگ میں ایڈمیشن لوں گی ان شاءاللہ۔"اُس نے اپنے ہاتھ میں موجود چمچہ پلیٹ میں رکھ کر انتہائی معصومیت سے اپنے ٹریڈمارک اسٹائل میں سر کا دوپٹّہ دُرست کر کے جواب دیا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ بیٹا! بہت اچھا فیصلہ کیا ہے آپ نے۔میں تو حِبا سے اکثر کہتی ہوں کہ فریحہ میری دوسری بیٹی ہے۔حِبا کی کوئی بہن ہوتی تو بالکل آپ کے جیسی ہوتی۔اللہ آپ کو کامیاب کرے آمین۔"طیبہ سلطان نے اسے بہت دِل سے دُعا دی۔

حِبا نے سوچا کہ اُسی وقت طیّبہ سُلطان کو بتا دے کہ اُن کی دوسری بیٹی رات تین بجے تک نیٹ فلکس پر کونسی تعلیم حاصل کرتی ہے مگر پھر اُس نے فریحہ کی طرف دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے دو مرتبہ ماشاءاللہ کہنے پر ہی اکتفا کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فریحہ نے دوبارہ چاول نکال کر کھانا شروع کیے تو حِبا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔اُس نے ایک اور میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔

"ذلیل لڑکی! تو بس کھانا ٹھوسنے اور ایکٹنگ کرنے آئی تھی کیا؟ کب کرے گی میری بات؟"

فریحہ نے اُس کا میسج پڑھ کر پانی پیا پھر بات شروع کی:

"آنٹی میں اگلے ہفتے الہُدیٰ میں تعلیم التجوید کے کورس میں ایڈمیشن لے رہی ہوں، پانچ مہینے کا کورس ہے تو آپ حِبا کا بھی داخلہ کروادیں میرے ساتھ۔"

"بیٹا یہ تو aptitude ٹیسٹ کے لیے ایڈمیشن لے گی کسی انسٹیٹیوٹ میں۔ میرا ارادہ ہے کہ اسے کمپیوٹر کے شعبے میں کسی اچھی یونیورسٹی میں داخلہ دلواؤں۔" طیبہ سلطان نے حِبا کے حوالے سے اپنا ارادہ بتایا۔

www.novelsclubb.com

"تو یہ اسلامک لرننگ میں ایڈمیشن نہیں لے گی؟" فریحہ نے بھرپور حیرت سے پوچھا۔اُس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر حِبا نے دل میں کہا کہ اس کو واقعی اداکارہ بننا چاہیئے۔

"بیٹا اس نے تو کہا تھا لیکن آپ کو تو معلوم ہے کہ اِسے زیادہ لوگوں کے سامنے بولنے میں مسئلہ ہوتا ہے اور ہمارے شعبے میں تو اجتماع کے سامنے ہی بات کرنی پڑتی ہے تو یہ کس طرح کام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر پائے گی پروفیشنل لائف میں۔بس اس لیے اسے کہیں اور داخلہ دلوانے کا سوچا ہے اور ویسے بھی اس کے نمبر ماشاءاللہ بہت اچھے ہیں اِسے کسی اچھی جگہ آرام سے ایڈمیشن مل جائے گا۔" اُنہوں نے بات ختم کر کے حِبا کی طرف مُسکرا کر دیکھا۔

"ویسے آنٹی آج کل webinars کا زمانہ ہے،اس لیے زیادہ تر دین کی تبلیغ کا کام بھی آن لائن ہونے لگا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے سامنے جا کر بات کرنے کا مسئلہ نہیں ہوتا ہے۔" فریحہ نے ایک اور کوشش کی۔

"جی امی آپ بھی تو آن لائن سیشنز لیتی ہیں زوم پر،تو وہ تو آسان ہو گا ناں اور وقت کے ساتھ اِن شاءاللہ میں لوگوں کو face کرنا بھی سیکھ جاؤں گی۔" حِبا نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

"بالکل آپ دونوں ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ اب آن لائن بھی کام ہونے لگا ہے لیکن اب بھی سیمینار کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔خیر میں حِبا کے ابو سے مشورہ کروں گی اس بارے میں کیونکہ حتمی فیصلہ تو وہی کریں گے۔" طیبہ سلطان نے کہا تو اُن دونوں کے چہرے پر مُسکراہٹ آ گئی۔

کھانے کے بعد کچھ دیر مزید بیٹھ کر فریحہ واپسی کی تیاری کرنے لگی۔حِبا اُسے الوداع کہنے مرکزی دروازے تک آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شُکریہ بہن امی سے بات کرنے کے لیے۔امی میرے فوبیا کی وجہ سے بہت ڈرتی ہیں۔میں اُن سے بات کرتی تو وہ ایموشنل ہو جاتیں اور پھر مشکل ہو جاتا۔"حِبا نے دروازے کے پاس رُک کر کہا۔

"Anything for you my darling"فریحہ نے اُس سے گلے مل کر کہا اور پھر الوداع کہہ کر اپنے گھر روانہ ہو گئی۔

اگلی صبح طارق سلطان لان میں ناشتے کی چھوٹی ٹیبل کے ساتھ کرسی پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔یہ اُن کا روز کا معمول تھا وہ اور طیبہ سلطان، ناشتہ باہر لان میں کھلی فضا میں کرتے تھے۔طیبہ سلطان اندر کچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں۔اُن کے آنے سے پہلے حِبا لان میں والد کے پاس آ گئی۔اُس نے آتے ہی سلام کیا اور ٹیبل کے ساتھ رکھی باقی دو کرسیوں میں سے ایک کرسی طارق سلطان کی کرسی کے قریب رکھ کر اُس پر بیٹھ گئی۔وہ بھی اخبار میز پر رکھ کر بیٹی کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"خیریت آج ہمارا چاند صبح صبح کیسے نکل آیا بیٹا؟"انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

"جی ابو! ایک بہت ضروری بات کرنی تھی مجھے۔"حِبا نے بھی مُسکراتے ہوئے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی جی کہیے کیا بات کرنی تھی آپ نے۔" طارق سلطان نے کہا تو حِبا نے پچھلے دن کی پوری بات اُن کے گوش گزار کر دی۔ اتنے میں طیبہ سلطان بھی ناشتہ لے کر وہاں آ گئیں۔ وہ وہاں موجود آخری خالی کرسی پر براجمان ہو گئیں۔

"کیا کھچڑی پک رہی ہے یہاں باپ بیٹی میں؟" اُنہوں نے چائے کا کپ طارق سلطان کے قریب رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہماری شہزادی نے بتایا کہ آپ نے ہم سے کچھ بات کرنی ہے اِس کے ایڈمیشن کے سلسلے میں۔" انہوں نے بیگم کو جواب دیا۔

"آپ کی شہزادی لگتا ہے سیاستدان بنے گی بڑی ہو کر۔ کل اِس نے اپنی سہیلی کو بُلایا تھا وکالت کے لیے اور آج سید حاجج صاحب کے پاس پہنچ گئی ہے سفارش لے کر۔" طیبہ سلطان نے چائے کا گھونٹ لے کر کہا۔

"ارے کہاں طیبہ بیگم! سُلطان ولا کی چیف جسٹس تو آپ ہیں، ہم تو پچھلے اُنیس سال سے آپ کی عدالت میں پیشیاں لگا رہے ہیں۔" طارق سلطان کی بات پر حِبا کو ہنسی آ گئی جبکہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"توبہ ہے طارق صاحب۔" طیبہ سلطان نے بس اتنا ہی کہا اور پھر اپنی ہنسی روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھ کر سر کو دائیں بائیں ہلانے لگیں۔

"ہم تو بس سچائی بتا رہے تھے کیوں بیٹا؟" اب انہوں نے حِبا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"جی ابو!" اُس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھیں یہ بضد ہے اسلامک لرننگ میں داخلے کے لیے لیکن آگے چل کر کوئی مسئلہ ہوا تو پھر کیا ہو گا یہ سوچ لیں۔" طیبہ بیگم نے اصل موضوع کی طرف آ کر کہا۔

"بھئی اللہ مالک ہے، ہماری بیٹی کی نیت اچھی ہے اللہ آسانی کرے گا اِن شاءاللہ۔ اور پھر فریحہ بیٹی بھی تو ہو گی ساتھ میں۔" انہوں نے بیگم کو تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

"اور اس کا فوبیا؟" اُن کو ابھی بھی ڈر تھا۔

"ڈاکٹر نے کہا تھا کہ یہ وقت کے ساتھ کم ہو جائے گا اور وہاں لڑکیوں میں رہ کر آہستہ آہستہ اعتماد میں اضافہ ہو گا تو زیادہ لوگوں کے سامنے بات کرنا آ جائے گا۔" انہوں نے مزید سمجھایا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ دونوں کی مرضی۔ اللہ ہماری بیٹی کو کامیاب کرے باقی میں بھی اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گی کہ اِسے کوئی پریشانی نہ ہو۔" طیبہ بیگم نے بیٹی کی طرف دیکھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر کہا تو حِبا خوش ہو گئی۔اُسے اجازت مل چکی تھی۔وہ امی ابو کو سلام کر کے فریحہ کو کال پر یہ خوشخبری سُنانے کے لیے گھر کے اندر چلی گئی۔

آج منگل تھا۔وہ صبح اُٹھ کر ماں کو بتا چکی تھی کہ آج اُس نے دوست کی طرف جانا تھا۔اُس نے سوچا کہ شاید زارا پوچھے کہ کیوں جانا تھا؟ کیا کام تھا؟ مگر زارا نے بیزاری سے "ٹھیک ہے" کہہ دیا تھا۔وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی اُس نے آج تک والدین سے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ اپنے طور پر آج بھی اُس نے سچ ہی بولا تھا کیونکہ وہ دوست کے پاس جاتی اور پھر اُس کے ساتھ آرون کا گھر دیکھنے جانا تھا۔ مگر وہ یہ بھول گئی تھی کہ اُس نے آج تک والدین سے کچھ چھُپایا بھی نہیں تھا۔ہم لوگ ایسا ہی کرتے ہیں کہ اکثر اپنی سہولت دیکھ کر اپنے اُصولوں پر سمجھوتہ کر لیتے ہیں اور خود کو جھوٹی تسلی دے لیتے ہیں کہ ہم کچھ غلط نہیں کر رہے تھے۔وہ بھی یہی کر رہی تھی۔انجان لڑکے کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنا،اُس کی شادی کی پیشکش، یہ سب کچھ والدین سے چھُپا کر بھی وہ مُطمئن تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دس بجے وہ اپنی دوست کے گھر پہنچ گئی۔دوست سے اُس نے کہا تھا کہ مِس فرحین سے پریکٹیکلز کے بارے میں کچھ بات کرنی تھی۔وہ لوگ وہاں سے روانہ ہو گئے اور کچھ دیر بعد کراچی کے ایک پوش علاقے میں موجود عالیشان بنگلے کے مرکزی دروازے کے سامنے موجود تھے۔بنگلے کے باہر دو گاڑیاں کھڑی تھیں جن میں سے ایک گاڑی وہی تھی جو آرون کے پاس ہوا کرتی تھی۔یاسمین اِس سب سے بہت مرعوب ہو گئی تھی۔دوست نے اندر چلنے کا پوچھا تو یاسمین نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہ بنگلہ دیکھ کر بہت نروس ہو گئی تھی اور اُسے اندر جاتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا لہٰذا وہ کالج میں ہی مِس فرحین سے بات کر لے گی۔دوست نے کہا کہ کچھ نہیں ہو گا اتنی دور آئی تھی تو بات کر لے مگر وہ نہیں مانی۔پھر وہ لوگ واپس آ گئے۔

گھر پہنچی تو زارا کام پر جا چکی تھی۔وہ عاشر کی خیر خیریت پوچھ کر اپنے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی اور پھر سے خوابوں کی دُنیا میں سفر شروع کر دیا۔کبھی وہ خود کو بنگلے میں مُلازموں پر حکم چلاتے ہوئے تصوُّر کرتی تو کبھی آرون کے ساتھ لان میں بیٹھ کر چائے پیتے ہوئے دیکھتی۔تخیُّل کے اِس حسین سفر کا فسُوں موبائل پر آنے والی کال کی آواز سے ٹوٹا۔اُس نے دیکھا کہ وہ عاشر کی کال تھی۔موبائل وہیں رکھ کر جھٹ سے اُس کے کمرے کی طرف بھاگی۔وہ بیڈ پر موبائل ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہوا عاشر کچھ چاہیے تُم کو؟" اُس نے کمرے میں داخل ہو کر بھائی سے پوچھا۔

"نہیں آپی! بس کافی دیر سے پڑھ رہا تھا تو سوچا کچھ دیر آپ کے ساتھ لوڈو کھیل لوں۔ آپ مصروف تھیں کیا؟ میں اِتنی دیر سے کال کر رہا تھا۔" عاشر نے شکایت کی۔

"نہیں شاید بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی تھی۔" اُس نے بہانہ بنایا۔

"ایک بات بولوں آپی؟" عاشر نے پوچھا۔

"ہاں ہاں بولو۔" اُس نے اپنے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"آج کل آپ کا رویہ کچھ الگ الگ سا نہیں ہے؟" اُس نے سوال کیا۔

"کیا مطلب؟ کیا میں تُمہارا خیال نہیں رکھ رہی؟" یاسمین نے سامنے سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں یار آپی! میں اپنی بات نہیں کر رہا۔ میں جنرل بات کر رہا ہوں۔ آپ آج کل کہیں کھوئی کھوئی رہتی ہو۔ بات کرتے کرتے اچانک کسی خیال میں گُم ہو جاتی ہو۔ پھر آواز دینے پر اچانک چونک جاتی ہو اور ہاں آپ بار بار خود کو شیشے کے سامنے بھی دیکھتی ہو۔" عاشر نے اُس کے معمولات بتائے جو وہ خود بھی جانتی تھی کہ وہ اب یہ سب کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔بس رزلٹ وغیرہ کی کچھ فکر ہے اور اپنا خیال تو سب کو رکھنا چاہیئے اِسی لیے آئینے میں بس چیک کر لیتی ہوں ایک دو بار۔"اُس نے پھر بات بنائی۔

"خیر ہے آپ تو بہت اچھی ہو پڑھائی میں۔سب ٹھیک ہو گا آپ ٹینشن مت لو۔آؤ لوڈو کھیلتے ہیں۔"عاشر نے اُسے تسلی دی۔پھر وہ لوڈو کھیلنے میں مصروف ہو گئے۔

اُس دن رات کے کھانے پر ہونے والی بحث کے بعد کافی دن ہو گئے تھے۔تب سے اب تک زارا اور یاسمین میں کوئی تکرار نہیں ہوئی تھی۔زارا نے بھی ٹوکنا کم کر دیا تھا اور یاسمین بھی کوئی بات ہوتی تو نظر انداز کر دیتی تھی۔ایک رات یاسمین عاشر کے کمرے میں جانے کے لیے اپنے کمرے سے باہر آئی تو اُس نے ماں کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار دیکھے۔زارا اپنے کمرے میں جا کر لیٹی تو یاسمین اُسے کمرے کے دروازے سے کھڑی ہو کر دیکھنے لگی۔زارا لیٹے لیٹے ہی وقفے وقفے سے اپنے ہاتھ سے اپنا پیر دبا رہی تھی۔تب ہی یاسمین اندر جا کر بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھ گئی اور ماں کا پیر دبانے لگی تو زارا پریشان ہو کر اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا کر رہی ہو یاسمین!ڈرا دیا تُم نے مُجھ کو۔"زارا نے تھوڑا سختی سے کہا تو یاسمین روہانسی ہو گئی۔

"ماما!میں تو آپ کے پیر دبا رہی تھی۔"اُس نے صفائی پیش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔آج اچانک سے کیوں خیال آگیا تُم کو؟جاؤ عاشر کے پاس رات ہو گئی ہے۔"زارا نے اُسے جھڑک کر کہا۔

وہ اُٹھ کر عاشر کے کمرے میں چلی گئی اور ہمیشہ کی طرح اُداس ہو کر لیٹ گئی۔عاشر کے پوچھنے پر اُس نے ساری بات اُسے بتادی۔

"آپی یہ سب مت سوچا کرو۔آپ بس اپنی خوشی دیکھو اور خوش رہا کرو۔ٹائم کے ساتھ یہ سب خود ٹھیک ہو جائے گا۔"عاشر نے اُسے پھر تسلی دی۔

وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی اور عاشر کی طرف دیکھ کر مُسکرائی۔عاشر بھی چہرے پر مُسکراہٹ لے آیا۔

"ایک بات پوچھوں تُم سے؟"یاسمین نے بھائی سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"جی آپی!"اُس نے جواب دیا۔

"تُم اتنا پازیٹو کیسے رہ لیتے ہو؟مطلب میں جانتی ہوں تُم کو اِس ایکسیڈنٹ کے بعد بہت سے بُنیادی کام کرنے میں مسئلہ ہوتا ہے مگر تُم کبھی بھی کمپلین نہیں کرتے ہو۔اُلٹا تُم مجھے حوصلہ دیتے ہو جبکہ میرے مسائل اتنے بڑے نہیں ہوتے ہیں پھر بھی میں اکثر اُن کو لیکر پریشان رہتی ہوں۔"یاسمین نے اُس کی معذوری کے حوالے سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پازیٹو ہونا پڑتا ہے آپی! اِس کے علاوہ اور کوئی آپشن ہی نہیں ہے۔آپ کمپلین کرتی ہو کیونکہ آپ کے پرابلم حل ہو سکتے ہیں مگر میرے کمپلین کرنے سے یا پریشان ہونے سے میں ٹھیک تو نہیں ہو سکتا ہوں ناں۔ہاں کبھی کبھی جُھنجھلاہٹ ہوتی ہے جب کوئی کام نہیں ہو پاتا یا دیر سے ہوتا ہے لیکن آپ سب ہوتے ہو ناں میرے ساتھ، تو کوئی نہ کوئی ہیلپ کر دیتا ہے۔" عاشرِ نے اپنی بات مکمل کی تو یاسمین نے اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:

"تُم بہت ہمت والے ہو اور تُم کو کس نے بولا کہ تُم ٹھیک نہیں ہو سکتے ہو؟ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ راڈ کی مدد سے پیر کی ہڈی مضبوط ہو جائے گی اور تُم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے۔ چلو اب سو جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر میں عاشرِ سو گیا تو یاسمین اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گئی۔زارا کو تھوڑی دیر بعد احساس ہوا کہ اُس نے بیٹی کو بلاوجہ ڈانٹ دیا تھا تو وہ اُٹھ کر یاسمین کے کمرے میں گئی جہاں یاسمین مخالف سمت کروٹ لیکر لیٹی ہوئی تھی۔زارا نے اُسے دو مرتبہ آواز دے کر جگانے کی کوشش کی مگر یاسمین نے جان کر آنکھ بند کیے رکھی۔تب زارا واپس چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتوار کا دن آگیا۔ یاسمین، ہمیشہ کی طرح دیر سے چرچ گئی تھی مگر آج اُس کی تیاری غیر معمولی تھی۔ اپنے لمبے گھنگریالے بال اُس نے کھُلے رکھے تھے۔ زارا، عاشر کے ساتھ گھر واپس آگئی تھی۔ یاسمین چرچ سے نکل کر گارڈن میں ہی آرون کا انتظار کرنے لگی۔ وہ بھی کچھ دیر بعد آگیا۔

"سلام۔ کیسی ہیں یاسمین؟" اُس نے بات کا آغاز کیا۔

"سلام میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟" یاسمین نے بھی خیریت پوچھی۔

"دو ہفتے سے طبیعت ایسی ہی تھی اب بہت اچھا ہوں۔" اُس نے جواب دیا۔

"کیوں کیا ہوا آپ کو؟" یاسمین نے فکر مند ہو کر پوچھا۔

"آپ سے نہیں ملا تھا ناں دو ہفتے تک۔" اُس نے شرارت سے کہا تو یاسمین نے نظریں جُھکا لیں۔

"پھر کیا فیصلہ کیا آپ نے؟" اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

"اگر مجھے انکار کرنا ہوتا تو میں اب تک جا چکی ہوتی۔" یاسمین نے نظر اُٹھائے بغیر ہی جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تھینک یو یاسمین۔ میں آپ کو بہت خوش رکھوں گا۔" آرون خوش ہو گیا اور کئی دعوے کرنے لگا۔ اُس نے جلد اپنے والدین سے بات کرنے کا یقین دلایا۔ کچھ دیر بعد یاسمین نے جانے کا کہا تو آرون نے اُسے اپنا موبائل نمبر دیا اور ہر اتوار کو مُلاقات کا مطالبہ کرنے لگا جسے کچھ ہچکچاہٹ کے بعد یاسمین نے مان لیا۔

سُلطان ولا میں طارق سُلطان اور طیبہ سُلطان لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے تب ہی حِبا سُلطان وہاں آکر سلام کر کے اُن کے ساتھ بیٹھ گئی۔ وہ الہُدیٰ میں اپنا داخلہ کروا کر ماں باپ کو اطلاع دینے اور چھُٹی پر چلنے کی بات کرنے کے لیے آئی تھی۔

"ابو میرا ایڈمیشن ہو گیا الہُدیٰ میں۔" اُس نے خوشی سے والد کو بتایا۔

"بہت بہت مُبارک ہو بیٹا! کلاسز کب سے شروع ہیں آپ کی؟" طارق سُلطان نے بیٹی کو مُبارکباد دے کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کلاسز تو دو ہفتے بعد اسٹارٹ ہیں۔" اُس نے جواب دیا۔

"اچھی بات ہے دو ہفتے آپ آرام کر لینا۔ بہت محنت سے پڑھائی کی ہے میری بیٹی نے۔" طیبہ سُلطان نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا۔

"امی پریکٹیکلز کے بعد ابو نے چھُٹیوں پر لیکر جانے کا کہا تھا۔" اُس نے والد کو اُن کی کہی ہوئی بات یاد کرائی۔

"ارے ہاں ہمیں تو یاد ہی نہیں تھا کہ ہم نے اپنی شہزادی کو چھُٹیوں پر باہر لے جانا تھا۔" طارق سُلطان نے بیٹی کی بات سُن کر کہا۔

"لیکن طارق صاحب آپ تو بتا رہے تھے کہ ابھی پچھلے ہفتے نیا پراجیکٹ شروع ہوا ہے۔ اُسے چھوڑ کر جائیں گے کیا؟" طیبہ سُلطان نے کاروبار کے حوالے سے پوچھا۔

"خاتون آپ بے فکر رہیں۔ میں سُپر وائزرز کو سب سمجھا دوں گا۔ وہ لوگ دو ہفتے دیکھ لیں گے سب کام اور پھر میں بھی رابطے میں رہوں گا سب کے ساتھ۔ اب انسان جن لوگوں کے لیے اتنی محنت کر کے پیسے کما رہا ہو، اُن کو سال میں زندگی کے دو ہفتے بھی نہیں دے سکے تو پھر کیا فائدہ ساری محنت کا۔" اُن کی بات سُن کر حِبا خوش ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر میں تیاری شروع کروں؟" اُس نے والدہ سے پوچھا۔

"بالکل آپ تیاری شروع کر دیے گا لیکن پہلے آپ ذرا یہیں ٹھہریں کیونکہ مجھے آپ کے مُتعلق آپ کے والد سے کچھ بات کرنی ہے۔" طیبہ سُلطان نے کہا تو دونوں باپ بیٹی نے ایک دوسرے کی طرف پُر تجسُّس نظروں سے دیکھا پھر طیبہ سُلطان کی طرف مُتوجہ ہو گئے جنہوں نے سلسلہ کلام جوڑا:

"طارق صاحب میں جانتی ہوں ابھی اِس کی اتنی زیادہ عُمر نہیں ہے لیکن فٹنس کا خیال اِسے تھوڑا بہت رکھنا چاہیئے۔ میں نے کتنی مرتبہ اپنے ساتھ واک پر چلنے کا کہا ہے مگر آپ کی لاڈلی نے ایک دن میری بات نہیں مانی۔ پھر میں نے جوگنگ مشین (وہ ٹریڈ مل کو جوگنگ مشین کہتی تھیں) منگوا کر دی کہ چلو اپنے کمرے میں ہی کچھ دیر دوڑ لے گی مگر آپ کی شہزادی نے اُسے اسٹور روم میں رکھوا دیا کہ وہ کمرے میں جگہ تنگ کر رہی ہے۔ آج کل فٹنس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اللہ نے جو نعمتیں اعضاء کی شکل میں عطا فرمائی ہیں اُن کی قدر کرنی چاہیئے۔ یہ ابھی سے عادت ڈالے گی تو آگے بھی فائدہ ہو گا۔ اب آپ ہی اِسے سمجھائیں۔" اُنہوں نے اپنی بات مکمل کی تو حِبا نے والد کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر مُسکراہٹ تھی۔ اُنہوں نے حِبا کی طرف دیکھتے ہوئے ہی بات شروع کی:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا آپ کی امی کو آپ کی بہت فکر ہے۔اِس لیے وہ چاہتی ہیں کہ آپ اپنی صحت اور فٹنس وغیرہ کا خیال رکھیں اور ہفتے میں کم از کم دو مرتبہ اپنی امی کے ساتھ واک پر جایا کریں۔ ٹھیک ہے؟" بات ختم کر کے اُنہوں نے حِبا سے پوچھا۔

"جی ابو! میں اب سے اِن شاءاللہ امی کے ساتھ جایا کروں گی دو دن۔ لیکن ابو یونیورسٹی میں تو آپ کو معلوم ہے اتنی دور دور تک ڈپارٹمنٹ ہوتے ہیں، تو یونیورسٹی شروع ہونے کے بعد تو ویسے ہی واک ہو جایا کرے گی میری۔" حِبا نے بادل نخواستہ ہامی بھری مگر ساتھ ہی یونیورسٹی کے آغاز کے بعد واک نہ کرنے کا عُذر بھی پیش کر دیا۔اُسے اِس سب میں بالکل بھی دلچسپی نہیں تھی۔

"شاباش بیٹا! اصل میں آپ کی امی ہمیشہ سے اتنی فٹ رہی ہیں تو یہ آپ کو بھی ایسا ہی دیکھنا چاہتی ہیں۔" طارق سُلطان نے حسبِ عادت بیگم کی تعریف بھی کر دی۔

"آپ پھر شروع ہو گئے طارق صاحب۔ چلیں ہم ماں بیٹی جا رہے ہیں تیاری کرنے، آپ بتا دیں ٹکٹ کب کی بُک کریں گے؟" طیبہ سُلطان نے اُٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"کل شام چھ سے آٹھ بجے تک کی فلائٹ ہو گی اِن شاءاللہ۔" اُنہوں نے اطلاع دی تو حِبا والدہ کے ساتھ گھر کے اندرونی حصّے کی طرف چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن صُبح ہی طارق سُلطان نے تمام سُپر وائزرز کو بُلا کر اگلے دو ہفتے کے کام کے لیے ہدایات دیں۔ پھر اُنہوں نے اعلان کیا کہ دو ہفتے بعد واپسی پر وہ مُلازمین کے لیے پینشن کی سہولت بھی شروع کرنے والے تھے۔ وہاں اکبر بھی موجود تھا۔ اُنہوں نے اکبر کو بتایا کہ یہ پینشن کا قانون سب سے پہلے ہمارے خلیفہ حضرت عُمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے شروع کیا تھا۔ وہ اکبر سمیت دوسرے مُلازمین کو بھی اکثر دین کی باتیں بتاتے رہتے تھے۔

دوپہر میں فریحہ اُسے الوداع کہنے آگئی تھی اور باہر سے منگوانے کے لیے اپنی ضرورت کی اشیاء کی ایک لمبی فہرست بھی اُسے دے گئی تھی۔ شام میں وہ لوگ سعودی عرب کے لیے روانہ ہو گئے۔ وہاں عُمرہ کر کے ایک ہفتے بعد اُنہیں دوبئ جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

یاسمین کا نیا موبائل آگیا تھا اور اُس کا آرون کے ساتھ موبائل پر باتوں کا سلسلہ شروع ہو چُکا تھا۔ وہ روزانہ رات میں عاشر کے سونے کے بعد اپنے کمرے میں جا کر واٹس ایپ پر آرون سے بات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرتی تھی۔وہ دونوں مستقبل کے منصوبے بناتے رہتے تھے۔اتوار کے روز کچھ دیر کے لیے وہ اُسی چرچ کے ساتھ والے گارڈن میں بیٹھ کر بات کرتے تھے۔یاسمین اُسے اکثر اپنے والدین سے بات کرنے کے لیے کہتی تھی مگر آرون نے کہا تھا کہ بہت جلد وہ ایک بڑی کاروباری ڈیل اپنی کمپنی کو دلانے والا تھا۔اُس ڈیل کے طے ہونے کے بعد اُس کے والدین خوش ہو جاتے اور تب ہی وہ اُن سے بات کرنے والا تھا تاکہ وہ جلدی سے ہاں کہہ دیں۔

یاسمین کو اُس کی بات سے تسلی ہو گئی تھی۔وہ یہ سوچ سوچ کر ہی خوش ہونے لگی تھی کہ بس اب کچھ دن کی بات تھی پھر وہ اپنے گھر سے آرون کے بنگلے میں جانے والی تھی۔زارا تو پہلے ہی اُس سے کام کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتی تھی اب اکبر بھی کام کی مصروفیت بڑھنے کی وجہ سے اُس سے کم ہی مل پاتا تھا۔وہ رات میں اُن سب کے سونے کے بعد گھر آتا تھا اور صُبح بھی نو، دس بجے تک کام پر چلا جاتا تھا۔یاسمین کا زیادہ تر وقت گھر پر عاشر کے پاس ہی گزرتا تھا۔آرون کے ساتھ خوابوں کی دُنیا میں رہتے ہوئے اُسے آگے پڑھائی کے لیے کہیں ایڈمیشن لینے کا بھی ہوش نہیں رہا تھا۔زارا کے ساتھ اب اُس کی بحث بھی نہیں ہوتی تھی اِس لیے زارا کو بھی اُس سے کوئی شکایت نہیں تھی۔اگلے ہفتے یاسمین کا برتھ ڈے تھا۔ہفتے کے درمیان میں کسی دن ملنا مشکل ہو جاتا اِس لیے آرون نے اُسے اتوار کو ہی تحفہ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہر اتوار کی طرح اس اتوار کو بھی وہ دیر سے چرچ گئی تھی۔ سفید رنگ کے شلوار قمیض میں وہ آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ زارا کو بھی اُس کی تیاری دیکھ کر تھوڑی حیرت ہوئی تھی۔ ماں کے استفسار پر اُس نے کہا تھا کہ عبادت کے لیے اچھے کپڑوں میں آنا چاہیئے اِس لیے آج اچھے سے تیار ہو کر آئی تھی۔ زارا مُطمئن ہو کر عاشر کو لیکر گھر آگئی تھی۔ زارا کے جانے کے بعد اُس نے اپنے اور آرون کے ساتھ کی دُعا کی، پھر گارڈن میں جا کر بینچ پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد آرون آگیا۔ اُس نے ایک بہت خوبصورت اور قیمتی ہار یاسمین کو تحفے میں دیا۔ یاسمین جیسے خوشی سے ہوا میں اُڑ رہی تھی۔ اُسے بس اب اُس ڈیل کا انتظار تھا۔

اگلے ہفتے کے دوران وہ ڈیل ہو گئی تھی۔ ڈیل کے بعد آرون نے اپنے والدین سے اپنی اور یاسمین کی بات کی تو اُن لوگوں نے صاف انکار کر دیا تھا۔ آرون نے آفس سے ہی یاسمین کو کال کی۔

"سلام یاسمین! کیسی ہیں آپ؟" آرون نے کال ریسیو ہوتے ہی کہا۔

"سلام آرون! میں ٹھیک ہوں۔ آپ بتائیں کیا بات ہوئی؟ میں آپ کی ہی کال کا انتظار کر رہی تھی۔" یاسمین نے جلدی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے بات کی تھی یاسمین! مگر مام اور ڈیڈ نہیں مان رہے۔" اُس نے جیسے کوئی بم یاسمین پر گرا دیا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ کیوں نہیں مان رہے وہ؟ کیا وجہ ہے؟" یاسمین نے بے یقینی سے کئی سوال کیے۔

"وہ میری شادی اپنی مرضی سے کسی کاروباری ڈیل کی طرح کرنا چاہتے ہیں بس" آرون نے اپنے والدین کی سوچ بتائی۔

"آپ ایک بار پھر سے کوشش کریں پلیز۔ آپ بتائیں اُن کو کہ آپ کے لیے میں کتنی اہم ہوں۔" یاسمین نے التجا کی۔

"میں نے بہت بار بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مان رہے ہیں۔ ڈیڈ تو کافی ناراض بھی ہو گئے ہیں۔ مجھے اُن سے اِس طرح کے رویے کی بالکل اُمید نہیں تھی۔" اُس نے صفائی پیش کی۔

"آپ کو اِس سب کا اندازہ نہیں تھا تو پھر مجھے کیوں خواب دکھائے تھے آپ نے؟" یاسمین نے اب کی بار تلخ ہو کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیونکہ میں آپ کو پسند کرتا ہوں۔ خیر اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں، بہتر ہو گا کہ اب ہم ایک دوسرے سے رابطہ نہ کریں۔ الوداع۔" اُس نے بات ختم کر کے کال مُنقطع کر دی۔ یاسمین ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی۔ اُس کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔ کچھ دیر بعد یاسمین نے دوبارہ کال کرنے کی کوشش کی تو اُس نے کال نہیں اُٹھائی۔ یاسمین نے متعدد میسجز کیے مگر اُس نے اُن کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ یاسمین اپنا دل مار کر بیٹھ گئی۔ وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اکیلے میں بیٹھ کر رو رہی تھی۔ ایک پل میں وہ آسمان سے نیچے زمین پر آ گری تھی۔ کئی بار اُسے اپنی زندگی ختم کرنے کا خیال بھی آیا مگر اُس نے خود کو روک لیا۔ بہت مشکل سے وہ خود کو، زارا اور عاشر کے سامنے نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اگلے پانچ دن تک اُن کا ایک دوسرے سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ وہ اب اُس کے ساتھ کی دُعا کرنا بھی چھوڑ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

چھٹے دن اچانک آرون کا میسج آ گیا۔ وہ اُس سے بات کرنا چاہتا تھا۔ یاسمین نے کچھ دیر سوچا پھر ہامی بھر لی۔ اُس نے کال کر کے بات شروع کی:

"سلام یاسمین! کیسی ہیں آپ؟"

"کیوں کال کی ہے اب آپ نے؟" یاسمین نے بے رُخی سے سوال کیا۔

"ناراض ہیں آپ مُجھ سے؟" آرون نے بھی سامنے سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں ہونا چاہیئے کیا؟" اُس نے ایک اور سوال کیا۔

"معذرت کرتا ہوں یاسمین! میں خود بہت پریشان تھا، سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں اِس لیے بس بات ختم کر دی تھی۔" اُس نے صفائی پیش کی۔

"اب کیا چاہتے ہیں؟" اُس نے پھر پوچھا۔

"آپ مُجھ پر بھروسہ کریں۔ مجھے لگتا ہے کہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں۔ میں پھر بات کروں گا مام ڈیڈ سے۔" آرون نے پُر اُمید ہو کر کہا۔

"پھر سے خواب دکھا رہے ہیں، پھر سے توڑنے کے لیے؟" اُس نے اب بھی بے دلی سے کہا۔

"نہیں یاسمین اب کی بار ایسا نہیں ہو گا مجھے پورا یقین ہے۔" آرون نے مزید کوشش کی۔

"آپ کے یقین پر یقین کر کے دیکھ چُکی ہوں آرون! اور نتیجہ اب تک بُھگت رہی ہوں۔ اب مزید بیوقوف نہیں بننا ہے مجھے۔ آپ کے مام ڈیڈ نہیں راضی ہوں گے۔ اُن کو راضی ہونا ہوتا تو پہلے ہی ہو جاتے۔" یاسمین نے دوٹوک الفاظ میں سچائی بتائی۔

"میں اُن کا اکلوتا بیٹا ہوں یاسمین! میری خوشی سے بڑھ کر اُن کے لیے کچھ نہیں ہے۔ وہ میری بات ضرور مان جائیں گے۔" وہ اُسے پھر یقین دلانے لگا تو یاسمین کے دل میں واقعی خیال آیا کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا ایسا ہو سکتا تھا؟ یہ محبت بھی عجیب شے ہے۔ پچھلے چھ دنوں سے خود سے، دُنیا سے بیزار وہ لڑکی ایک مرتبہ پھر خود کو ہوا میں بُلند ہوتا ہوا محسوس کرنے لگی تھی۔ مگر وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ اُسے کیا جواب دے۔

زندگی میں کبھی کچھ چیزیں بہت پُراسرار ہو جاتی ہیں۔ ہمیں سمجھ نہیں آتا ہے کہ جو ہم دن رات دُعا میں مانگ رہے ہیں، وہ ہمارے لیے ہے بھی یا نہیں۔ یا جسے ہم دوسرے کا سمجھ کر دُعا میں مانگنا چھوڑ چُکے تھے، کیا وہ ہمارا ہی تھا۔ وہ بھی اِسی موڑ پر آ کھڑی ہوئی تھی۔ اور پھر اپنے دل کی بات سُن کر اُس نے آرون کو ایک اور موقع دے دیا۔ آرون نے کہا کہ وہ ہفتے کو اپنے ماں باپ سے بات کر کے اتوار کو خود اُسے گارڈن میں آ کر خوشخبری دینے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حِبا اپنی فیملی کے ساتھ چھُٹّیاں گزار کر واپس آ گئی تھی۔ الہُدیٰ میں اُن کی کلاسز شروع ہو گئی تھیں۔ ایک دوپہر کلاس کے بعد وہ دونوں واپسی کے لیے ڈرائیور کے انتظار میں بیٹھے تھے تب حِبا نے اُس سے کہا:

"یار فریحہ! امی آج کہہ رہی تھیں کہ تُم لوگوں نے یہ دوپہر کے وقت میں کیوں داخلہ لیا ہے؟ صُبح میں کیوں نہیں لیا۔ صُبح صُبح اچھا رہتا ہے جلدی کلاس سے فارغ ہو کر پورا دن مل جاتا ہے باقی کام کے لیے۔"

"ہاں تو جو بھی وجہ ہے بتا دیتی ناں آنٹی کو۔ مجھے کیوں بتا رہی ہے یہ سب؟" فریحہ نے انجان بن کر پوچھا۔

"ہیروئن تُجھے نہیں پتہ ہم دوپہر میں کیوں پڑھ رہے ہیں؟ اگر امی کو میں نے بتایا ناں کہ اُن کی دوسری نیک پروین بیٹی، رات تین تین بجے تک نیٹ فلکس پر فلمیں دیکھ کر سوتی ہے اور پھر وہ صُبح اُٹھ نہیں پاتی ہے اور اِس لیے ہم دوپہر میں پڑھ رہے ہیں تو اُنہوں نے تُجھے اپنی جائداد سے عاق کر دینا ہے۔" حِبا نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

"دیکھیے مِس حِبا سُلطان! اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے ایک دوسرے کی عیب جوئی سے منع فرمایا ہے۔" اُس نے پھر بے حد سادگی سے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں میں پردہ ڈالتی رہوں مگر تُو نے اپنی یہ عادت ختم نہیں کرنی۔" حِبا نے اب بھی غُصّے سے کہا۔

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں کافی ٹائم سے کوشش کر رہی ہوں بلکہ اب تو میں کافی حد تک اِس میں بہتری بھی لے آئی ہوں۔" فریحہ نے ہمیشہ کی طرح اپنا سر کا دوپٹّہ دُرست کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھ فریحہ یہ جو تُو اپنے دوپٹّے والا پوز دیتی رہتی ہے ناں، کسی دن میں نے اِسی دوپٹّے کو تیرے گلے میں ڈال کر تیرا اگلا گھونٹ دینا ہے اور ذرا مجھے بتا کیا بہتری لائی ہے تُو اِس عادت میں؟" حِبا نے اُسے تنبیہ کر کے پوچھا۔

"پہلے میں تین بجے تک فلمیں دیکھ کر سو جاتی تھی اور اب پانچ بجے تک دیکھتی ہوں۔" فریحہ کی بات سُن کر اُس کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں اور اُس نے بیچ میں اُسے ٹوک دیا:

"ایک منٹ۔ تُو نشہ تو نہیں کر رہی آج کل کوئی؟ یہ کیسی بہتری ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار پوری بات تو سُن لے۔جب میں تین بجے سوتی تھی تو فجر میں آنکھ مشکل سے کُھلتی تھی اِس لیے اب پانچ بجے تک جاگ کر پھر فجر کی نماز پڑھ کر ہی سوتی ہوں۔"فریحہ نے بات مکمل کی۔

"یار تُو یونیورسٹی کیسے جایا کرے گی صُبح اُٹھ کر؟"حِبا نے پوچھا۔

"اُس میں ابھی کافی وقت ہے تب تک عادت بدل لوں گی اِن شاءاللہ۔"اُس نے جواب دیا تو سامنے سے ڈرائیور بھی گاڑی لے کر آ گیا۔

"اللہ رحم کرے اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ پر۔"حِبا دُعا کر کے اُس کے ساتھ گاڑی کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com

آج پھر اتوار تھا۔یاسمین کو رات نیند بھی ٹھیک سے نہیں آئی تھی۔ صُبح اُٹھ کر وہ چرچ چلی گئی۔ اُسے پہلے جتنا یقین نہیں تھا مگر آرون کی باتوں سے ایک تھوڑی سی اُمید پھر سے ہو گئی تھی کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاید کوئی معجزہ ہو جائے اور اُس کے والدین اپنے اکلوتے بیٹے کی خوشی پر راضی ہو جائیں۔ زارا نے چرچ سے واپسی پر اُسے کہا کہ آج آسمان پر بادل ہیں بارش ہونے والی ہے اِس لیے ساتھ گھر چلے مگر اُس نے کہا کہ وہ بارش شروع ہونے سے پہلے آجائے گی۔ زارا بیٹے کو لیکر گھر چلی گئی۔ یاسمین گارڈن میں جاکر بینچ پر بیٹھ گئی۔ موسم ابر آلود ہونے کے سبب وہاں سے سب لوگ جلدی جلدی چلے گئے تھے۔ بچے بھی آج نہیں کھیل رہے تھے۔ کافی دیر ہو گئی تھی مگر آرون نہیں آیا تھا۔ وہ وہیں بیٹھی رونا شروع ہو گئی اور تب ہی بارش بھی برسنے لگی۔ وہ بھیگتی ہوئی گھر پہنچی۔ زارا نے اُسے جلدی کپڑے تبدیل کرنے کا کہا۔ بارش میں بھیگنے کی وجہ سے زارا کو پتہ نہیں چلا کہ وہ روتی ہوئی آئی تھی۔

کپڑے تبدیل کر کے اُس نے آرون سے رابطہ کیا مگر اُس نے کال نہیں اُٹھائی۔ پھر اُس نے میسج بھیجے مگر اُن کا بھی جواب نہیں آیا۔ پورا دن ایسے ہی گزر گیا۔ رات میں اُس کی کال آگئی۔

"آرون کیا ہوا آپ آئے نہیں آج؟ میرے میسج، کال کا بھی جواب نہیں دیا آپ نے؟" اُس نے کال ریسیو کرتے ہی پوچھا۔

"طبیعت ٹھیک نہیں تھی رات سے میری۔ کیا کرتا آکر ویسے بھی۔" اُس نے مایوسی کے ساتھ عُذر پیش کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے نہیں آنا تھا تو مجھے اطلاع دے دیتے۔ میں وہاں بیٹھی آپ کا انتظار کرتی رہی، بارش میں بھیگتی رہی۔" اُس نے شکوہ کیا۔

"سوری یاسمین! مجھے بالکل دھیان نہیں رہا۔ کل مام ڈیڈ سے بات کرنے کے بعد میرا دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا۔" اُس نے معذرت کی۔

"کیا کہا اُنہوں نے؟" جواب وہ جان چُکی تھی پھر بھی اُس کے مُنہ سے سُننے کے لیے پوچھ لیا۔

"وہ کسی قیمت پر نہیں مان رہے ہیں۔ میں اُنہیں گھر چھوڑنے کی دھمکی دے کر راضی کرتا، اُس سے پہلے ہی اُنہوں نے مجھے جائداد سے علیحدہ کرنے کی دھمکی دے دی۔" اُس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ ہونے والی گفتگو یاسمین کو بتائی۔

"تو سب کچھ چھوڑ آتے آرون! ہم خود نئی زندگی شروع کر لیتے۔ میں آپ کا ساتھ دیتی۔" اُس نے بہت مان کے ساتھ ایک آخری کوشش کی۔

"یہ سب ایسے نہیں ہوتا ہے یاسمین! تھوڑا پریکٹیکل ہو کر سوچنا پڑتا ہے۔ ابھی تو میرا کیریئر شروع ہوا ہے اور وہ بھی ڈیڈ کا ہی بزنس ہے۔ میں خود سے کیا کرتا؟" اُس نے یاسمین کو سمجھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے آرون! لیکن ایک بات آپ یاد رکھیے گا کہ آپ نے یہ جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے وہ فیئر نہیں ہے اور اب میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ آئندہ مُجھ سے کبھی بھی رابطہ مت کیجیئے گا۔" یہ کہہ کر اُس نے کال مُنقطع کر دی۔

اُس کے بعد یاسمین کے سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔ اُس نے عاشرِ کو بتایا کہ اُس کی طبیعت خراب ہے اِس لیے آج جلدی سونے جا رہی تھی۔ رات کے کسی پہر اُس کی آنکھ کُھلی تو وہ سوشل میڈیا پر جا کر آرون کی پروفائل دیکھنے لگی۔ وہ اُس وقت آن لائن تھا تو وہ سوچنے لگی کہ وہ اِس وقت کیا کر رہا تھا۔ پھر پچھلی باتیں یاد کرنے لگی۔ بھوک محسوس ہوئی تو اُٹھ کر کِچن میں گئی مگر کچھ کھانے کا دل نہیں ہوا۔ وہ واپس آ کر سونے لیٹ گئی۔ کچھ دیر میں اُسے نیند آ گئی۔

صُبح جب وہ کافی دیر تک نہیں جاگی تو زارا نے کمرے میں جا کر دیکھا۔ وہ بُخار میں تپ رہی تھی۔ زارا نے اکبر کو بتایا اور وہ دونوں اُسے لیکر ہسپتال چلے گئے۔ تیز بُخار اور کمزوری ہونے کی وجہ سے اُسے وہیں داخل کر کے ڈرپ لگائی۔ اکبر کے پوچھنے پر زارا نے بتایا کہ پچھلے دن چرچ سے واپسی پر وہ بارش میں بھیگ گئی تھی شاید اِس لیے بُخار ہو گیا۔ وہ دوپہر میں زارا کو گھر چھوڑ کر خود بیٹی کے پاس ہسپتال آ گیا۔ شام میں یاسمین نیند سے بیدار ہوئی تو سامنے باپ کو اپنے لیے فکر مند بیٹھا دیکھ کر اُسے شدید احساسِ نِدامت ہونے لگا۔ وہ باپ کے گلے لگ کر رونے لگی۔ اکبر اُسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا۔اُس نے بیٹی کو تسلی دی کہ بس بُخار تھا جو کہ اب کم ہو گیا تھا اور وہ بہت جلد بہتر ہو جائے گی۔

رات میں وہ ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی۔گھر آ کر اکبر نے زارا کو یاسمین کا خیال رکھنے کی ہدایت کی اور کہا کہ دو چار دن بے شک اپنے سِلائی کے کام سے چُھٹّی لیکر دونوں بچوں کا خیال رکھے۔ یاسمین نے خود بھی اپنے کھانے پینے کا خیال رکھنا شروع کر دیا تھا ورنہ محبت کے چکر میں اُسے باقی چیزوں کے ساتھ کھانا پینا بھی یاد نہیں رہتا تھا۔لیکن اِس کے باوجود اُس کی اُداسی کم نہیں ہو رہی تھی۔دن میں بہت کوشش کر کے وہ خود کو عاشر کے ساتھ اُس کی پڑھائی میں مدد کر کے یا دوسرے کاموں کے ذریعے مصروف رکھ بھی لیتی تھی مگر رات میں پھر اُسے وہی سب کچھ یاد آنے لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتوار کو وہ صُبح جلدی اُٹھ کر کافی عرصے بعد ماں اور بھائی کے ساتھ چرچ گئی تھی۔عبادت کے بعد دُعا مانگنے کا موقع آیا تو اُس کا ذہن خالی ہو گیا۔اُسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا مانگے۔کچھ دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد اُس نے خُدا سے اپنے لیے سُکون مانگا۔چرچ سے باہر نکلتے وقت اُس کی نگاہ دائیں طرف موجود گارڈن پر پڑی تو وہ وہیں کھڑی ہو کر اُس بینچ کو دیکھنے لگی جہاں وہ بات کرتے تھے۔ماں کے آواز دینے پر چونک گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

الہُدیٰ میں اُن دونوں کو دو ماہ ہو گئے تھے۔ ہفتے میں اُن کی تین دن کلاس ہوا کرتی تھی۔ آج بُدھ کا دن تھا اور اِس ہفتے کی آخری کلاس ہونی تھی۔ اِس وقت سعید منزل میں فریحہ سعید کلاس کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ کچھ دیر میں حِبا اپنی گاڑی میں اُسے پک کرنے آنے والی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں موجود قدِ آدم ڈریسنگ ٹیبل میں نصب آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر ابھی ہلکے پنک کلر کی لپ اسٹک لگا رہی تھی کہ اُس کا موبائل بج اُٹھا۔ کال طیبہ سُلطان کی تھی۔

"السلامُ علیکُم آنٹی!" اُس نے موبائل پر چمکتا سبز رنگ سے لکھا ہوا Yes کا دائرہ اُنگلی سے swipe کرتے ہوئے کال ریسیو کر کے کہا۔

"وعلیکمُ السلام۔ بیٹا فریحہ آج حِبا کلاس کے لیے نہیں جائے گی۔ یہ ابھی آپ کے پاس آنے کے لیے سیڑھیاں اُتر رہی تھی تو اِس کا پیر سلپ ہو گیا۔" اُنہوں نے اطلاع دی۔

"خیریت آنٹی زیادہ تو نہیں لگی حِبا کو؟" اُس نے فکر مند ہو کر لپ اسٹک رکھتے ہوئے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں اللہ کا شُکر ہے زیادہ نہیں لگی۔دائیں پیر میں موچ آئی ہے۔ابھی چیک اپ کے لیے لیکر جارہے ہیں ڈاکٹر کے پاس۔"اُنہوں نے مزید خیریت بتائی۔

"اوکے آنٹی آپ اِس کا خیال رکھیں۔میں کلاس کے بعد آتی ہوں گھر پر اِسے دیکھنے۔اللہ حافظ" اُس نے لپ اسٹک دوبارہ اُٹھا کر کہا اور کال مُنقطع کر دی۔

دو گھنٹے بعد وہ سُلطان وِلا میں،حِبا سُلطان کے بیڈ روم میں موجود کنگ سائز بیڈ پر دونوں ٹانگیں نیچے لٹکا کر بیٹھی ہوئی تھی۔بیڈ پر درمیان میں حِبا سُلطان تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔ اُس کے دائیں پیر میں موچ آنے کی وجہ سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔فریحہ اُس کے بائیں پیر کی طرف تھی۔

"چل اب دو تین ہفتے آرام کر گھر بیٹھ کر تاکہ میں بھی سُکون سے رہوں۔"فریحہ نے وہیں رکھی ہوئی پلیٹ میں سے سیب کا ایک سلائس کھاتے ہوئے کہا۔

"اتنی کوئی خوش قسمت نہیں ہے تُو۔میں اِن شاءاللہ پیر سے آجاؤں گی کلاس لینے۔"حِبا نے بھی ایک سلائس لیکر کہا۔

"واہ یار پہلی بار کوئی چوٹ لگی ہے۔کچھ ہفتے تو رُک جا بہن۔"اُس نے پھر چھیڑتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بالکل بھی نہیں۔ ویسے بھی میں اپنی امی کی دوسری بیٹی کو زیادہ دن آزاد نہیں چھوڑ سکتی۔ وہ پہلے ہی بہت بگڑی ہوئی ہے اکیلے میں پتہ نہیں مزید کیا گل کھلا دے۔" حِبا نے بھی مُسکراتے ہوئے کہا۔

"اُس کی فکر چھوڑ دے وہ بیچاری تو ایک معصوم سی مشرقی لڑکی ہے۔ اور تُو ویسے بھی زیادہ دن نہیں رُک سکتی تھی گھر پہ کیونکہ اگلے مہینے سے الہُدیٰ کے سیمینارز شروع ہو رہے ہیں جہاں معروف اسکالرز مُختلف موضوعات پر بات کریں گے۔ اور ہمارے لیے بُری خبر یہ ہے کہ پہلے سیمینار میں ہی ہمیں جانا بھی ہے، اُس پر رپورٹ بھی بنانی ہے اور ساتھ ساتھ انتظامات میں بھی ہاتھ بٹانا ہے۔" فریحہ نے اُسے آج ملنے والی خبر سُنائی۔

"یار یہ تو لمبا کام دے دیا ظالموں نے۔" حِبا نے بھی اِس بُری خبر پر افسوس کیا۔

"اب تُو بیٹھ کر افسوس کر میں چلتی ہوں۔" فریحہ بیڈ سے اُٹھنے لگی تو اُس نے سہارا لینے کے لیے حِبا کے بائیں پیر پر ہاتھ رکھا تب ہی حِبا زور سے چِلائی۔ فریحہ ڈر کر پیچھے ہو گئی۔ حِبا نے چیخ مار کر درد کی وجہ سے دونوں آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"سوری حِبا! مجھے لگا تیرے صرف سیدھے پیر میں درد ہے۔" اُس نے معذرت کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تو اگر اُلٹے پیر میں درد ہوتا تو میں ایسے ہی چیختی ناں۔" حِبا نے اپنی دونوں بند آنکھوں میں سے دائیں آنکھ کھول کر مُسکرا کر کہا۔

"تُو ایکٹنگ کر رہی تھی؟" فریحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں بھئی اتنے سال سے اتنی بڑی ہیروئن کے ساتھ ہوں تو تھوڑی بہت ایکٹنگ آ گئی ہے اب مجھ میں بھی۔" اُس نے ہنس کر کہا تو فریحہ بھی ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

زارا نے بھی یاسمین سے کئی بار پوچھا کہ اُسے کیا ہوا ہے، کوئی مسئلہ ہے تو اُسے یا اپنے باپ کو بتا دے مگر سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ وہ کسی کو کچھ بھی بتا نہیں سکتی تھی۔ کبھی وہ ایک مشین کی طرح بغیر کوئی جذبات اور احساس کے لگتی اور کبھی اکیلے میں جذباتی ہو کر بُری طرح رونا شروع کر دیتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اِسی طرح ایک رات وہ مایوسی کے عالم میں انسٹا گرام پر مُختلف پوسٹس دیکھ رہی تھی جب اُس کی نظر ایک پوسٹ پر آکر ٹھہر گئی۔وہ کسی broken_soul نامی اکاؤنٹ کی پوسٹ تھی۔

پوسٹ میں لکھا تھا:

"کیا آپ زندگی سے تھک گئے ہیں، کیا آپ مایوس ہو گئے ہیں، کیا زندگی رُک سی گئی ہے؟ کیا آپ کو سُکون کی تلاش ہے؟ اگر ان سوالات کا جواب ہاں ہے تو آپ بلا جھجھک مُجھ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ میں اِس سب سے نکلنے میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں۔آپ کی مُنتظرِ فرواخان"۔

یاسمین نے اُس اکاؤنٹ کی اسٹوریز دیکھیں تو وہاں مُختلف لوگوں نے اُس لڑکی سے بات کر کے اپنی آراء شیئر کی ہوئی تھیں جو سب کی سب مثبت تھیں۔ پھر اُس کے ذہن میں خیال آیا کہ منفی آراء کون اسٹوری پر لگا سکتا تھا۔سب لوگوں کو خُدا سے جُڑنے، اُسے یاد کرنے اور اُس کی عبادت کرنے کا کہا ہوا تھا مگر خُدا کی جگہ اللہ کا لفظ استعمال کیا ہوا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ وہ لڑکی مسلمان تھی۔ یاسمین نے اُس کی پروفائل پر جا کر دیکھا تو وہاں بس A Spiritual Guide لکھا ہوا تھا۔وہ موبائل رکھ کر سوچنے لگی کہ کیا واقعی عبادت میں اِضافہ کرنے سے وہ اِس سب پریشانی کو بھول کر آگے بڑھ سکتی تھی یا پھر اُس لڑکی سے رابطہ کرنا چاہیئے تھا۔وہ لڑکی کوئی سائیکولوجسٹ لگ رہی تھی۔ لیکن وہ کیوں ایک سائیکولوجسٹ سے رابطہ کرنے کا سوچ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہی تھی؟ کیا وہ ذہنی مریض بن گئی تھی؟ یہ خیال آتے ہی اُسے پھر رونا آ گیا۔ مجھے ٹھیک کر دے اے خُدا! مجھے پہلے جیسا اچھا کر دے، مُجھ پر رحم فرما۔ اُس نے روتے ہوئے بے اِختیار دُعا کرنا شروع کر دی اور دُعا کرتے کرتے ہی سو گئی۔

اگلے دن سے اُس نے عبادت میں اِضافہ کر دیا تھا۔ زارا بھی اُس کو دیکھ کر حیران ہو گئی تھی مگر کچھ کہا نہیں تھا۔ اِسی طرح تین دن تک یہ مُعاملہ ٹھیک سے چلتا رہا مگر تین دن کے بعد پھر وہ رات میں بستر پر لیٹی آرون کے پُرانے میسج پڑھ کر رو رہی تھی۔ روتے روتے ہی وہ کسی پہر سو گئی۔

صُبح اُٹھ کر یاسمین نے اُس انسٹا گرام اکاؤنٹ والی لڑکی سے رابطہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پورا دن کام وغیرہ سے فارغ ہو کر رات میں بستر پر آ کر اُس نے "ہیلو" لکھ کر اُس اکاؤنٹ کو میسج بھیج دیا۔ کچھ منٹ بعد وہاں سے "ہیلو السلامُ علیکم" جواب آ گیا۔ یاسمین نے میسج کر کے اُس سے بات کرنے کی فیس پوچھی تو جواب آیا کہ وہ یہ کام بغیر فیس کے کرتی تھی۔ یاسمین کو اب بھی شک تھا کہ پتہ نہیں وہ لڑکی تھی بھی کہ نہیں تو اُس نے میسج کر کے پوچھ لیا کہ آپ لڑکی ہی ہیں ناں؟ جواب میں وہاں سے یہ وائس میسج آیا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"السلامُ علیکم میرا نام فرواخان ہے۔میں ایک لڑکی ہوں۔ابی ٹائم رات گیارہ بج کر سینتیس منٹ ہو رہا ہے اور مِس یاسمین یہ میسج ریکارڈ نہیں کیا ہوا ہے۔"

میسج سُن کر اُس کے چہرے پر مُسکراہٹ آگئی۔وہ واقعی لڑکی تھی اور نام کے ساتھ ساتھ اُس کا بات کرنے کا انداز بھی پٹھانوں والا تھا۔یاسمین نے بات کرنے کے لیے اُس سے نمبر مانگا تو اُس لڑکی نے یاسمین کا شہر پوچھا۔یاسمین نے کراچی بتایا تو اُس لڑکی نے کہا کہ وہ بھی کراچی میں ہی تھی اور یاسمین کال پر بات کرنے کے بجائے ملنے آجائے کیونکہ مل کر زیادہ بہتر طریقے سے بات ہو سکتی تھی۔اُس نے اپنا ایڈریس بھی بھیجا جو کہ یاسمین کے گھر کے قریب ہی صدر کے علاقے میں تھا۔یاسمین نے کہا کہ وہ سوچ کر بتائے گی۔

اب وہ سوچنے لگی کہ اُس لڑکی سے اکیلے ملنے جائے یا نہیں۔وہ پہلے ہی والدین سے باتیں چھُپا کر اِس حال میں پہنچ چکی تھی۔اب مزید نُقصان اُٹھانے کی مُتحمِل نہیں ہو سکتی تھی۔مگر مسئلہ اب بھی یہ تھا کہ اپنی اِس حالت کی وجہ وہ گھر پر کسی کو بتا نہیں سکتی تھی۔زارا نے اُس سے مزید بددِل ہو جانا تھا۔اکبر کو اُس پر جو بھروسہ تھا وہ اُسے پہلے ہی توڑ چُکی تھی اب باپ کو اِس کی اِطلاع دے کر مزید شرمندہ نہیں ہو سکتی تھی۔اور پھر اُس لڑکی سے مُلاقات کرنا بھی آسان نہیں تھا۔وہ مسلمان لڑکی تھی۔مزید دو دن اُس نے اِسی سوچ میں گزار دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر اُسے خیال آیا کہ وہ اپنی زندگی ایسے ہی برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔اُس کے تو کئی خواب تھے جو اُس نے آرون کے آنے سے پہلے دیکھ رکھے تھے۔اُسے اُن خوابوں کو پورا کرنا تھا اِس لیے بالآخر اُس نے فرواخان سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔اِس بار اُس نے جاتے وقت ماں کو سچ بتایا تھا کہ صدر کے قریب کوئی خاتون سائیکولوجسٹ ہے فرواخان، وہ اُن سے ملنے جا رہی تھی۔سائیکولوجسٹ کا سُن کر زارا پریشان ہو گئی تھی۔

"یاسمین! سائیکولوجسٹ کے پاس کیوں جا رہی ہو؟ کیا ہوا ہے تُم کو؟" اُس نے سوال کیا۔

"ماما میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" یاسمین نے اِتنا ہی کہا۔

"وہی تو پوچھ رہی ہوں مُجھ کو بتاؤ تُمھیں کیا پریشانی ہے؟ کیا امتحان کے نتیجے کا ڈر ہے؟" زارا نے مزید پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتہ ماما! اِس لیے یہاں جا رہی ہوں۔لیکن میں جلد ٹھیک ہو جاؤں گی۔" یاسمین نے تسلی دی۔

"میں بھی چلتی ہوں تُمھارے ساتھ۔" زارا کو اب بھی فکر تھی۔

"نہیں ماما! میں چلی جاؤں گی نزدیک ہی ہے۔" وہ ماں کو ساتھ لیکر نہیں جا سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُس نے صُبح میں ہی میسج کر کے مِس فروا کو اپنے آنے کی پیشگی اِطلاع دے دی تھی۔ جلد ہی وہ اپنے مطلوبہ ایڈریس پر پہنچ گئی۔ ایک بلڈنگ کے گراؤنڈ فلور پر موجود ایک فلیٹ کے باہر کالے رنگ کا شیشے کا دروازہ تھا۔ دروازے کے اوپر بورڈ لگا ہوا تھا جس پر لکھا تھا "مردوں کا داخلہ منع ہے"۔ اُس نے دروازے کے ساتھ لگی گھنٹی بجائی۔ کچھ ہی پل میں دروازہ کھول دیا گیا تھا۔

دروازہ کھولنے والی، درمیانے قد کی اُس خوبصورت لڑکی کی عُمر پچیس سے تیس سال کے درمیان معلوم ہوتی تھی۔ وہ لڑکی ہلکے نیلے رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس تھی اور دوپٹّہ عبایا کی طرح سر کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔ اُس نے سلام کر کے یاسمین کو اندر آنے کے لیے کہا۔ یاسمین اندر چلی گئی۔ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ایک لاؤنج بنا ہوا تھا۔ لاؤنج میں قدم رکھتے ہی جو پہلی چیز اُسے محسوس ہوئی تھی وہ کمرے میں پھیلی ہوئی گلاب کی مسحور کن خوشبو تھی۔ یہ خوشبو عرقِ گُلاب چھڑکنے کی وجہ سے آ رہی تھی۔ سامنے کی پوری دیوار کے ساتھ الماریوں کے شیلف بنے ہوئے تھے جو دائیں سے بائیں تک کتابوں سے جا بجا بھرے ہوئے تھے۔ بائیں طرف ایک چھوٹا سا دروازہ تھا جہاں اندر کچن تھا۔ اِسی طرح دائیں طرف بھی ایک دروازہ تھا جہاں اندر ایک چھوٹا کمرہ اور اُسی کمرے کے ساتھ اٹیچڈ باتھ روم تھا۔ لاؤنج میں ہی ایک جانب چھوٹی ٹیبل موجود تھی جس پر پانی کی بوتل، گلاس، لیپ ٹاپ اور کچھ کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ ٹیبل کے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں طرف ایک ایک کُرسی رکھی ہوئی تھی تاکہ دو لوگ آمنے سامنے بیٹھ کر بات کر سکیں۔لاؤنج اور ایک کمرے پر مشتمل وہ ایک چھوٹا سا آفس تھا۔وہ لڑکی فروا خان ہی تھیں اور اب وہ بہت پُر اعتماد انداز میں چلتی ہوئی لیپ ٹاپ کے سامنے موجود اپنی کُرسی کے پاس پہنچ گئی تھیں۔ابھی یاسمین مزید اُس جگہ کا جائزہ لینے میں مصروف تھی کہ مِس فروا نے اُسے مخاطب کیا:

"آؤ بیٹھو یاسمین!"

"جی شُکریہ۔" یاسمین نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"چائے پیو گی یا پانی؟" انہوں نے پوچھا۔

"ابھی کچھ بھی نہیں۔" اُس نے جواب دیا۔

"چلو پہلے میں تُمہیں تھوڑا اپنا بارے میں بتا دوں۔میرا نام تو تُم کو پتہ ہے۔میرا تعلق خیبر پختونخواہ سے ہے۔میں، میرا بھائی ہم دونوں وہیں پیدا ہوا تھا۔پھر میرا اماں ابا کچھ وقت بعد یہاں کراچی آ گیا۔یہاں ابا نے مُلازمت کر لیا۔ہم بہن بھائی بڑا ہو گیا، پڑھ لکھ گیا۔پھر ابا کا انتقال ہو گیا۔میرا یونیورسٹی سے پاس ہونے کے بعد اماں کا بھی انتقال ہو گیا۔بھائی مُجھ سے بڑا ہے۔میں نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

الہُدیٰ، وہ اسلامک انسٹیٹیوٹ ہے ناں اُس کے لیے چھوٹا موٹا کام شروع کر دیا۔ بچوں کو شام میں ٹیوشن پڑھانا شروع کیا اور ساتھ میں لوگوں کے مسائل حل کرنے میں اُن کا مدد بھی کرنے لگی۔ میں نے چھ مہینے کا سائیکولوجی کا کورس بھی کرر کھا ہے۔" اُنہوں نے اپنا اور اپنے خاندان کا مُختصر الفاظ میں تعارُف پیش کیا۔ اُن کا لہجہ پٹھانوں والا ہونے کے ساتھ وہ کچھ الفاظ بھی ویسے ہی بولتی تھیں جیسے تمہارا کو تمارا، تھوڑا کو توڑا وغیرہ۔

یاسمین اُن کا تعارف سُن کر کچھ پُر سکون ہو گئی تھی۔ اب یاسمین نے اُن کو اپنی بات بتانا شروع کی۔ اپنی فیملی کا مُختصر تعارُف دینے کے بعد، اُس نے سیدھا تین مہینے پہلے آرون کے ساتھ ہونے والی پہلی مُلاقات سے لیکر آج تک کی ساری رُوداد اُن کو سُنا دی۔ اُس نے اپنی بات ختم کی تو اُس کا گلا خُشک ہو رہا تھا۔ مِس فروا نے اُسے پانی دیا تو وہ جلدی سے پانی پی گئی۔

www.novelsclubb.com

مِس فروا اُسے دیکھ کر مُسکرائیں پھر بات شروع کی:

"دیکھو یاسمین جیسا تمہیں محسوس ہو رہا ہے یہ کچھ انوکھا نہیں ہے۔ اِس لیے تُم کبھی یہ مت سمجھنا کہ تُم اِس سے نکل نہیں سکتی ہو۔ ایسا ہم میں سے اکثر لوگ اپنی زندگی میں کسی نہ کسی مقام پر آکر محسوس کرتے ہیں اور یہ ایک اشارہ ہوتا ہے کہ ہم اس دنیا کے لیے نہیں بنے ہیں اور اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دنیا کا کوئی بھی شے ہمیں وہ سُکون نہیں دے سکتا جس کا ہمیں چاہ ہے وہ سُکون ہمیں بس خُدا کا قُربت میں ملے گا اور وہ بھی اگلے جہان میں۔

میں کسی اور کا نہیں اپنا بات بتاتی ہوں تُمیں۔ میرا اماں کا انتقال ہوا تو اُس کے بعد میرا کچھ ان بن ہو گیا میرا بھائی کے ساتھ۔ جائداد وغیرہ کا مسئلہ تھا۔ میں حق پر تھی لیکن میرا بھائی نہیں مانا۔ اُس ٹائم میرا بھی ایسے ہی تُمارا والا حالت تھا۔ سمجھ نہیں آتا تھا کیا کروں۔ خودکشی کا بھی خیال آتا تھا۔ یقین نہیں آتا تھا میرا اپنا سگا بھائی میرے ساتھ ایسا کر رہا ہے۔ مگر پھر میں نے سوچا کہ اگر کوئی میرے ساتھ غلط کر رہا ہے تو میں کیوں اپنا جان لیکر اپنے رب کا نافرمانی کروں۔ ٹیوشن تو میں پہلے سے پڑھاتی تھی۔ مسئلہ پیسوں کا نہیں تھا مگر دل ٹوٹ گیا تھا۔ پھر میں نے قُرآن پڑھنا شروع کیا۔ خُدا کے قریب ہوتی گئی۔ کچھ دینی عُلماء کا بات سُنا۔ بس پھر میں آہستہ آہستہ بہتر ہو گئی۔ میں نے پھر اُس سب کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا۔ اپنے کام میں مصروف رہنے لگی۔ آج دیکھو میں بالکل ٹھیک ہوں۔" اُنہوں نے جُملہ ختم کر کے سانس لیا پھر سلسلہ کلام جوڑا:

"یہ جو ہمارے غم کا پریشانی کا ٹائم ہوتا ہے ناں اِسی ٹائم وہ خبیث شیطان آکر ہمارے دماغ میں وسوسہ ڈال دیتا ہے کہ اب ہم نے ہمیشہ ایسے ہی رہنا ہے۔ کسی بھی بات پر غمگیں ہونا غلط نہیں ہے، غلط یہ ہے کہ ہم اُس غم کا وجہ سے خُدا کا رحمت سے نا اُمید ہو جائیں۔ تُمھیں پتہ ہے کہ جو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لوگ بہت بیمار ہوتے ہیں اور مرنے کے قریب ہوتے ہیں جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کو زندگی میں کسی بات کا کوئی پچھتاوا ہے تو وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ وہ لوگ یہ نہیں کہتے کہ کاش فیملی کے ساتھ اور وقت گزار لیتے یا اور پیسہ کما لیتے یا اور پڑھائی کر لیتے نہیں، وہ لوگ کہتے ہیں کہ کاش ہم اور وقت خُدا کا یاد میں، اُس کے ذکر میں گزار لیتے۔ اِس لیے ہمیں خُدا سے اس کے کلام سے جُڑ کر رہنا چاہیئے، کوئی غم ملتا ہے تو وہیں رُک نہیں جانا چاہیئے، آگے بڑھنا چاہیئے، اُس پریشانی یا غم سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے، خود کو مصروف رکھنا چاہیئے اور خُدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ اُس نے ہمارے لیے جو بھی فیصلہ کیا ہے اپنے اس فیصلے سے ہمیں راضی کر دے۔"

مِس فروا نے اپنی بات مکمل کی۔ اُن کو اندازہ تھا کہ یاسمین عیسائی ہے اِس لیے اُنہوں نے اُس سے بات کرتے ہوئے اللہ کے بجائے خُدا کا لفظ استعمال کیا تھا تاکہ اُسے وہاں اجنبیت محسوس نہ ہو اور وہ پورے دھیان کے ساتھ اُس کا مسئلہ حل کر سکیں۔

www.novelsclubb.com

یاسمین کو اُن کی باتیں سُن کر بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔ آج اُس نے پہلی بار اپنی پریشانی کسی سے شیئر کی تھی۔ اُس کا دل ہلکا ہو گیا تھا۔ کبھی اپنی پریشانی کسی کو بتا دینا ہی ہمارے دل و دماغ کے لیے بہت اچھا ہوتا تھا۔ اِس دُنیا میں کوئی تھا جسے ہم اپنا دُکھ سُنا سکتے تھے یہ بات ہی کافی اطمینان بخش تھی۔ مِس فروا نے اُس سے مزید کچھ حوصلہ افزا باتیں کیں اور پھر وہ گھر واپسی کے لیے تیار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو گئی۔ جانے سے پہلے اُس نے تھوڑا ڈرتے ڈرتے اُن سے دوبارہ آنے کی اجازت طلب کی تو مِس فروا نے کہا کہ وہ جب چاہے وہاں آسکتی تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا وہ اُنہیں فروا باجی کہہ سکتی تھی تو اُنہوں نے خوشی سے ہاں کہہ دیا۔

اُس کا موڈ بہت اچھا ہو گیا تھا۔ وہ خوشی میں راستے میں سے آج بہت عرصے بعد پھول لیتی ہوئی گھر گئی تھی۔ گھر پہنچی تو زارا کو بھی اُسے خوش دیکھ کر اطمینان ہوا۔ مِس فروا کی باتیں اب بھی اُس کے ذہن میں تھیں۔ اُسے آگے بڑھنا تھا، ہمت نہیں ہارنی تھی۔ وہ تو بہت بہادر اور پُر اعتماد لڑکی رہی تھی۔ وہ اِس سب سے نکل سکتی تھی۔ اُس نے ایک بار پھر عزم کر لیا تھا۔

رات میں اکبر آیا تو زارا نے اُسے بتایا کہ یاسمین فرواخان نام کی کسی سائیکولوجسٹ کے پاس گئی تھی۔ اکبر یہ سُن کر پریشان ہو گیا لیکن جب زارا نے بتایا کہ وہ واپس آئی تھی تو کافی خوش تھی تب اکبر کو تسلی ہو گئی۔ زارا نے پھر بھی اُسے کہا کہ ذرا معلوم کر لے کہ یہ فرواخان کون تھی، کیا کرتی تھی تو اکبر نے کہا کہ وہ پتہ کر لے گا۔

دو تین دن بے حد سُکون سے گزر گئے۔ وہ عاشر کے ساتھ کھیلتی رہی، لیپ ٹاپ پر کچھ نئے سوفٹ ویئر سیکھنا شروع کیے اور گھر کے کاموں میں ماں کا ہاتھ بھی بٹاتی رہی۔ مگر پھر ایک رات اُس کی طبیعت بوجھل ہونے لگی۔ وہ پھر سے پُرانی chat پڑھنے لگ گئی اور رونا شروع کر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آخر کیوں کیا تھا اُس کے ساتھ ایسا آرون نے؟ وہ خود سے سوال کر رہی تھی مگر جواب اُس کے پاس نہیں تھا۔ اُس نے پھر خُدا سے اپنے لیے دُعا کی اور سو گئی۔

اگلے دن وہ مِس فروا کے سامنے بیٹھی اپنی حالت بتا رہی تھی:

"فروا باجی میرے ساتھ یہی مسئلہ ہے دو، چار دن میں اپنے خیالات کو کنٹرول کر کے رکھتی ہوں مگر پھر کسی نہ کسی روز، رات میں مجھے وہی سب یاد آنے لگتا ہے کیونکہ رات میں جلدی سونے کی عادت نہیں ہے۔ اور میں بس سوچتی ہوں کہ دو چار میسج پڑھ کر رکھ دوں گی مگر پھر وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا اور مجھے رونا آ جاتا ہے۔ خود بھی اتنا افسوس ہوتا ہے کہ پورا دن اچھے سے گیا ہے اور اب رات میں لاحاصل کے پیچھے رو رہی ہوں۔ مجھے اپنی اِس حالت سے بہت خوف آتا ہے۔ کبھی کبھار اُس کی یاد کی تکلیف اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ مجھے لگتا ہے یہ اُس دن سے بھی زیادہ ہے جب اُس نے مجھے چھوڑا تھا۔"

مِس فروا نے اُس کی بات تسلی سے سُنی، اُسے پانی پلایا اور پھر اُس سے بات شروع کی:

"آج ہم ایسا کرتے ہیں کہ ایک ایک کر کے سب باتوں کا حل ڈھونڈتے ہیں اور میں تُم سے درمیان میں سوال کرتی رہوں گی، تُم ایسا کرو ایک کاغذ پر موٹی موٹی باتیں پین سے نوٹ کر لینا یہ بعد میں تُمہاری یاد دہانی کے کام آئیں گی، ٹھیک ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی۔" یاسمین نے کہا۔

"یہ بات تو تُم مانتی ہو ناں کہ خُدا نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ چاہتا تو نہ پیدا کرتا ایسا ہی ہے؟" اُنہوں نے سوال کیا۔

"جی بالکل۔" اُس نے جواب دیا۔

"ہاں تو اب خُدا نے ہمیں پیدا کیا، پھر ہمیں ایک سیدھا راہ دکھایا۔ اب اُس راہ پر چلتے ہوئے رُکاوٹ ضرور آئے گا کیونکہ بد قسمتی سے یہی اِس دُنیا کا دستور ہے مگر ہم نے چلتے رہنا ہے۔ دیکھو ہمارے لیے خُدا نے ایک راستہ بنایا ہے۔ ایک صلاحیت، ایک طاقت رکھا ہے ہمارے اندر جو صرف ہمارے اندر ہو گا۔ جو ہمارا راستہ ہو گا وہ بھی صرف ہمارا ہو گا کسی اور کا نہیں ہو گا۔ تو ہمیں اب کیا کرنا ہے؟ ہمیں خود پر کام کرنا ہے، خود کو نکھارنا ہے تاکہ ہم اپنا اور دوسروں کا مدد کر سکیں، ٹھیک ہو گیا؟" اُنہوں نے ایک بار پھر پوچھا۔

"جی۔" یاسمین نے سر ہلا کر کہا۔ وہ کچھ پوائنٹس لکھ بھی رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو اب بات کرتے ہیں خوف کا۔ یہ جو کسی چیز کا، کسی بات کا خوف ہوتا ہے ناں یہ سگنل ہوتا ہے چیلنج کا کہ یہ چیلنج ہے ہمارے سامنے ہمیں اس چیلنج کو پورا کرنا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ نے خُدا سے فریاد کیا تھا۔ ایک منٹ تُم جانتی ہو موسیٰؑ کو؟" اُنہوں نے رُک کر پوچھا۔

"جی میں نے پڑھا ہے وہ پہاڑ پر گئے تھے پھر خُدا نے اُن کو تورات دی تھی جسے یسوع مسیح نے مکمل کیا تھا۔" اُس نے اپنی معلومات کے مطابق جواب دیا۔

"واہ بھئی یاسمین تُمیں تو کافی کچھ پتہ ہے۔ ہاں تو حضرت موسیٰؑ نے خُدا سے فریاد کیا تھا کہ مجھ سے بنی اسرائیل کا ایک آدمی قتل ہو گیا ہے تو وہ لوگ کہیں مجھے قتل نہ کر دیں اس لیے آپ میرے بھائی ہارونؑ کو بھی میری مدد کے لیے بھیج دیں، اُس کی زبان بھی صاف ہے پھر خُدا نے اُن کو تسلی دیا اور اُن کے بھائی ہارونؑ کو اُن کے ساتھ بھیجا۔ تو یہ جو خوف ہے ناں یہ قُدرتی چیز ہے اور یہ بھی فطری چیز ہے کہ اپنے مقصد تک پہنچنے کے لیے ارد گرد کے لوگوں سے یا اپنے رشتہ داروں سے مدد مانگا جائے جس طرح حضرت موسیٰؑ نے اپنے بھائی کا شکل میں مدد طلب کیا تاکہ اپنا مقصد حاصل کر سکیں۔ اِس لیے خوف سے پریشان مت ہونا، ٹھیک ہو گیا؟" اُنہوں نے ایک بار پھر پوچھا۔

"جی فروا باجی!" یاسمین نے مُسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا پھر جب بات مقصد کو پورا کرنے کا آتا ہے تو اس کے لیے سب سے ضروری چیز ہے مستقل مزاجی یعنی ہم کچھ حاصل کرنے کے لیے متواتر کوشش کرتے رہیں اور خود کو رُکنے نہ دیں یہ بہت ضروری ہے۔ لیکن اب یہ مستقل مزاجی کہاں سے لائیں؟ یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ مستقل مزاجی نہ ہونے کا کچھ وجوہات ہوتا ہے جیسے ہم کچھ ایسا سوچ لیں جو ممکن ہی نہ ہو جیسے ہم کسی غم سے گزر رہے ہوں اور پھر سوچیں کہ بس اب اس غم پر نہیں سوچنا- اب اس کو ذہن میں نہیں لانا- نہیں یہ ایسے نہیں ہوتا ہے کسی بھی غم کو انسان آہستہ آہستہ ذہن سے نکالتا ہے۔

پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمارا نیت ہی نہیں ہوتا آگے بڑھنے کا اور کسی غم کو بھلانے کا۔ اِسی طرح کبھی کچھ باتیں ہم خود سے سوچ لیتے ہیں جو ہمیں زندگی میں آگے نہیں بڑھنے دیتی ہیں جیسے میں یہ کر ہی نہیں سکتی یا خُدا تو میری سُنتا ہی نہیں ہے یا یہ کہ میرا کامیابی یا قسمت میرے ہاتھ میں نہیں ہے اس لیے میرا محنت کا کیا فائدہ۔ ارے بھئی بالکل کامیابی خُدا ہی دے گا مگر تم اپنا کوشش تو کرو- اب مثال کے طور پر اگر مجھے وزن کم کرنا ہے لیکن مجھے لگے کہ کھانا ہی وہ شے ہے جس سے مجھے سکون حاصل ہوتا ہے تو میں کبھی وزن کم نہیں کر سکوں گی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو یہ دو چیزیں ہیں اچھانیت اور کوشش۔جب تُم اِن کو اپنے غم سے نکلنے کے لیے یکجا کر لو گی تو کامیابی آسان ہو جائے گا اِن شاءاللہ۔"

مِس فروا نے اُسے کافی تفصیل سے سمجھایا تو وہ پھر سے مُطمئن ہو گئی مگر اُس نے مِس فروا سے کہا کہ اُسے اب بھی لگتا تھا کہ اُس کا دُعا مانگنے کا کوئی فائدہ نہیں اور اُس کی دُعا قبول بھی نہیں ہوتی۔تب مِس فروا نے اُسے دُعا کے حوالے سے اتوار کو ہونے والے ایک سیمینار میں چلنے کی دعوت دی۔وہ راضی ہو گئی۔

مِس فروا اُس دن کچھ مصروف بھی تھیں،پوچھنے پر اُنہوں نے بتایا کہ اگلے ہفتے اُن کو الہُدیٰ کے لیے ایک پریزینٹیشن تیار کر کے دینی تھی،تب یاسمین نے اُن کو پریزینٹیشن بنانے کی آفر کی۔ تھوڑے سے انکار کے بعد یاسمین کے اصرار پر وہ راضی ہو گئیں۔پھر پریزینٹیشن کے حوالے سے جمع کیا گیا مواد اُنہوں نے یاسمین کے حوالے کر دیا۔وہ اتوار تک پریزینٹیشن بنانے کی اجازت لیکر گھر چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتوار کا دن آ گیا تھا۔ یاسمین مِس فروا کے پاس آ گئی۔ اُس نے بہت اچھی پریزینٹیشن تیار کی تھی۔ پاور پوائنٹ کے بجائے ایک نئے سافٹ ویئر پریزی (Prezi) کا استعمال کیا تھا۔ اُس نے وہ پریزینٹیشن مِس فروا کو دکھائی تو وہ بہت خوش ہوئیں، اُس کا شکریہ ادا کیا۔ مِس فروا نے سیمینار میں جانے کے لیے نیوی بلیو کلر کا عبایا پہنا تھا۔ یاسمین اُن کی تیاری دیکھ کر بہت حیران ہوئی تھی۔ وہ خود سفید شلوار قمیض میں آئی تھی۔ دوپٹّہ اُس نے سر پر لیا ہوا تھا۔

"فروا باجی! ایک بات پوچھوں؟ آپ بُرا تو نہیں مانیں گی؟" اُس نے اجازت طلب کی۔

"ہاں ہاں پوچھو۔" اُنہوں نے جواب دیا۔

"آپ اتنا تیار ہو کر کیوں جا رہی ہیں۔ میں نے تو سُنا تھا کہ عبایا والی لڑکیاں باہر جاتے وقت زیادہ کچھ تیاری نہیں کرتی ہیں، بس جو پہنا ہوتا ہے شلوار قمیض یا جینز، اُس پر عبایا پہن کر چلی جاتی ہیں۔" اُس نے پوچھا۔

"یہ تُمہیں کس نے کہہ دیا بھئی۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے یاسمین! عبایا والا لڑکیاں بھی تُمہاری میری طرح کا لڑکیاں ہوتا ہے۔ اُن کو بھی سجنے کا اچھا لگنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ ہاں اُن کا اچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگنے کا معیار مُختلف ہوتا ہے۔وہ جسم دکھا کر نہیں اُسے ڈھک کر خوبصورت لگنا چاہتی ہیں۔اور وہ کسی کو دکھانے کے لیے نہیں خُدا کے لیے اور اپنے لیے تیار ہوتی ہیں۔بس تُم صرف اُن کو محفوظ ماحول دے دو، محفوظ مطلب جہاں مرد نہ ہوں صرف خواتین ہوں پھر دیکھو۔عبایا والی لڑکیوں کا تیاری اور خوبصورتی دیکھ کر تُم ساری ماڈلز اور اداکاراؤں کا خوبصورتی بھول جاؤ گی۔ آج سیمینار میں تُم خود دیکھ لینا۔"مِس فروا نے اپنی خوبصورت مُسکراہٹ کے ساتھ بات پوری کی۔

پھر وہ لوگ وہاں سے سیمینار کے لیے الہُدیٰ روانہ ہو گئے۔الہُدیٰ کے ڈیفنس فیز 6 والے کیمپس کے داخلی راستے پر تھوڑا رش تھا۔حِبا سُلطان اور فریحہ سعید آنے والی خواتین اور لڑکیوں کا استقبال کر رہی تھیں۔فریحہ نے گہرے نیلے رنگ کا عبایا اور ہلکے نیلے رنگ کا اسکارف پہنا ہوا تھا جبکہ حِبا گہرے سبز رنگ کے عبایا اور جامنی رنگ کے اِسکارف میں ملبوس تھی۔مِس فروا سے اُن دونوں کی الہُدیٰ میں کئی مرتبہ مُلاقات ہو چکی تھی اور بہت اچھی دوستی تھی۔مِس فروا وہاں یاسمین کے ساتھ داخل ہوئیں تو وہ دونوں اُن سے آگے بڑھ کر گلے ملیں۔مِس فروا نے یاسمین سے اُن کا تعارُف کروایا۔اُن دونوں نے اُس سے مصافحہ کر کے سلام کرا تو اُس نے بھی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جواب میں سلام کہا۔ مِس فروا نے یاسمین کو اندر ہال کی طرف جانے کا کہا اور خود اُن دونوں سے مزید بات کرنے کے لیے وہیں رُک گئیں۔

"ہاں بھئی لڑکیوں تُم دونوں آج اتوار کو اِدھر کیسے ؟اُنہوں نے بات شروع کی۔

"یار فروا باجی ! آج کے سیمینار پر رپورٹ بنانی ہے ہمیں، اِس لیے صُبح سے آئے ہوئے ہیں ہم معصوم لوگ۔" حِبا نے بتایا۔

"اور سُناؤ فریحہ خانم ! کیسا چل رہا ہے تُمہارا تجوید ؟" اُنہوں نے پوچھا۔

"تجوید تو الحمدُللہ اچھی جا رہی ہے آپ سُنائیں کہاں مصروف ہیں آج کل ؟اور یہ لڑکی کو کہاں سے لے آئیں آپ ؟" فریحہ نے بھی سوال کیا۔

"مصروفیت تو وہی ہے ٹیوشن اور دوسرے چھوٹے موٹے کام۔ یہ بہت پریشان تھی بیچاری تو میں نے سوچا یہاں دین کا باتیں سُنے گی تو اچھا محسوس کرے گی تو لا۔ اچھا ایک بات بتاؤں یہ لڑکی عیسائی ہے۔ ویسے میں بھی یہیں ہوں مگر تُم لوگ بھی اِس کا تھوڑا خیال رکھنا۔" مِس فروا کی بات سُن کر اُن دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر فریحہ نے مِس فروا کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا:

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واہ فروا باجی! آپ عیسائی لڑکی کو پکڑ کر لے آئیں۔"

"استغفرُاللہ فریحہ خانم! تُمہارا بات سے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے میں بچی کو اغواء کر کے لائی ہوں۔" اُنہوں نے بھی مُسکراتے ہوئے جواب دیا۔ پھر مِس فروا اندر ہال کی طرف چلی گئیں۔

کچھ دیر میں سیمینار شروع ہو گیا۔ قُرآن پاک کی تِلاوت اور نعت خوانی ہوئی۔ اسٹیج پر چند خواتین اور لڑکیاں موجود تھیں جبکہ باقی سب نیچے زمین پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ یاسمین بھی مِس فروا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہاں لڑکیوں اور خواتین کی تیاری دیکھ کر اُسے واقعی اندازہ ہو گیا تھا کہ مِس فروا نے بالکل دُرست کہا تھا۔ آج مشہور اسکالر تیمیہ زُبیر کا بیان تھا۔ جلد ہی وہ آ گئیں اور بیان شروع کر دیا:

"آج ہم کچھ خواتین کی بات کریں گے جنہوں نے دُنیا کو بہتری کی طرف بدل دیا اور اُنہوں نے اِس کام کی ابتدا دُعا سے کی تھی۔ اللہ تعالی ہمیں خود ان خواتین کے بارے میں قُرآن میں بتاتے ہیں۔ وہ خواتین بہت زیادہ طاقت یا وسائل یا اختیارات نہیں رکھتی تھیں بلکہ وہ خواتین بہت مشکل حالات میں زندگی بسر کر رہی تھیں، ان کے پاس بہت محدود وسائل تھے اور وہ اُس دور میں رہ رہی تھیں جب مسلمانوں پر بہت ظُلم ہو رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھیں کسی بھی قسم کی تبدیلی لانے کا کام آہستہ آہستہ عمل میں آتا ہے یہ راتوں رات ہونے والی چیز نہیں ہے اس میں کبھی کبھی کئی سال لگ جاتے ہیں، کئی نسلیں گزر جاتی ہیں لہٰذا ہمیں اس کے لیے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر ہم قرآن کریم سے دیکھیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب مریم علیہ السلام کی والدہ حاملہ تھیں تو وہ اللہ سے دعا کرتی ہیں کہ اللہ میری ہونے والی اولاد کو قبول فرما۔ پھر جب بیٹی پیدا ہوتی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اللہ یہ تو بیٹی ہے تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا پیدا کرنے والا ہے اور بیٹا، بیٹی کی طرح نہیں ہے یعنی اس وقت ایک بیٹے کی نہیں بیٹی کی ضرورت تھی۔ تو وہ اللہ کی رضا میں راضی ہو جاتی ہیں، بیٹی پیدا ہونے کی وجہ سے وہ اپنے خواب اور اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹتی ہیں اور جو کچھ ان کے بس میں ہوتا ہے وہ کرتی ہیں یعنی اپنی بیٹی کو بیت المقدس میں لے جاتی ہیں اور اللہ تعالی انہیں اپنی عبادت کے لیے قبول فرماتے ہیں اور انہیں حضرت زکریاؑ کی نگرانی میں دے دیتے ہیں۔

وہ بچی بیت المقدس میں اللہ کی عبادت کرتے کرتے، ایک نبی کی سرپرستی میں بڑی ہوتی ہے اور پھر یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی ایک بار پھر اُس بچی کو چُنتے ہیں اور فرشتے مریمؑ کو آکر خبر دیتے ہیں کہ آپ ایک بیٹے کو جنم دیں گی بغیر شادی کیے اور کسی مرد کے آپ کو چھوئے بغیر اور وہ بچہ اللہ کا نبی ہو گا اور اس کی پیدائش ایک معجزہ ہو گی۔ یہ نبی حضرت عیسیٰؑ تھے اور جب وہ پیدا ہوتے ہیں اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں تو اس پیغام میں محمد ﷺ کی آمد کی خوشخبری بھی دیتے ہیں کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا اور محمد ﷺ کی پیدائش حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے قریب چھ سو سال بعد ہوئی تھی اللہُ اکبر۔

اب آپ دیکھیں کہ یہ سب شروع کیسے ہوا تھا، جب حضرت مریمؑ کی والدہ نے ایک دعا کی تھی اور دُنیا کو بدلنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ چاہتی تھیں کہ ان کی اولاد نیک ہو پرہیز گار ہو اور اللہ کی عبادت میں زندگی گزارے مگر اللہ تعالی نے ان کو مریمؑ سے نوازا جو آگے چل کر عیسیٰؑ کی والدہ بنیں اور پھر عیسیٰؑ کے کئی سو سال بعد آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دُنیا کو بدل کر رکھ دیا۔ اس لیے تبدیلی میں وقت لگتا ہے اور اس وقت کے دوران اللہ پر ایمان لانے والے مایوس نہیں ہوتے ہیں، ناامید نہیں ہوتے ہیں وہ اللہ کے پلان پر بھروسہ کر کے صبر کرتے ہیں

۔

دوسری بات یہ کہ جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اکثر اوقات وہ نہیں ہوتی جس کی ہم امید کر رہے ہوتے ہیں بلکہ تبدیلی بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ جیسے ہم اپنے سامنے ایک مسئلہ دیکھتے ہیں اور اسے حل کرنے لگتے ہیں جبکہ اللہ بہت سارے مسائل حل کر رہا ہوتا ہے۔ ہم ایک انسان کی زندگی اس دنیا کی مشکل سے بچانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ کئی زندگیاں آخرت کی مشکلات سے بچا رہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں موسیٰؑ کی والدہ سے سبق ملتا ہے کہ انہوں نے اپنے چھوٹے سے بچے کو ٹوکری میں ڈال کر اللہ کے بھروسے پہ دریا میں ڈال دیا تھا۔ وہ صرف اپنے بچے کو بچا رہی تھیں جبکہ اللہ تعالی بہت سارے بچوں کو موسیٰؑ کے ذریعے بچا رہے تھے مگر اس پورے عمل کو اگر ہم دیکھیں تو ہمیں یہ ایک غیر یقینی صورتحال لگتی ہے یعنی موسیٰؑ کی والدہ ان کو فرعون سے بچانا چاہ رہی ہیں اور اللہ نے ان کی زندگی بچانے کے لیے فرعون کے پاس ہی بھیج دیا، لیکن اس وقت موسیٰؑ کی والدہ نے اللہ کا حکم مانا اور پھر اللہ نے نہ صرف موسیٰؑ بلکہ ان کے ذریعے بنی اسرائیل کو بھی بچایا۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں اللہ پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہیئے۔

آخری بات جو آج کرنی تھی وہ یہ تھی کہ ہم سے آخرت میں ہمارے اعمال کے نتائج کے بارے میں سوال نہیں ہوں گے۔ ہم سے پوچھا جائے گا ہماری جدوجہد اور کوشش کے بارے میں، ہم سے سوال ہو گا کہ جب ظلم ہو رہا تھا تب ہم کہاں کھڑے تھے ہم نے کیا کرا تھا اُسے روکنے کے لیے، سچائی کو لوگوں تک پہنچانے میں ہمارا کیا کردار تھا۔

اس کی مثال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سے ملتی ہے کہ کس طرح اُنہوں نے آپ ﷺ کا ساتھ اُس وقت دیا تھا، جب خود آپ ﷺ کو بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہوا ہے۔ جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی اور آپ ﷺ ڈرے ہوئے غار سے واپس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئے تھے تب اُنہوں نے آپ ﷺ کو تسلی دی تھی کہ اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ نے نبی پاک ﷺ کی ہر طرح سے اُس وقت مدد کی جب آپ ﷺ اور تمام مسلمان مشکل میں تھے پھر چاہے وہ مدد تسلی دے کر ہو، کھانے کا انتظام کر کے ہو، آپ ﷺ اور اپنی اولاد کی پرورش کر کے ہو یا پھر مالی مدد ہو غرض یہ کہ حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو کبھی مشکل میں تنہا نہیں چھوڑا لیکن کیا حضرت خدیجہ نے ہجرت کی، یا غزوہ بدر و غزوہ خیبر میں مسلمانوں کی فتح دیکھی یا انہوں نے نبی پاک ﷺ کو فاتح مکہ کے طور پر دیکھا؟ نہیں کیونکہ ان تمام واقعات سے پہلے ان کا انتقال ہو چکا تھا مگر جو جدوجہد، کوشش انہوں نے اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کی اور جو کردار انہوں نے اسلام کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے ادا کیا وہ ہمیشہ یاد رہے گا اور اسی پر ان کو اجر ملے گا اور پھر آپ ﷺ بھی ان کے انتقال کے بعد سالوں تک اُن کو اِس قدر یاد کرتے رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو اُن سے جلن ہونے لگی تھی۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں کوشش کرتے رہنا چاہیئے اور اللہ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے اور اگر دعا کی قبولیت میں وقت لگے تو صبر کرنا چاہیئے۔ اپنا اور اپنوں کا بہت خیال رکھیے گا۔ جزاکُم اللہ خیر، السلامُ علیکم۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیمینار کے دوران یاسمین بہت انہماک سے ساری باتیں سُنتی رہی تھی۔اُسے وہ ماحول بہت اچھا لگا تھا۔سب زمین پر بیٹھ کر خُدا کی باتیں کر رہے تھے۔مریمؑ اور عیسیٰؑ کی باتیں کر رہے تھے۔حِبا بھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد یاسمین کو غور سے سب کچھ سنتے ہوئے دیکھتی رہی تھی۔پھر سیمینار ختم ہو گیا تھا اور وہ لوگ وہاں سے روانہ ہو گئے۔یاسمین بھی مِس فروا کے ساتھ اپنے گھر کی طرف چلی گئی۔

گھر آ کر بھی وہ اُس جگہ کے بارے میں ہی سوچتی رہی۔زندگی میں پہلی مرتبہ وہ اس طرح کی کسی دینی مجلس میں گئی تھی جہاں اکثریت اُس کی ہم عُمر لڑکیوں کی تھی۔پھر اُس نے ہر اتوار مِس فروا کے ساتھ ایسے سیمینار میں جانا شروع کر دیا۔اُسے وہاں کی گئی باتیں سُن کر سُکون ملتا تھا۔وہ زندگی کی طرف لوٹنے لگی تھی۔اُس نے اکبر سے aptitude ٹیسٹ کی تیاری کے لیے ایڈمیشن کی بھی بات کر لی تھی۔وہ پہلے ہی راضی تھا۔زارا نے بھی بیٹی کو خوش دیکھ کر اب کی بار کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔اکبر نے مِس فروا کے بارے میں پتہ کر کے زارا کو بتایا تھا کہ وہ کوئی عام سائیکولوجسٹ تھیں اور بچوں کو ٹیوشن وغیرہ بھی پڑھاتی تھیں۔زارا مُطمئن ہو گئی تھی۔

ایک اتوار وہ مس فروا کے ساتھ سیمینار کے لیے جا رہی تھی کہ راستے میں مِس فروا کو کسی کام سے کہیں اور جانا پڑ گیا۔تب یاسمین اکیلی ہی سیمینار میں چلی گئی۔مِس فروا کے ساتھ بار بار آنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی وجہ سے اُسے اب وہاں لوگ پہچانتے تھے۔ سیمینار مُختلف کیمپس میں ہو رہے تھے، اِس لیے پہلے سیمینار کے بعد حِبا اور فریحہ سے دوبارہ اُس کی مُلاقات نہیں ہوئی تھی۔ آج کا بیان ایک معروف اسلامی اسپیکر مِس عشرِت جہاں نے دینا تھا۔ کچھ دیر بعد سیمینار شروع ہو گیا تھا۔ مِس عشرِت نے بات شروع کی:

"اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو پیدا فرمایا جن میں انبیاءؑ بھی شامل ہیں۔ اُن سب انبیاءؑ میں واحد عیسیٰؑ تھے جنہیں اللہ نے بنا والد کے مریمؑ کے بطن سے پیدا فرمایا۔ اِس لیے حضرت عیسیٰؑ کو روحُ اللہ اور کلِمۃُ اللہ کہا جاتا ہے لیکن یہ تعظیم کے طور پر احترام کے لیے کہا جاتا ہے اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ وہ نعوذُ باللہ، اللہ کے بیٹے ہیں۔ جس طرح ہم مسجد کو اللہ کا گھر کہتے ہیں تو یہ مسجد کے تقدُّس کے طور پر کہتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالی یہاں آ کر رہتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں یا سوتے ہیں۔ اِس لیے ہمیں اِن تمام نظریات سے نہ صرف بچنا چاہیئے بلکہ دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔"

مِس عشرت جُملہ مکمل کر کے اپنے نوٹس میں سے اگلا موضوع دیکھنے لگیں اُسی وقت وہاں حاضرین میں سے کسی نے اپنا ہاتھ بُلند کیا۔ مِس عشرِت نے اُس سمت دیکھا تو وہ یاسمین تھی۔ سوال جواب کا سلسلہ عام طور پر آخر میں ہوا کرتا تھا اِس لیے اسٹیج پر موجود ایک خاتون

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آگے بڑھیں تاکہ یاسمین کو بیان کے اختتام تک انتظار کرنے کا بولیں لیکن مِس عشرِت نے اُن کو اِشارے سے روک دیا اور خود مائیک لیکر یاسمین سے پوچھا:

"جی بیٹا آپ نے کوئی سوال کرنا ہے؟"

"جی میم!" یاسمین نے جواب دیا۔

"جی پوچھیں کیا پوچھنا ہے آپ نے؟" اُنہوں نے سوال کیا۔

"میم اِس دُنیا میں کوئی بھی انسان بناماں باپ کے پیدا نہیں ہوا ہے۔ میرے، آپ کے اور یہاں موجود سب لوگوں کے باپ ہیں تو پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ یسوع مسیح بناوالد کے پیدا ہوئے ہوں؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ مدر میری اکیلے ہی اُن کو جنم دیں؟ اِس لیے یسوع مسیح کے والد خود خُدا ہیں۔" اُس نے اپنی بات ختم کی تو اُس کی بات پر مِس عشرِت کے چہرے پر حیرت در آئی۔ اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتیں، کسی نے اُنہیں بتایا کہ یہ لڑکی عیسائی تھی اور مِس فروا کے ساتھ پچھلے کچھ ہفتوں سے یہاں آرہی تھی۔ مِس فروا کا نام سُن کر اُن کے چہرے پر مُسکراہٹ آگئی اور پھر اُنہوں نے بہت آرام سے یاسمین سے سوال کیا:

"آپ کا نام کیا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یاسمین یعقوب۔"اُس نے اعتماد سے جواب دیا۔

"آپ نے کہا کہ عیسیٰؑ خُدا کے بیٹے ہیں، تو کیا آپ بتائیں گی کہ خُدا کے ٹوٹل کتنے بچے ہیں؟" اُنہوں نے ایک اور سوال کیا۔

"جی بس یسوع مسیح ہی ہیں اور اور تو کوئی بھی نہیں ہے۔" یاسمین اُن کا سوال سُن کر اُلجھ گئی اور اُس نے تھوڑا اٹک اٹک کر جواب دیا۔

"صرف ایک بیٹا؟ مطلب جو آپ کا خُدا ہے جو ساری دُنیا چلا رہا ہے اُس کا بس ایک ہی بیٹا ہے۔ میرے والد کے پانچ بچے ہیں۔ تو کیا میرے والد آپ کے خُدا سے زیادہ طاقتور نہیں ہو گئے جن کے پانچ بچے ہیں جبکہ آپ کا خُدا بس ایک ہی اولاد پیدا کر سکا؟"اُنہوں نے سوال کر کے یاسمین کی طرف دیکھ کر کچھ توقف کیا کہ شاید وہ کچھ جواب دے مگر اُن کی بات سُن کر یاسمین لاجواب ہو چکی تھی لہٰذا جب کوئی جواب نہیں آیا تو مِس عشرت نے بات جاری رکھی:

"اچھا چلو اگر ہم آپ کی بات مان بھی لیں کہ عیسیٰؑ خُدا کے بیٹے ہیں اور اللہ نے اُن کو اپنے جیسا اختیار دیا ہے تو اِس حساب سے پھر آدمؑ تو عیسیٰؑ سے بھی زیادہ طاقتور ہوں گے کیونکہ اُن کو تو اللہ نے بنا ماں اور باپ کے براہ راست خود پیدا فرمایا تھا۔ تو پھر اُن کو تو اللہ نے اپنے تمام اختیارات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دے دیے ہوں گے اور آپ کو عیسیٰؑ کے بجائے آدمؑ کی پرستش کرنی چاہیئے۔ایسا ہی ہے ناں؟"

اُنہوں نے پھر وقفہ دیا مگر سامنے خاموشی ہی رہی۔اُنہوں نے پھر کہنا شروع کیا:

"میرا خیال ہے ابھی آپ کو میرے سوالوں کے جوابات معلوم نہیں ہیں۔میں اب آپ کو اور باقی سب کو اِن سوالوں کے جوابات دیتی ہوں۔اگر آپ اِن جوابات سے مُطمئن ہوں تو اچھی بات ہے اور مُطمئن نہ ہوں تو بے شک اگلے سیمینار میں اِن کے جوابات پتہ کر کے آیئے گا۔

دیکھیں اللہ نے چار مختلف طریقوں سے اِس دُنیا میں انسان کی تخلیق فرمائی ہے۔آدمؑ کو بنا ماں باپ کے پیدا فرمایا، پھر اماں حوّا کو آدمؑ کی پسلی سے پیدا فرمایا، پھر اُن کے ملاپ سے اُن کی اولاد کی پیدائش کا سلسلہ شروع کیا اور پھر عیسیٰؑ کو مریمؑ کے بطن سے پیدا فرمایا۔اب اگر اللہ چاہتا تو سب کو آدمؑ کی طرح خود پیدا فرما دیتا یا مردوں کو خود پیدا کر کے، عورتوں کو مردوں کی پسلیوں سے پیدا فرما دیتا مگر اُس نے ایسا نہیں کیا۔اِس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ ہمیں اپنی نشانیاں دکھانا چاہتا تھا تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔وہ بنا اسباب کے آدمؑ کو پیدا کر سکتا ہے۔صرف مرد یا عورت سے اماں حوّا اور عیسیٰؑ کو پیدا کر سکتا ہے اور مرد عورت کے ملنے سے بھی دیگر انسانوں کو پیدا کر سکتا ہے۔اور اِن نشانیوں کا مقصد ہمیں یہ دکھانا تھا کہ جب وہ یہ سب کر سکتا ہے تو پھر وہ آخرت میں ہمیں پھر سے زندہ بھی کر سکتا ہے اور ہم اِس بات کا احساس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر کے اپنے اعمال دُرست کریں اور اپنی دُنیا و آخرت یا کم از کم اپنی آخرت بہتر کر سکیں۔ اپنا اور اپنوں کا بہت خیال رکھیے گا۔ جزاکُم اللہ خیر، فی امانِ اللہ۔"

سیمینار ختم ہو گیا تھا۔ یاسمین اپنے گھر آ گئی تھی اور گھر آنے کے بعد اُسے احساس ہوا کہ اُس نے کیا کر دیا تھا۔ اب اُسے شرمندگی ہونے لگی کہ مِس فروا کا سامنا کیسے کرے گی۔ اُس نے اُن سوالوں کے جوابات کا بھی سوچا جو مِس عشرت نے پوچھے تھے مگر اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس سے اِس بارے میں پوچھے۔ ماں سے پوچھتے ڈر تھا کہ وہ اِس کا مِس فروا کے پاس جانا بند نہ کر دے، وہ دین کے معاملے میں بہت سخت تھی۔ چرچ جا کر پادری سے پوچھتی تو وہ بھی ماں کو بتا دیتے کیونکہ وہ زارا کو اچھی طرح پہچانتے تھے۔ اُس نے خود سے ہی کافی دیر کتابوں میں تلاش کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا پھر انٹرنیٹ پر ڈھونڈا لیکن وہاں بھی کوئی تسلی بخش بات نہیں ملی۔

www.novelsclubb.com

تب پہلی بار اُس کے دل میں خیال آیا کہ کیا وہ غلط نظریے پر زندگی گزار رہی تھی؟ کیا اُس کا خُدا واقعی اولاد رکھتا تھا؟ کیا یسوع مسیح واقعی خُدا کے برابر طاقت والے تھے؟ کیا وہ واقعی صحیح دین پر تھی؟ ہاں وہ صحیح دین پر تھی اُس کے ماں باپ سب یہی تو مانتے آئے تھے ہمیشہ سے۔ اُس نے خود کو تسلی دی۔ مگر پھر اُسے یہاں گھر میں عبادت کر کے یا چرچ جا کر سُکون کیوں نہیں مل رہا تھا؟ اور جیسا کہ مِس فروا نے بتایا تھا کہ سُکون خدا کے ذکر میں ہے تو اُسے وہاں اُن مسلمان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لڑکیوں کے حلقوں میں کیسے سُکون مل رہا تھا؟ وہ لوگ تو عیسٰیؑ کو بھی مانتے تھے اپنی کتاب میں جبکہ ہم نے تو اُن کے نبی کو کبھی نہیں مانا تھا۔ سوال بہت تھے مگر جواب کوئی نہیں تھا۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ یہ کیسی نئی مشکل آ گئی تھی۔

اگلے دو دن اسی کشمکش میں گزر گئے۔ تیسرے دن اُس کے پاس مِس فروا کا میسج آیا۔ اُنہوں نے خیریت پوچھی اور ملنے کے لیے بُلایا۔ اُس دن تو ڈر کے مارے اُس کی ہمت نہیں ہوئی۔ اُس نے اگلے دن کا وقت لیا اور پھر اُن کے پاس پہنچ گئی۔

"سلام فروا باجی۔" اُس نے اندر آ کر کُرسی پر بیٹھتے ہوئے سلام کیا۔

"سلام یاسمین! کیسی ہو؟ تُم تو غائب ہی ہو گئیں اتوار کے بعد۔" اُنہوں نے نارمل انداز میں ہی پوچھا۔

"سوری فروا باجی! اُس دن جو سیمینار میں ہوا مجھے لگا آپ ناراض ہوں گی اِس لیے میری ہمت ہی نہیں ہوئی کال کرنے کی۔" اُس نے معذرت کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"معذرت کی ضرورت نہیں ہے یاسمین! تُم نے اچھا کیا جو بات ٹھیک نہیں لگا وہ پوچھ لیا۔" اُنہوں نے اُسے سوال کرنے والی بات پر سراہا تو وہ کچھ حیران ہو گئی۔ پھر کچھ سوچ کر اُس نے کہا:

"ایک بات پوچھوں فروا باجی؟"

"ہاں بھئی پوچھ لیا کرو اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔" اُنہوں نے مُسکرا کر جواب دیا۔

"آپ میرے مذہب کو کیسے دیکھتی ہیں؟ مِس عشرت اُس دن بار بار تُمہارا خُدا کہہ کر بات کر رہی تھیں تو کیا آپ کا اور میرا خُدا الگ ہے؟" یاسمین نے بالآخر اُن سے ہی پوچھ لیا۔

"یاسمین تُم عیسائی ہو اور میں مسلمان ہوں۔ اور یہ بات تُم اچھی طرح جانتی ہو۔ اللہ نے اِس دُنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب نبی بھیجے ہیں تاکہ وہ سارے نبی اللہ کی مخلوق کو اللہ کے بارے میں بتاتے رہیں اور اُس کا مخلوق اُس کے علاوہ کسی اور کا عبادت نہ کرے۔ جب اللہ تعالیٰ ایک نبی کے بعد اگلے نبی کو بھیجتے تھے تو وہ نبی اِس دُنیا میں پہلے آنے والے سب انبیاء کا تصدیق کرتے تھے اور پھر اللہ کا عبادت کا پیغام دیتے تھے۔ اِسی طرح کسی نبی کے آنے اور اُس پر اللہ کا طرف سے کتاب نازل ہونے کے بعد اُس سے پچھلے تمام انبیاء کی شریعت منسوخ ہو جاتی تھی اور اُس وقت موجود آخری نبی پر ایمان لانا لازمی ہوتا تھا، جیسے اُس دن تُم نے مجھے بتایا تھا کہ عیسیٰؑ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے موسیٰؑ کی اور اُن پر نازل ہونے والی کتاب کا تصدیق کیا تھا۔ ٹھیک اِسی طرح جب ہمارے آخری نبی محمد ﷺ تشریف لائے اور اللہ نے اُن پر قُرآن نازل فرمایا تو اُس کے بعد آپ ﷺ پر ایمان لانا لازمی ہو چکا ہے۔ اب جنّت میں وہی جائے گا جو محمد ﷺ اور اِسلام پر ایمان لائے گا۔

جہاں تک تُمارے مذہب کا بات ہے تو جب عیسیٰؑ کا پیدائش ہوا اور لوگوں نے مریمؑ پر بہتان لگایا تو مریمؑ نے اُن لوگوں کو کہا کہ یہ بچہ خود گواہی دے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ عیسیٰؑ جو کہ نومولود تھے اور مریمؑ کا گود میں تھے اُنہوں نے لوگوں سے کلام کیا اور اُنہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں، اُنہوں نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اُس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا ہے۔ جو کچھ تُم مانتی ہو عیسیٰؑ کے بارے میں اُس کا تعلیم تو خود عیسیٰ نے بھی کبھی نہیں دیا۔ جو کتاب اُن پر اللہ نے نازل کیا تھا اُسے لوگوں نے اپنے فائدے کے لیے تبدیل کر دیا۔

اللہ وہ نہیں ہے جو تُمیں بتایا گیا ہے۔ اللہ نے اپنا تعارف قُرآن میں خود فرمایا ہے۔ اللہ نے بتایا ہے کہ وہ ایک ہے، اکیلا ہے مطلب اپنی صفات، اپنی عظمت اور عبادت کیے جانے کے حق میں وہ اکیلا ہے۔ وہ سب سے بے نیاز ہے۔ ہم اُس کا عبادت کرتے ہیں کیونکہ یہ اُس کا حق ہے، اِس لیے نہیں کہ اُسے ہمارا عبادت کا ضرورت ہے۔ وہی تنہا کائنات کا خالق ہے اور تخلیق کے اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کام میں اور کوئی اُس کا شریک نہیں۔ وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اُس کا کوئی باپ ہے اور نہ ہی بیٹا۔" مِس فروا نے بات مکمل کی تو یاسمین کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات تھے۔

"لیکن فروا باجی! خُدا نے ہی تو یسوع مسیح کو پیدا کیا ہے پھر وہ بنا باپ کے کیسے پیدا ہو گئے؟" اُس نے ایک دلیل دی۔

"اللہ نے حضرت آدمؑ کو بھی تو بنا ماں اور باپ کے پیدا کیا تھا۔" مِس فروا نے کہا تو اُسے مِس عشرت کی بات یاد آ گئی۔

"جی مِس عشرت نے بتایا تھا۔" اُس نے جواب دیا۔

"اللہ نے ایک معجزے کے طور پر عیسیٰؑ کو اِس طرح پیدا فرمایا تاکہ لوگ اللہ کا عظمت کو پہچانیں اور اُس کا عبادت کریں لیکن لوگوں نے صرف اللہ کا عبادت کرنے کے بجائے عیسیٰؑ کو بھی پوجنا شروع کر دیا۔ سوچو یہ بات اللہ کو کتنا بُرا لگتا ہو گا؟" مِس فروا نے بات پوری کر کے اُس سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ خُدا کے نبی تھے اِس لیے ہم اُن کو اِتنی عزت دیتے ہیں۔ یہ بات خُدا کو کیوں بُری لگے گی؟" اُس نے نا سمجھی سے سوال کیا۔ مِس فروا کے جواب دینے سے پہلے اُن کے موبائل پر کال آگئی۔ وہ کال پر بات کرنے لگ گئیں۔

"ہاں ہاں خیر ہے۔ اِس اتوار کو ناں؟ جی جی ہو جائے گا۔ اوکے اللہ حافظ۔" مِس فروا کہہ کر رُکیں پھر جلدی سے دوبارہ کہنا شروع کیا جیسے کچھ بھول گئی ہوں۔

"ایک منٹ ہاں وہ اچھا تھا سیشن۔ پریزینٹیشن تو اچھی ہونی ہی تھی۔ فرواخان نے جو بنائی تھی۔ اچھا سیٹ ہے اوکے اللہ حافظ۔" اُنہوں نے اب کی بار بات کرت کرتے آواز دھیمی کر لی تھی۔ پھر کال پر بات مکمل کر کے یاسمین کو دیکھا تو وہ اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"آپ نے پریزینٹیشن والی بات پر یہ کہا کہ وہ آپ نے بنائی تھی؟" اُس نے اُن کی بات سُن لی تھی۔

"ہاں یاسمین اگر میں تُمہارا نام لیتی تو اُن کو لگتا کہ میں ہمیشہ تُم سے ہی بنواتی ہوں۔ تُمہیں بُرا تو نہیں لگا ناں۔" اُنہوں نے یاسمین کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اُس کے چہرے پر پریشانی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ اُسے کافی بُرا لگا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں کوئی بات نہیں۔اچھا فروا باجی! اب میں چلتی ہوں۔" وہ کہہ کر اُٹھنے لگی تو مِس فروا نے اُسے روکا۔

"ایک منٹ ٹھہرو ذرا۔"

وہ رُک گئی مگر وہ اُن کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی، اُس کی نظریں نیچی تھیں۔ مِس فروا نے کہنا شروع کیا:

"دیکھا یاسمین! میں نے تُمارا بنایا ہوا ایک پریزینٹیشن کا کریڈٹ لیا، تُمارے کام میں خود کو شریک بنایا تو تُمہیں اتنا بُرا لگا۔اب سوچو جب تُم اللہ کے ہر کام میں عیسیٰؑ کو کریڈٹ دیتی ہو، مریمؑ کو کریڈٹ دیتی ہو تو اللہ کو کتنا بُرا لگتا ہو گا۔اور میں نے کال پر بات پہلے ہی پورا کر لیا تھا، وہ سب تو بس تُمہیں سُنانے کے لیے ایسے ہی کال ختم ہونے کے بعد بولا تھا۔"

یاسمین نے اُن کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا تو اُس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔

"میں یہ نہیں کر سکتی فروا باجی! میں اب چلتی ہوں۔" اُس نے اتنا ہی کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

الہُدیٰ میں اگلے ہفتے سے اُن کے ٹیسٹ شروع ہونے والے تھے۔آج کل وہ لوگ اسائنمنٹ وغیرہ بنانے میں مصروف تھے۔اِس وقت حِبا سُلطان اپنی گاڑی میں بیٹھی کسی کا اِنتظار کر رہی تھی۔گاڑی ڈیفینس فیز 6 میں ہی واقع قیصر سعید کے بنگلے کے باہر کھڑی تھی۔بنگلے کے مرکزی دروازے پر "سعید منزل" کی تختی لگی ہوئی تھی۔حِبا موبائل نکال کر فریحہ کا نمبر ڈھونڈنے لگی تب ہی مرکزی دروازے میں نصب چھوٹا دروازہ کھلا اور وہاں سے فریحہ سعید باہر آتی دکھائی دی۔اُس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حِبا کو سلام کیا۔پھر ڈرائیونگ سیٹ خالی دیکھ کر پوچھا۔

"ڈرائیور کہاں ہے؟"

"آج ڈرائیور نہیں آیا، گاڑی خود ہی چل کر آئی ہے۔" حِبا نے جواب دیا۔

"دیکھ مجھے صُبح صُبح یہ سستی کامیڈی پسند نہیں ہے۔" فریحہ نے کہا تو حِبا کی تیوری پر بل پڑ گئے۔ وہ پہلے ہی انتظار کرنے کی وجہ سے تپی بیٹھی تھی اور اب سارا غُصّہ فریحہ پر نکلنے والا تھا۔

"ساڑھے بارہ بج رہے ہیں ہیروئن! یہ صُبح ہے تیری؟ اور میں کب سے انتظار کر رہی ہوں، اتنی دیر سے کہاں تھی تو؟ تُجھ سے بارہ بجے بھی نہیں اُٹھا جاتا کیا؟ ڈرائیور نے کہا کہ پیٹرول پمپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قریب ہے وہ بوتل میں پیٹرول ڈلوا کر لے آئے گا ورنہ دیر لگے گی، اِس لیے وہ گیا ہوا ہے۔"
اُس نے اپنا غُصّہ نکال کر ڈرائیور کی اطلاع بھی دی۔

"یار میں آ رہی تھی پھر نکلتے نکلتے یاد آیا کہ تیرا اسائنمنٹ کمرے میں ہی رہ گیا ہے بس وہ لینے واپس اوپر گئی تھی۔ اُسے ڈھونڈنے میں وقت لگ گیا۔" اُس نے دیر سے آنے کی وجہ بتائی۔

"واہ! میرا اسائنمنٹ بھی اپنے اسائنمنٹ کے ساتھ ہی رکھ لیا کرناں بہن۔" حِبا نے کہا۔

"ہاں اپنا اسائنمنٹ بھی میں رکھوں اور تیرا بھی میں رکھوں؟" فریحہ نے پوچھا تو حِبا نے حیرت سے اُسے دیکھا پھر جواب دیا:

"تُو پاگل تو نہیں ہو گئی؟ میرا اسائنمنٹ تُو اِس لیے لیکر گئی تھی کہ اُسے چھاپ کر اپنا اسائنمنٹ بنائے گی، تو اب تُو نے ہی لیکر آنا تھا ناں میرا اسائنمنٹ بھی۔" حِبا نے اُسے یاد کرایا۔

"ارے ہاں ہاں سوری میں واقعی بھول گئی تھی۔ اصل میں ابھی جب میں اوپر گئی ناں تیرا اسائنمنٹ تلاش کرنے تو اماں بھی پریشان ہو گئیں کہ پتہ نہیں کیا بھول گئی۔ پھر جب میں تیرا اسائنمنٹ لیکر نیچے آئی تو اماں نے پوچھا کہ کیا رہ گیا تھا تب میں نے بتایا کہ حِبا کا اسائنمنٹ رکھنا بھول گئی تھی۔ تو اُن کو لگا کہ تیرا اسائنمنٹ بھی میں نے بنایا ہے اور اُنہوں نے مجھے اتنی دُعائیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیں کہ اللہ میری بیٹی کو کامیاب کرے۔اپنی دوست کی اتنی مدد کرتی ہے اور پتہ نہیں کیا کیا تو بس مجھے بھی لگنے لگا تھا کہ شاید میں نے ہی تیرا اسائنمنٹ بنایا ہے۔"اُس نے بتایا تو حِبا کا چہرہ اب غُصّے سے لال ہو رہا تھا مگر اُس نے ضبط کرتے ہوئے آرام سے کہا۔

"یار فریحہ تُو اپنی اماں کو یہ کہہ دیتی کہ تُو میرا اسائنمنٹ ہیلپ لینے کے لیے لے گئی تھی۔"

"دیکھیں مِس حِبا سُلطان! ہم مشرقی لڑکیاں اپنے بڑوں کی بات بیچ میں سے نہیں کاٹتی ہیں۔"اُس نے ہمیشہ کی طرح اپنے سر کا دوپٹّہ دُرست کر کے کہا تو حِبا کا صبر جواب دے گیا۔ اُس نے فریحہ سے اپنا اسائنمنٹ اُسی وقت لیکر اپنے بیگ میں رکھ لیا۔ابھی وہ کچھ اور کہتی اُس سے پہلے ہی ڈرائیور پیٹرول لیکر آ گیا اور وہ لوگ الہُدیٰ روانہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُس نے پھر عبادت میں اِضافہ کر دیا تھا۔اتوار کو چرچ بھی گئی تھی۔ لیکن وہاں سب کو عبادت کرتے دیکھ کر ویسا محسوس نہیں ہو رہا تھا جیسا سیمینار میں ہوتا تھا۔ وہ اِس چیز کو ایسے نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اُسی دن دوپہر میں مس فروا کے پاس چلی گئی۔

"فروا باجی! یہ سب کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ؟ آرون کے آنے سے پہلے تک سب کچھ ٹھیک تھا۔ کچھ باتوں پر ماما سے اختلاف تھا مگر کبھی مذہب کے حوالے سے کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ تو اب یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟" اُس نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"سب سے پہلے تو تُم پریشان مت ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو مُختلف طریقے سے اپنی طرف بُلاتا ہے اور یہ موقع خوش نصیب لوگوں کو ملتا ہے۔ تُمہیں یہ موقع ملا ہے اِسے مت گنواؤ۔ میں تُمہاری مدد کروں گی بلکہ مُجھ سے پہلے اللہ کا کلام تُمہاری مدد کرے گا۔ تُم مسلمان ہو جاؤ، ایک اللہ پر ایمان لے آؤ۔" اُنہوں نے اُسے اسلام پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہوئے کہا۔

"سب لوگ کیا سوچیں گے میرے بارے میں؟ میری فیملی کے بارے میں؟ میری کمیونٹی مجھے بہت بُرا بولے گی۔ سب میرے مرنے کے بعد بھی مجھے بُرے الفاظ میں یاد کریں گے۔" اُس نے ڈرتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تُم کن لوگوں کا بات کر رہی ہو یاسمین! پچھلے چار مہینے سے تُمہارا حالت خراب ہے۔ تُمہارا صحت مستقل گرتا رہا ہے، تُم ہسپتال جا کر آ گئیں، خودکشی کا سوچ رہی تھیں۔ بتاؤ ذرا کتنے لوگ آئے تُم سے تُمہارا حال پوچھنے؟ کتنے لوگوں نے تُم سے اِس سب کا وجہ پوچھا؟ اِس دُنیا میں لوگ زندہ لوگوں کو بھی نہیں پوچھتے ہیں تُم کہاں مرنے کے بعد کا سوچ رہی ہو۔ تُمہارے مرنے کے بعد لوگ تُمہیں اِس طرح بھول جائیں گے جیسے تُم کبھی تھیں ہی نہیں یہی اِس دُنیا کا دستور ہے یاسمین۔" اُنہوں نے سمجھایا۔

"اور میرے ماما، پاپا اور بھائی؟ اُن کا کیا ہو گا؟ وہ کب مسلمان ہوں گے؟ کیا میرے مسلمان ہونے سے اُن کو فائدہ نہیں ہو گا؟" اُس نے پوچھا۔

"نہیں یاسمین یہ اِس طرح سے نہیں ہوتا ہے۔ اگر ایسے ہی ہونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اتنے سارے انسانوں کو پیدا کرنے کے بجائے ہر خاندان سے ایک ایک شخص کو ہی پیدا کرتے اور اُسی کے عمل سے سب کا فیصلہ ہو جاتا لیکن اللہ نے سب کو الگ الگ پیدا فرمایا ہے۔ قُرآن میں سورہ لُقمان کی آیت نمبر 33 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا، اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا، اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ دغا باز تمہیں اللہ سے دھوکے میں رکھیں۔

ابن ابی حاتم میں اِس بارے میں اللہ کے ایک نبی حضرت عزیر (علیہ السلام) کا واقعہ ہے کہ حضرت عُزیرؑ نے جب اپنی قوم کی تکلیف ملاحظہ کی اور غم ورنج بہت بڑھ گیا، نیند اُچاٹ ہو گئی تو اپنے رب کی طرف جھکے۔ فرماتے ہیں میں نے نہایت گریہ وزاری کی، خوب رویا، گڑگڑایا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، دُعائیں مانگیں۔ ایک مرتبہ رو رو کر فریاد کر رہا تھا کہ میرے سامنے ایک فرشتہ آگیا میں نے اُس سے پوچھا کیا نیک لوگ بُروں کی شفاعت کریں گے؟ یا باپ بیٹوں کے کام آئیں گے؟ اس نے فرمایا کہ قیامت کا دن جھگڑوں کے فیصلوں کا دن ہے اس دن اللہ خود سامنے ہو گا کوئی بغیر اس کی اجازت کے لب نہ ہلا سکے گا کسی کو دوسرے کے بدلے نہ پکڑا جائے گا نہ باپ بیٹے کے بدلے نہ بیٹا باپ کے بدلے نہ بھائی بھائی کے بدلے نہ غلام آقا کے بدلے نہ کوئی کسی کا غم ورنج کرے گا نہ کسی کی طرف سے کسی کو خیال ہو گا نہ کسی پر رحم کرے گا نہ کسی کو کسی سے شفقت ومحبت ہو گی۔ ہر شخص نفسا نفسی میں ہو گا ہر ایک اپنی فکر میں ہو گا ہر ایک کو اپنا رونا پڑا ہو گا ہر ایک اپنا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو گا کسی اور کا نہیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن یاسمین تُم ایمان لاؤ گی تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تُمہارے ذریعے اُن کو بھی ہدایت دے دیں اور وہ بھی مسلمان ہو جائیں۔"مِس فروا نے پھر سمجھایا۔یاسمین نے اُن سے ایک ہفتے کا وقت مانگا۔وہ مزید ایک ہفتے اِس سب سے نکلنے کی کوشش کرنا چاہتی تھی۔

الہُدیٰ میں آج اُن کی پریزینٹیشن تھی۔سب طالبات پریزینٹیشن ہال میں موجود تھیں۔وہ دونوں بھی وہیں تھیں۔حِبا بیٹھی ہوئی بار بار پریزینٹیشن پڑھ رہی تھی۔اُس کے چہرے پر پریشانی اور ڈر کے آثار واضح تھے۔ٹینشن کی وجہ سے اُس کے ہاتھ میں پسینہ آرہا تھا جسے وہ ٹشو پیپر سے خُشک کر رہی تھی۔فریحہ بھی پریزینٹیشن دُہرا رہی تھی اور ساتھ میں اُسے تسلی بھی دے رہی تھی۔

طالبات کو دو،دو کے گروپ میں جا کر پریزینٹیشن دینی تھی۔ایک ایک کر کے سب گروپ جا کر پریزینٹیشن دیکر آرہے تھے۔اُن دونوں کا گروپ ساتھ میں تھا۔فریحہ نے پہلے جا کر بولنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔پریزینٹیشن کی بیس میں سے بارہ سلائیڈز اُس نے پیش کرنی تھیں۔باقی آٹھ حِبا نے سمجھانی تھیں۔اگلی باری اُن دونوں کی تھی۔حِبا پروجیکٹر کے ساتھ موجود لیپ ٹاپ کے پاس بیٹھ کر اپنی پریزینٹیشن چلانے لگی۔فریحہ روسٹرم کے پاس چلی گئی۔اُس کے پاس ریموٹ تھا جس سے سلائیڈز اُسے خود آگے بڑھانی تھیں۔پریزینٹیشن شروع ہو گئی۔فریحہ نے بہت اعتماد کے ساتھ اسٹیج پر آہستہ آہستہ ٹہلتے ہوئے پراجیکٹر اور حاضرین کی جانب دیکھ دیکھ کر اپنی پریزینٹیشن پوری کی اور پھر حِبا کو اسٹیج پر دعوت دے کر،ریموٹ اُس کے ہاتھ میں تھما کر خود اُس کی جگہ آ کر بیٹھ گئی۔

حِبا نے بِسم اللہ پڑھ کر پروجیکٹر پر موجود اپنی پہلی سلائیڈ سمجھانا شروع کی اور سمجھاتے سمجھاتے روسٹرم والی سائیڈ سے چلتی ہوئی اسٹیج کے دوسرے کونے تک گئی۔وہاں پہنچ کر اُس نے پراجیکٹر کی طرف دیکھ کر ریموٹ کا بٹن دبایا تو اگلی سلائیڈ آ گئی۔سلائیڈ کو سمجھانے کے لیے اُس نے حاضرین کی طرف پلٹ کر دیکھا تو اُسے سب کچھ بھول گیا۔وہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی تب فریحہ دوڑ کر اسٹیج پر گئی۔اُس نے حِبا کا ہاتھ تھاما اور اُسے روسٹرم پر لے گئی۔وہاں اُس نے پریزینٹیشن کے نوٹس حِبا کے سامنے رکھے،اُس کے ہاتھ سے ریموٹ لیا اور اُسے کہا کہ اب بولنا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شروع کرے۔فریحہ اسٹیج پر رہ کر سلائیڈز آگے بڑھاتی رہی اور حِبا اُن کو نوٹس کی مدد سے سمجھاتی رہی۔اِس طرح اُن کی پریزینٹیشن مکمل ہو گئی۔

پریزینٹیشن کے بعد وہ دونوں ہال سے باہر آ گئے۔

"تھینک یو یار! تو نہیں ہوتی تو آج پتہ نہیں کیا ہوتا۔"حِبا نے اُسے گلے لگا کر کہا۔

"بس کر دے اب شُکریہ ادا کرے گی تُو اتنی سی بات پر؟"فریحہ نے بھی اُسے گلے لگا کر کہا۔

"مجھے لگتا ہے امی ٹھیک کہتی ہیں مجھے کچھ اور کرنا چاہیئے، یہ فوبیا کبھی نہیں جائے گا۔"حِبا نے مایوس ہو کر کہا۔

"آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔یہاں آج پہلی اور آخری پریزینٹیشن تھی، یونیورسٹی میں زیادہ ہوں گی تو پریکٹس ہو جائے گی۔"اُس نے تسلی دی۔

"تیرے نمبر بھی کم ہو گئے ہوں گے آج میری وجہ سے۔سوری فریحہ۔"اُس نے معذرت کی۔

"ہاں میں نے بڑا کوئی تجوید کے کورس میں ریکارڈ نمبر لے لینے تھے جیسے۔چل گاڑی آ گئی۔" فریحہ نے جواب دیا اور پھر وہ گاڑی کی طرف چل پڑے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلا پورا ہفتہ یاسمین نے مِس فرواسے بات نہیں کی۔زیادہ تر عبادت کرتی رہی مگر اُسے ایک بے چینی کا احساس ہونے لگتا تھا۔کچھ کمی تھی جو بار بار محسوس ہو رہی تھی۔بالآخر اُس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اسلام قبول کر لے گی۔مگر یہ سب اتنا آسان نہیں تھا۔اُسے آگے کے حالات کا سامنا کرنے کی تیاری کرنی تھی۔اور اس کے لیے مِس فرواسے ملنا تھا سو وہ اتوار کو اُن سے ملنے چلی گئی۔اُس نے کچھ مزید سوال کیے۔مِس فروا نے اُسے کچھ تیاری کروائی پھر وہ لوگ قریبی مسجد چلے گئے جہاں مولوی صاحب کے سامنے کلمہ پڑھ کر وہ مسلمان ہو گئی۔نام بدلنے کی بات نہیں ہوئی کیونکہ یاسمین نام صحیح تھا۔

وہ مِس فروا کے ساتھ واپس آ گئی۔مِس فروا بہت خوش تھیں۔وہ بار بار اُسے مبارکباد دے رہی تھیں۔گلے لگا رہی تھیں۔

"مُجھ سے زیادہ خوشی تو آپ کو ہو رہی ہے۔" یاسمین نے اُن کی خوشی دیکھ کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واللہ یاسمین خانم! واقعی مجھے بہت خوشی ہے آج تو تُم میرا بہن بن گئی ہو۔اب تو تُمہارے مزے ہیں بھئی۔اور تُمہارے سارے گناہ بھی ختم ہو گئے ماشاءاللہ۔میرا تو دل کر رہا تھا کہ تُمہارا اماں کو کال کر کے مُبارکباد دوں کہ آپ کا بیٹی مسلمان ہو گیا ہے۔"مِس فروا نے خوشی سے جواب دیا تو یاسمین کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔اُس نے کہا:

"شُکر ہے میں نے آپ کو ماما کا نمبر نہیں دیا ورنہ آپ نے واقعی اُن کو کال کر دینی تھی۔"

"اچھا یاسمین ایک بات یاد رکھنا۔جیسے تُم نے اُس دن مِس عشرت کے سامنے سوال کیا تھا ناں وہ تُم نے بہت اچھا کیا تھا۔اپنی اِس عادت کو مت بدلنا۔لوگ اکثر ڈرتے ہیں سوال کرتے ہوئے،اُن کو خوف ہوتا ہے کہ اگر ہم غلط ہو گئے تو سب لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچیں گے،اِس لیے وہ دین کی باتیں بھی نہیں پوچھتے ہیں۔تُمیں جب بھی جہاں بھی موقع ملے دین کا تعلیم حاصل کرنے میں کبھی مت شرمانا۔"اُنہوں نے سنجیدگی کے ساتھ اُسے نصیحت کی۔

پھر اُن لوگوں نے آگے کا منصوبہ بنایا۔طے یہ ہوا کہ ابھی کسی کو کچھ نہیں بتانا تھا۔کچھ وقت بعد وہ اکبر کو بتاتی اور پھر وہ زارا سے بات کرتا۔نماز سیکھنے کے لیے قرآن پڑھنا سیکھنا تھا۔اِس کے لیے مِس فروا نے اُسے تجوید سِکھانے کا فیصلہ کیا۔اُسے پتہ تھا کہ وہاں کافی ساری دینی کتابیں موجود تھیں۔اِس لیے اُس نے مِس فروا سے پوچھا کہ کیا وہ وہاں سے کتابیں پڑھنے کے لیے لیکر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاسکتی تھی، تو مِس فروا نے جواب دیا کہ وہ جب چاہے کوئی بھی کتاب لے جائے مگر بہتر یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اُن سے پوچھ کر چیزیں سیکھے۔ اُنہوں نے تجوید کی ایک کتاب بھی اُسے دی۔ پھر وہ گھر کے لیے روانہ ہو گئی۔ گھر آ کر وہ بہت ڈری ہوئی تھی جیسے کہیں اُس کے چہرے پر نہ لکھا ہو کہ وہ مسلمان ہو گئی تھی۔ لیکن کچھ دیر بعد پُر سکون ہو گئی۔ اسے واقعی اندر سے ایک خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ ایک پاکیزگی کا احساس ہو رہا تھا۔

مِس فروا سے نماز کا طریقہ سیکھ کر اُس نے ماں کی غیر موجودگی میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔ زارا عصر کے بعد گھر واپس آتی تھی۔ یاسمین نے بچوں کو ٹیوشن پڑھانا بھی شروع کر دیا تھا۔ وہ بچے دوپہر میں آتے تھے۔ اُن کو اِسکول کا کام دے کر وہ اپنے کمرے میں جا کر نماز پڑھتی تھی۔ اِس کے علاوہ تجوید بھی وہ سیکھ رہی تھی پھر موبائل یا لیپ ٹاپ پر اکیلے میں کچھ آیات کی تلاوت کرتی تھی اور ساتھ میں ترجُمہ بھی پڑھتی رہتی تھی۔

ایک روز اُس نے مِس فروا کے پاس جانے سے پہلے کال کی تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ کہیں باہر تھیں اور آدھے گھنٹے میں پہنچنے والی تھیں۔ یاسمین اُن کے پاس پہنچی تو اُس وقت اُن کے فلیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ پانچ منٹ بعد ہی مِس فروا آ گئی تھیں اور وہ دونوں ساتھ ہی اندر داخل ہو گئے۔ مِس فروا نے اُسے کہا کہ وہ ذرا فریش ہو کر آتی ہیں تب تک یاسمین اُن کے لیپ ٹاپ پر ای میلز چیک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر لے کہ الہدیٰ سے کوئی ای میل تو نہیں آئی۔ یہ کہہ کر وہ واشروم چلی گئیں جبکہ یاسمین اُن کی ای میلز چیک کرنے لگی۔ ای میل چیک کر کے وہ سامنے والی کُرسی پر جا کر بیٹھی تو اُس نے مِس فروا کی ٹیبل پر کچھ کتابیں رکھی دیکھیں۔ وہ ایک کتاب جس کا عُنوان "پُل صِراط" تھا، پڑھنے لگی۔ اُسے وہ کافی دِلچسپ لگی۔ جلد ہی مِس فروا فریش ہو کر آ گئیں تو اُس نے کتاب ٹیبل پر ہی واپس رکھ دی۔

"ہاں بھئی کوئی ای میل وغیرہ آئی وہاں سے؟" اُنہوں نے اپنی کُرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"جی فروا باجی! آپ نے کوئی درخواست بھیجی تھی تو اُن کا جواب آیا ہے اور اُنہوں نے اجازت دے دی ہے باقی تفصیل میں نے ای میل کھول کر نہیں پڑھی۔" یاسمین نے اُنہیں بتایا۔

"چلو وہ میں دیکھ لوں گی۔ اور سُناؤ تُمہارا نمازیں پابندی سے چل رہا ہے؟" اُنہوں نے پوچھا۔

"جی اللہ کا شُکر ہے ظہر اور عصر تو چل رہی ہیں۔ ایک بات پوچھوں آپ سے؟" یاسمین نے اجازت لی۔

"ماشاءاللہ! ہاں بھئی ایک کیا دو باتیں پوچھو۔" اُنہوں نے مُسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ وکیل ہیں فروا باجی؟ آپ نے کبھی بتایا نہیں کہ آپ نے وکالت پڑھی ہوئی ہے؟ میں نے ابھی ای میلز دیکھیں تو آپ کی ای میل آئی ڈی پر ایڈووکیٹ خان لکھا ہوا تھا۔" یاسمین نے تھوڑا حیرانگی سے سوال کیا۔

"ہاں میں نے گریجویشن ایل ایل بی میں ہی کیا تھا۔ پھر ایل ایل ایم بھی کرا تھا الحمدُللہ مگر پھر اُس کے حوالے سے پروفیشنل طور پر کوئی کام نہیں کرا اِس لیے سوچا کہ اُسے بتانے کا کیا فائدہ۔" اُنہوں نے صفائی پیش کی۔

"آپ نے اپنی جائداد کا کیس کیوں نہیں لڑا؟ آپ تو خود وکیل تھیں، آپ آرام سے کیس جیت جاتیں۔" اُس نے ایک اور سوال کیا۔

"کیس کرنے سے کیا ہوتا یاسمین؟ میں نے اپنے بھائی سے بات کیا تھا، بلکہ بات کیا ہمارا اچھا خاصا جھگڑا ہوا تھا۔ وہ سیدھا سیدھا بات نہیں مان رہا تھا۔ ہم لوگ جب کراچی آیا تھا تب میرا ابا نے ایک گھر کرائے پر لیا تھا اور ایک دُکان کرائے پر لیکر اُس میں لائبریری کھولا تھا۔ پھر سالوں کی محنت کے بعد وہ کرائے کا فلیٹ چھوڑ کر اپنا فلیٹ خرید لیا تھا۔ اماں ابا کے انتقال کے بعد جب جائداد کی تقسیم کا ٹائم آیا تو بھائی بولا کہ فلیٹ وہ رکھے گا اور لائبریری والا دُکان میں رکھ لوں جیسے وہ لائبریری والا دُکان ابا نے خرید کر میرے نام کر دیا تھا۔ میں نے اُسے بولا کہ دُکان تو ہمارا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی نہیں وہ تو کرائے کا ہے تو وہ کہنے لگا کہ یہ اُس کا مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے عدالت میں جا کر بھی اُس کو یہی سب بولنا تھا، وہ وہاں بھی نہیں مانتا۔ بس پھر میں نے لعنت بھیج کر وہ گھر ہی چھوڑ دیا۔" مِس فروا نے کہہ کر تھوڑا وقفہ لیا تو یاسمین نے پریشان ہو کر کئی سوال کر ڈالے:

"آپ نے اپنا گھر کیوں چھوڑ دیا؟ تو اب آپ کس کے ساتھ رہتی ہیں؟ اور وہ کرائے کی دُکان، اُس کا کیا ہوا؟ مطلب اُسے اب کون دیکھتا ہے؟"

"یہ ابھی ہم لوگ جہاں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں یہی میرا ابا کا دُکان تھا جس میں لائبریری بنا ہوا تھا۔ اُن کا انتقال ہوا تو میں اور بھائی اِسے چلاتے تھے۔ پھر جب بھائی نے فلیٹ پر قبضہ کر لیا تو میں اِدھر ہی آ گئی۔ لائبریری میں نے ختم کر دی اور اب خود کرایہ دے کر اِدھر ہی رہتی ہوں۔ اب یہی میرا گھر ہے۔ وہ میرا بڑا بھائی تھا۔ اُسے سب صحیح غلط کا پتہ تھا۔ ہم بچپن میں ساتھ میں قُرآن پڑھنے گئے تھے۔ ہم نے ساتھ میں دین کا تعلیم حاصل کیا تھا۔ وہ جانتا تھا رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تھوڑی سی بھی زمین ناحق وصول کرے گا تو روزِ قیامت اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ پھر بھی وہ مجھے میرا حصّہ نہیں دے رہا تھا۔ پھر میں نے وہاں رہ کر کیا کرنا تھا۔ اِس دُنیا میں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں یاسمین خانم! جنہیں آپ بدل نہیں سکتے، چاہے وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کتنی ہی غلط ہوں۔ "مِس فروا بولتے بولتے کافی جذباتی ہو گئی تھیں۔اُن کے لہجے میں تکلیف تھی۔

"فروا باجی میرا مقصد آپ کو دُکھی کرنا نہیں تھا۔میں تو بس چاہتی تھی کہ آپ کو آپ کا حق مل جائے اور عدالت میں تو آپ اپنی بات ثابت کر کے اپنا حق لے سکتی تھیں۔" یاسمین اُنہیں ایسے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔

"حق کون دیتا ہے آج کل یاسمین! ہم لوگ دوسروں پر ترس کھانا پسند کرتے ہیں، خود کو بہت اچھا دکھانا پسند کرتے ہیں مگر حق کوئی نہیں دیتا ہے یہاں۔اُس نے کبھی یہ تک نہیں پوچھا کہ میں یہاں کا کرایہ کیسے دیتی ہوں۔اللہ نے اُسے کافی پیسہ دیا تھا وہ میرا حصّہ بہت آرام سے مجھے دے سکتا تھا مگر وہ بے حِس ہو گیا تھا۔انسان کی زندگی میں بے حِس رِشتہ داروں کا ہونا بھی ایک بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے۔

تُم عدالت کا بات کرتی ہو کہ وہاں سے انصاف مل جاتا مگر ہمارے ملک میں عدالت کے فیصلے کیس کے دلائل پر نہیں رشوت کے دم پر ہوتے ہیں۔یہاں شاید لوگ سب سے زیادہ جھوٹ عدالتوں میں کھڑے ہو کر، اللہ کی کتاب پر ہاتھ رکھ کر بولتے ہیں۔وہ پیسہ کھلا کر کیس جیت جاتا مگر میں نے سوچا کہ وہ پہلے ہی میرا حق مار کر گناہ گار ہو رہا ہے اب عدالت لے جا کر اُسے مزید

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گناہ سے بچالوں۔اِس لیے میں نے فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا۔اُس کا آزمائش اللہ نے دولت سے کیا ہے،وہ اپنا آزمائش کا سامنا کرے گا۔میرا آزمائش صبر کا تھا،میں صبر کر رہی ہوں۔

اور اب تو مجھے اِن باتوں کا اتنا غم بھی نہیں رہا بلکہ مجھے لگتا ہے کہ اللہ نے یہ سب مجھے مضبوط بنانے اور خود سے قریب کرنے کے لیے کیا تھا۔حالات موافِق ہوتے تو شاید میں کبھی قُرآن کو ایسے نہیں جان پاتی جس طرح اب جانتی ہوں اور نہ ہی الہُدیٰ سے میرا تعلق جُڑتا کیونکہ وسائل کی کمی ہی اِنسان کو آنکھوں کے خواب پورے کرنے کے قابل بناتی ہے اور جدوجہد وہی کرتے ہیں جن کے پاس خوابوں کو پورا کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔"مِس فروا نے بات ختم کی تو اُن کی آنکھیں بھیگ چُکی تھیں۔یاسمین بھی نم آنکھوں کے ساتھ اُنہیں مُسکرا کر دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ بہت ہمت والی ہیں فروا باجی!اللہ آپ کو دُنیا اور آخرت میں کامیاب کرے،آمین۔"یاسمین نے اُن کو دُعا دی۔

"سارا ٹائم آج میرا بات میں ہی گزر گیا یاسمین خانم!تُم بتاؤ تم نے آگے کا تعلیم کا کیا سوچا؟آج کل ایڈمیشن چل رہے ہیں انجینیئرنگ یونیورسٹی وغیرہ میں۔تُم نے کدھر پڑھنا ہے؟"مِس فروا نے اُس سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے اب انجینئرنگ نہیں کرنی ہے۔ مجھے بس اب اللہ کے دین کا علم سیکھ کر باقی سب کو سِکھانا ہے اور سب سے پہلے اپنے گھر والوں کو سِکھانا ہے تاکہ وہ آخرت میں میرے اور آپ کے ساتھ جنت میں جا سکیں۔ اب میں بس اُن لوگوں میں شامل ہونا چاہتی ہوں جِن کو اللہ اپنا خلیل بناتا ہے۔"

"ارے یاسمین ایسا بات تھا تو تُم مجھ کو پہلے بولتیں، ابھی پچھلے ہفتے ہی بی ایس اسلامک لرننگ کے داخلے ہوئے ہیں کراچی یونیورسٹی میں۔ تُمہارا ایڈمیشن اُدھر ہو جاتا" اُنہوں نے یاسمین کو بتایا۔

"کوئی بات نہیں فرواباجی! میں کچھ دن بعد کہیں اور ایڈمیشن لے لوں گی، ویسے بھی آپ کے ساتھ کافی باتیں سیکھ ہی رہی ہوں۔" اُس نے مُسکرا کر کہا۔

"چلو جیسا تُمہارا مرضی۔ اچھا میں چائے بنالوں پھر کچھ پڑھائی شروع کرتے ہیں۔" وہ کہہ کر کِچن کی طرف چلی گئیں تو یاسمین کو پھر اُسی کتاب کا خیال آیا۔ اُس نے وہیں بیٹھے بیٹھے آواز دیکر اُن سے پوچھا:

"فرواباجی یہ آپ کی ٹیبل پر جو کتابیں ہیں، میں اِن میں سے ایک کتاب پڑھنے کے لیے لے جاؤں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں بھئی لے جاؤ۔" اُنہوں نے کچن سے جواب دیا تو یاسمین نے وہ کتاب اُٹھا کر بیگ میں رکھ لی۔ کچھ دیر مِس فروا کے ساتھ تجوید کی پریکٹس کر کے وہ گھر واپس آ گئی۔

رات میں سب کام سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں بیٹھی وہ کچھ دیر اُسی کتاب کا مطالعہ کرتی رہی پھر اُسے بیگ کے اندر رکھ کر سو گئی۔ رات کے کسی پہر اُس کے کانوں میں تیز سیٹی کی آواز آئی جِس سے اُس کی آنکھ کھل گئی۔ ابھی وہ اُس آواز کے بارے میں ہی سوچنے لگی تھی کہ ایک منظر اُسے حیران کرنے کے لیے مُنتظر تھا۔ اُس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو خود کو اپنے کمرے کے بجائے ایک میدان میں کھڑا پایا۔ وہ کچھ سمجھ پاتی اُس سے پہلے ہی اُس کے قدم تیزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ کچھ دیر چلتے رہنے کے بعد ایک جگہ آ کر اُس کے قدم خود بخود ٹھہر گئے۔

www.novelsclubb.com

اُس کے سامنے ایک بہت چوڑی کھائی موجود تھی جسے پار کرنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر اُس نے تھوڑا غور سے دیکھا تو اُسے کھائی کے اِس سرے پر ایک پتلی سی رسّی بندھی نظر آئی، جس کا دوسرا سرا سیدھ میں جا کر کھائی کے سامنے والے حصّے سے بندھا ہوا تھا۔ مطلب وہ کھائی ،اُس رسّی پر چل کر پار کرنی تھی۔ ابھی وہ مزید کچھ سوچتی اُس سے پہلے ہی اُسے سامنے والے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حصّے میں سفید روشنی نظر آنے لگی۔روشنی پر نظر پڑتے ہی ٹھنڈی ہوا کے پُر سکون جھونکے اُسے اپنی طرف آتے محسوس ہوئے اور اُس کے قدم ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔

چلتے چلتے اُس کے قدم کھائی کے بالکل نزدیک آکر ایک مرتبہ پھر رُک گئے۔اگلا قدم اُسے آگے بڑھا کر رسّی پر رکھنا تھا، ورنہ وہ کھائی میں جا گرتی۔اُس کی نظریں اب بھی سامنے موجود روشنی پر مرکُوز تھیں مگر اب وہ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے محسوس نہیں ہو رہے تھے۔اُسے لگا کہ درجہ حرارت اچانک بڑھ گیا تھا۔اُس کے ماتھے پر پسینے آرہے تھے۔اُس نے ہاتھ سے پسینہ صاف کر کے، تھوڑا آگے جُھک کر نیچے کھائی کی طرف دیکھا تو اُسے اِس بڑھتی ہوئی گرمی کی وجہ معلوم ہو گئی۔اُس کی آنکھیں پہلے حیرت، پھر خوف اور دہشت سے کُھلتی چلی گئیں۔

نیچے آگ تھی جس کی لپٹیں بار بار اوپر کی طرف اُٹھ رہی تھیں۔اُس نے کھائی کی چوڑائی کا اندازہ کرنے کے لیے دائیں سے لیکر بائیں طرف تک نظر گھمائی تو دیکھا کہ جہاں تک اُس کی نظر دائیں اور بائیں طرف گئی تھی اُس پورے حصّے میں آگ پھیلی ہوئی تھی۔اُس نے اپنا جسم سیدھا کر کے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی تو اُس کو لگا کہ اُس کے پیر وہیں جم گئے ہیں۔

ابھی وہ پیچھے ہونے کی مزید کوشش کرتی اِس سے پہلے ہی اُس کا دایاں قدم ہوا میں بُلند ہو کر آگے رسّی پر جم گیا۔پھر دوسرا قدم بھی پہلے قدم سے آگے رسّی پر آچُکا تھا۔ابھی وہ اپنے پیروں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا توازُن اُس رسّی پر دیکھ کر مُطمئن بھی نہیں ہوئی تھی کہ اچانک اُسے اوپر آسمان میں دائیں طرف روشنی پیدا ہوتی دکھائی دی۔ وہ روشنی بڑھتی جا رہی تھی۔ آہستہ آہستہ کچھ الفاظ روشنی کی شکل میں نمودار ہو رہے تھے۔ جلد ہی وہ الفاظ مکمل طور پر ظاہر ہو گئے۔ وہ قُرآن کی ایک آیت تھی۔ آیت کے نیچے اُس کا ترجمہ بھی اُسی طرح ظاہر ہونے لگا تھا۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَتَوَفَّىٰكُم بِٱلَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِٱلنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰٓ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

ترجمہ: اور وہ وہی ہے جو تمہیں رات کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو وہ جانتا ہے پھر تمہیں دن میں اٹھا دیتا ہے تاکہ وہ وعدہ پورا ہو جو مقرر ہو چکا ہے، پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے پھر تمہیں خبر دے گا اس کی جو کچھ تم کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

ترجمہ پورا نظر آنے پر اُس نے آیت کی تلاوت کی پھر ترجمہ پڑھا۔ ابھی وہ کچھ سمجھ پاتی اُس سے پہلے ہی آسمان پر لکھے الفاظ کے نیچے روشنی کا ایک گول دائرہ بن گیا اور اُس میں ایک منظر دکھائی دینے لگا۔ ایک ہرا بھرا باغ تھا جہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ بچوں سے ہٹ کر اب وہاں ایک بینچ نظر آ رہی تھی جس پر کوئی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کے گھُنگھریالے بالوں سے ہوتے ہوئے وہ منظر اب لڑکی کا چہرہ دکھا رہا تھا۔ رسّی پر کھڑی یاسمین نے سامنے اُس منظر میں خود کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیٹھا ہوا دیکھا۔ پھر اُس منظر میں آرون شامل ہو گیا۔ وہ یاسمین کے برابر میں اُسی بینچ پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔ اُس نے کوئی چیز دینے کے لیے یاسمین کی طرف دایاں ہاتھ بڑھایا۔ یاسمین نے بھی اپنی دائیں ہتھیلی آگے کر کے پھیلا دی۔ آرون نے اپنا ہاتھ کھول کر ایک قیمتی ہار اُسے دِکھایا، پھر اُس ہار کو یاسمین کی ہتھیلی میں رکھ دیا۔ ہار رکھتے وقت اُس کا ہاتھ یاسمین کی ہتھیلی سے ٹکرا گیا۔ اُسی پل رسّی پر موجود یاسمین کو اپنا دایاں ہاتھ اوپر کی طرف اُٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ ابھی وہ یہ دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک کُہنی سے اُس کا دایاں ہاتھ کٹ کر نیچے کھائی میں جا گرا۔ اُسے شدید تکلیف محسوس ہوئی۔ خون اُس کی کُہنی سے پانی کی طرح بہنے لگا اور پھر اُسے اپنے اُس حصّے میں جلن محسوس ہونے لگی۔ اُسے لگا کہ اُس کا ہاتھ وہیں موجود ہے مگر جل رہا ہے۔

اُس نے بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں کندھا تھام لیا اور پھر اُس کی نظر سامنے کے منظر پر گئی تو وہاں آرون، یاسمین سے ہار پہن کر دکھانے کو کہہ رہا تھا۔ یاسمین نے ایک دو مرتبہ انکار کیا مگر پھر آرون کے بار بار اِصرار پر مان گئی۔ اُس نے ہار گلے میں ڈال کر اُس کا ہُک لگانے کی کوشش کی تو وہ نہیں لگا۔ دو تین بار مزید کوشش کرنے پر بھی جب وہ ہار نہیں پہن پائی تو آرون نے اُس کو مدد کی پیشکش کی۔ کچھ ہچکچاہٹ کے بعد اُس نے ہامی بھر لی۔ وہ وہیں بیٹھی رہی جبکہ آرون اُٹھ کر بینچ کے پیچھے کی طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔ اپنا دایاں کندھا تھامے، رسّی پر کھڑی یاسمین کو اُس کی چھٹی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس نے آگاہ کر دیا تھا کہ آگے کیا ہونا تھا۔ شاید اسی لیے اُس کا بایاں ہاتھ لاشعوری طور پر اُس کے دائیں کندھے سے ہٹ کر گردن پر آ گیا تھا۔ سامنے یاسمین نے ایک بار پھر ہار گلے کے گرد ڈالا، جس کے دونوں سروں کو اُس کے پیچھے کھڑے آرون نے تھام لیا۔ دونوں سروں کو ایک دوسرے کے قریب لا کر ایک سرے میں لگاتک دوسرے سرے میں اٹکا دیا اور پھر اُس نے یاسمین کے گلے میں چمکتے ہوئے اُس ہار پر اپنی دو اُنگلیاں پھیریں تو وہ اُس کے گلے کو بھی چھو گئیں۔ یہ دیکھ کر اپنا گلا تھامے کھڑی یاسمین کو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا۔ اگلے ہی پل اُس کی گردن کٹ کر نیچے آگ کی کھائی میں جانے لگی تو وہ چیخ مار کر اُٹھ بیٹھی۔ اب وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر تھی۔ وہ بُری طرح رو رہی تھی اور بار بار اپنے دونوں ہاتھ اپنی گردن پر پھیر رہی تھی۔ زارا اور اکبر بھی بھاگ کر وہاں آ گئے تھے۔ عاشر بھی اُس کے چیخنے کی آواز سے جاگ گیا تھا۔ زارا نے اُسے پانی پلایا۔ دونوں نے سمجھایا کہ اُس نے کوئی بُرا خواب دیکھا تھا۔ کافی دیر بعد وہ نارمل ہوئی۔ پھر اکبر بیٹے کے کمرے میں سویا اور یاسمین ماں کے ساتھ سوئی۔

اگلے دن اُس نے مِس فروا کو وہ کتاب واپس کر دی اور پچھلی رات والی بات بتائی۔ وہ اب بھی بہت ڈری ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے تو پہلے ہی بولا تھا کہ آہستہ آہستہ مُجھ سے پوچھ پوچھ کر چلو گی تو زیادہ اچھا ہو گا لیکن تُمیں بڑا جلدی تھا پُل صِراط پر جانے کا۔ خیر اب ڈرنے کا کوئی بات نہیں ہے ایسا ہی ہوتا ہے سب کے ساتھ۔ پُل صِراط پر چلنے کا سوچنا ہی کسی کے لیے بھی آسان نہیں ہے۔" مِس فروا نے اُسے تسلی دی۔

"فروا باجی! اللہ تعالیٰ مجھے معاف تو کر دیں گے ناں؟" وہ اب بھی خوفزدہ تھی۔

"اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے ہیں، اُن سے زیادہ معاف کرنے والا اور کوئی نہیں ہے اور پھر جو لوگ غلطی کر کے توبہ کرتے ہیں اُن سے تو اللہ تعالیٰ بے انتہا خوش ہوتے ہیں کہ دیکھو میری اس بندی نے غلطی کی پھر یہ مُجھ سے معافی مانگ رہی ہے کیونکہ اِسے پتہ ہے کہ میں ہی معافی دینے والا ہوں تو اللہ تعالی جلدی سے معاف کر دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ آدمی (خوش ہوتا ہے) جو ہلاکت خیز سنسان اور بے آب و گیاہ میدان میں ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو، اس (سواری) پر اس کا کھانا اور پانی لدا ہوا ہو، وہ (تھکا ہارا کچھ دیر کے لئے) سو جائے اور جب جاگے تو سواری جا چکی ہو۔ وہ ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ اسے شدید پیاس لگ جائے، پھر وہ کہے: میں جہاں پر تھا، اسی جگہ واپس جاتا ہوں اور سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ (اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نیند کے عالم میں) مجھے موت آجائے۔ وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لیے لیٹ جائے اور (اچانک) اس کی آنکھ کھلے تو اس کی وہ سواری جس پر اس کا زادِ راہ کھانا اور پانی تھا اس کے پاس کھڑی ہو۔ تو اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ آدمی اپنی سواری اور زادِ راہ سے خوش ہوتا ہے۔" مِس فروا نے حدیث بیان کی تو یاسمین کے چہرے پر کچھ اطمینان آیا۔ پھر اُنہوں نے فارغ اوقات میں پڑھنے کے لیے اُسے عُمر بن خطابؓ کی زندگی کے واقعات پر مبنی کتاب، فیضانِ فاروقِ اعظم دے دی۔

www.novelsclubb.com

بی ایس اسلامک لرننگ میں اُن دونوں کا داخلہ ہو گیا تھا اور اِسی خوشی میں آج سعید منزل میں دعوت تھی۔ طارق سُلطان کی فیملی کے علاوہ قیصر سعید نے اپنے پورے خاندان کو بھی بُلایا تھا۔ اِس وقت وہ طارق سُلطان اور دوسرے مہمانوں کے ساتھ بنگلے کی نِچلی منزل پر باتوں میں مصروف تھے۔ خواتین پہلی منزل پر موجود تھیں۔ کچھ مہمان باہر لان میں بھی وقت گزار رہے تھے۔ کھانا پیش کیا جا چُکا تھا اور اب مہمان کولڈ ڈرنکس پی رہے تھے یا میٹھا کھانے میں مصروف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھے۔کچھ لوگ قیصر سعید اور اُن کی بیگم بُشریٰ سعید سے مل کر رُخصت بھی ہو رہے تھے۔وہ دونوں کھانے سے فارغ ہو گئی تھیں اور اب جگہ جگہ مُختلف پوز دیکر سیلفیز لینے میں مصروف تھیں۔

"فریحہ بیٹا!"بُشریٰ بیگم نے اُسے آواز دی۔

"آئی اماں۔"فریحہ نے جواب دیا اور ماں کے پاس پہنچ گئی۔

"بیٹا ماموں گھر جا رہے ہیں۔آؤ اُن کو روانہ کر دیں۔"اُنہوں نے اپنے بھائی کے جانے کی اطلاع دی۔

بُشریٰ بیگم فریحہ کے ساتھ نچلی منزل پر آ گئیں جہاں قیصر سعید،فریحہ کے ماموں اور مُمانی کے ساتھ کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"چلو بھئی فریحہ بیٹا ہم چلتے ہیں۔آپ کو پھر سے مُبارک ہو،اللہ آپ کو کامیاب کرے۔"اُنہوں نے فریحہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر دُعا دی۔وہ ادب سے سر جُھکا کر کھڑی رہی۔

"بھائی آپ کیسے جائیں گے؟"بُشریٰ بیگم نے اپنے بھائی سے پوچھا۔

"سیف آ گیا ہے لینے۔"اُنہوں نے اپنے بیٹے کے آنے کی اطلاع دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ اندر نہیں آئیں گے ؟" سیف کا نام سُنتے ہی فریحہ نے پوچھا۔

"ہاں بھئی اُسے اندر تو بُلاؤ اپنی پھپھو سے ملے گا بھی نہیں ؟" بُشریٰ بیگم نے بھی کہا۔

"میں بُلاتا ہوں اُسے۔" فریحہ کے ماموں نے کال کی تو پانچ منٹ بعد ٹو پیس سوٹ میں ایک اکیس، بائیس سال کا خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔ اُسے دیکھ کر فریحہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ سیف نے آکر سب کو سلام کیا پھر فریحہ کو مُبارکباد دی تو اُس نے اپنے جذبات پر قابو پا کر شُکریہ ادا کیا۔ پھر کچھ دیر سب سے بات کر کے وہ روانہ ہونے لگے تو قیصر سعید نے سیف کو طارق سُلطان سے ملوانے کا کہا تب فریحہ اُن سب کو اللہ حافظ کہہ کر جلدی سے اوپر والی منزل پر پہنچ گئی اور حِبا کو ساتھ لیکر ٹیرس میں چلی آئی۔ نیچے لان میں قیصر سعید، طارق سُلطان، سیف اور اُس کے والد کھڑے بات کر رہے تھے۔

"حِبا وہ دیکھ، وہ میرے ماموں کے بیٹے ہیں سیف !" فریحہ نے حِبا کو بتایا تو اُس نے بھی نیچے لان میں سیف کو دیکھ لیا۔

"ہینڈسم ہے بھئی یہ تو کافی لیکن آج تک تو تُو نے کبھی کسی لڑکے کی بات نہیں کی۔ تُجھے پسند ہے یہ ؟" حِبا نے پوچھا تو فریحہ کے گال لال ہو گئے اور اُس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے واہ ہماری مشرقی لڑکی کو کوئی لڑکا کیسے پسند آگیا؟"حِبا نے اُسے چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

"بس کیا کریں اِس دل پر کسی کا اِختیار نہیں ہوتا ہے ناں، وہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

دلِ مُضطر کو ہم نے سمجھایا بہت ہے

مگر اِس دل نے تڑپایا بہت ہے۔"فریحہ نے مُسکراتے ہوئے شعر پڑھا۔

"تو پھر بات کریں تیری اماں سے؟"حِبا نے پوچھا۔

"یار وہ ابھی یونیورسٹی کے فائنل ایئر میں ہیں۔ تین چار سال تو لگیں گے ابھی۔"فریحہ نے بتایا۔

"ہاں تو بہن میں کب کہہ رہی ہوں کہ آج تیری رُخصتی کر دیں۔ منگنی تو ہو جائے گی پہلے۔"حِبا نے کہا تو وہ پھر شرمانے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ابھی نہیں یار! پتہ نہیں اُسے میں پسند بھی ہوں کہ نہیں۔"فریحہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بھئی تیری مرضی۔ میری دُعائیں ہمیشہ تیرے ساتھ ہیں۔"حِبا نے کہا اور پھر وہ دونوں ٹیرس سے اندر فریحہ کے کمرے کی طرف چلے گئے۔ کچھ دیر میں حِبا کی فیملی بھی اپنے گھر روانہ ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاسمین کی دینی تعلیم معمول کے مطابق چل رہی تھی۔اُس کی تجوید مکمل ہو گئی تھی۔اب اُس نے نماز کے لیے قُرآن کی سورتیں یاد کرنا شروع کر دی تھیں۔ایک دن زارا حسبِ معمول کام پر گئی ہوئی تھی اور یاسمین ٹیوشن والے بچوں کو سبق دے کر نماز پڑھ رہی تھی تب ہی زارا کسی وجہ سے جلدی گھر واپس آ گئی اور اُس نے یاسمین کو نماز پڑھتے دیکھ لیا۔اُس کے سر پہ تو جیسے بجلی گر پڑی،اُسے بہت غُصّہ آیا۔اُس نے بیٹی کو بہت بُرا بھلا کہا،بد دُعائیں دیں۔وہ ساتھ میں رو بھی رہی تھی۔اُسے بہت صدمہ پہنچا تھا۔یاسمین بھی اُس کی باتیں سُن کر روتی رہی۔پھر زارا نے عاشر کو ساتھ لیا اور قریب میں ہی اپنی ایک دوست کے گھر چلی گئی۔وہیں سے اُس نے اکبر کو کال کر کے سب بتا دیا۔یاسمین نے مِس فروا کو کال کی،اُنہیں بتایا کہ ماں کو پتہ چل گیا اور وہ بھائی کو لیکر گھر سے چلی گئی۔مِس فروا نے اُسے تسلی دی کہ زارا کو جب بھی پتہ چلتا کم و بیش یہی رد عمل ہوتا۔اُنہوں نے سمجھایا کہ وہ پریشان نہ ہو اور باپ کو آرام سے آرون والی بات چھوڑ کر باقی سب بتا دے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اکبر نے گھر آ کر اُس سے پوچھا تو اُس نے باپ کو روتے ہوئے سب بتا دیا۔ اکبر نے پوچھا کہ اُس نے اپنا دین ماں کے رویے کی وجہ سے یا اُس سے ناراض ہو کر تو نہیں بدلا؟ اُس نے بتایا کہ اُسے ماں سے کوئی شکایت نہیں تھی اور وہ مسلمان اپنی خوشی اور سکون کے لیے ہوئی تھی۔ اکبر نے بیٹی کو بالکل نہیں ڈانٹا بلکہ اُسے تسلی دی۔ وہ خود بھی طارق سُلطان کے ساتھ کام کرتے کرتے اسلام سے کافی مُتاثر ہو چکا تھا اِس لیے اُسے اِس بات کا بُرا نہیں لگا۔ یاسمین نے اُس سے ماں کو واپس لانے کا پوچھا تو اُس نے بتایا کہ زارا نے کہہ دیا تھا کہ جب تک یاسمین گھر پر تھی وہ واپس نہیں آنے والی تھی۔ وہ یہ سُن کر پریشان ہو گئی اور باپ سے کہا کہ وہ ماں کے پاس جا کر اُسے مناسکتی تھی مگر اکبر نے منع کر دیا۔ وہ زارا کو جانتا تھا، اِس وقت کو غُصّے میں تھی اور کبھی راضی نہیں ہوتی۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن بھی یاسمین نے اُس سے ماں کے پاس لیکر جانے کا کہا تو اکبر بادل نخواستہ اُسے وہاں لے گیا جہاں زارا اور عاشر تھے مگر وہی ہوا جس کی اکبر کو توقع تھی۔ یاسمین کو دیکھ کر وہ پھر سے چیخنے چلانے لگی۔ اُس نے اکبر سے بھی کوئی بات کرنے سے منع کر دیا۔ عاشر نے بھی ماں کو سمجھانے کی کوشش کی مگر اُس نے کسی کی نہ سُنی۔ باپ بیٹی ناکام ہو کر واپس آ گئے۔ اکبر کو بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ یاسمین نے مِس فروا سے بات کی تو اُنہوں نے آفر کی وہ اُن کے ساتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آ کر رہ لے مگر یاسمین کو یہ ٹھیک نہیں لگا۔ وہ اُن پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی۔ وہ پہلے ہی اُس کے لیے اِتنا کچھ کرتی رہی تھیں۔ اور پھر باپ کے ہوتے ہوئے اِس طرح جوان بیٹی کا کسی اور کے گھر جا کر رہنا ویسے بھی دُرست نہیں تھا۔ اُس نے مِس فروا سے معذرت کر لی۔ پھر وہ رات دیر تک نماز کے بعد اللہ سے دُعا کرتی رہی کہ اللہ جلد سے جلد اِس مشکل کا حل نکال دے۔

اگلے ہی دن دوپہر میں اُس کے پاس مِس فروا کی کال آ گئی۔ اُنہوں نے بتایا کہ اِس ہفتے سے کالجز میں بی ایس اِسلامک لرننگ کے داخلے شروع ہونے تھے۔ یاسمین اُس میں ایڈمیشن لے سکتی تھی اور پھر رہائش کے لیے ہاسٹل میں رہنا تھا۔ یاسمین کو پہلے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب اتنا آسانی سے ہو گیا تھا۔ اُس نے اللہ کا شُکر ادا کیا اور باپ کو بتایا تو وہ بھی خوش ہو گیا۔ بیٹی کو پرائیوٹ کالج میں تعلیم دلانا وہ افورڈ کر سکتا تھا اور پھر جب چاہے ہاسٹل جا کر اُس سے مُلاقات بھی ہو سکتی تھی۔ ہاں کچھ عرصہ وہ گھر سے دور رہتی مگر فی الحال زارا کو گھر واپس لانے کا اِس سے بہتر اور کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔ یاسمین سوچ رہی تھی کہ وہ اِس سب کو لیکر کتنی پریشان تھی اور اللہ تعالیٰ نے تھوڑی سی آزمائش دے کر اِتنی ساری باتوں کو ٹھیک کر دیا تھا۔ اُس کے گھر والوں کو اُس کے مسلمان ہونے کا پتہ چل گیا تھا، اُس کا کالج میں داخلہ بھی ہونے والا تھا۔ اب وہ دین کی تعلیم حاصل کر کے آزادی سے عبادت بھی کر سکتی تھی۔ مِس فروا نے ٹھیک کہا تھا اللہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے آزمائش کے ساتھ مدد بھی بھیج دی تھی۔ماں بے شک ابھی ناراض تھی مگر باپ اُس کے ساتھ کھڑا تھا۔زندگی اگر مشکل بھی ہو تب بھی کسی کا آپ کے ساتھ ہونا آپ کے آگے بڑھنے کے عمل کو آسان بنا دیتا تھا۔

اکبر نے زارا کو یہ سب بتایا تو وہ گھر واپس آنے کے لیے مان گئی۔اُس نے یاسمین کے ایڈمیشن پر کچھ نہیں کہا،ابھی اُس کے لیے بس یہ ضروری تھا کہ یاسمین اُس کے سامنے نہ ہو۔یاسمین نے اکبر کے ساتھ جا کر ایڈمیشن فارم تو جمع کرا دیا تھا لیکن ایک ہفتے اُن کو ساتھ رہنا تھا کیونکہ ہاسٹل میں اگلے ہفتے جانا تھا۔گھر پر یاسمین اپنے کمرے تک مُقید ہو گئی تھی۔مگر اِس سارے معاملے میں سب سے زیادہ نُقصان عاشر کا ہوا تھا۔وہ بہت اکیلا ہو گیا تھا کیونکہ یاسمین ہی تھی جو اُس کے ساتھ گھر پر وقت گزارتی تھی،باتیں کرتی تھی،کھیلتی تھی لیکن اب زارا نے یاسمین کو بھائی کے پاس جانے سے بھی سختی سے منع کر دیا تھا۔اُس نے اپنے غُصے میں یاسمین کے ساتھ عاشر کا بھی نہیں سوچا تھا۔

یاسمین نے پیر کی صُبح ہاسٹل جانا تھا اور جانے سے پہلے وہ کچھ دیر مِس فروا کے ساتھ باتیں کرنا چاہتی تھی۔اِس لیے اُس نے ہفتے کی رات اُنہیں کال کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"السلامُ علیکُم کیسی ہو یاسمین خانم! میں تُمہیں کال کرنے ہی والی تھی۔" مِس فروا نے کال ریسیو کر کے کہا۔

"وعلیکُم السلام الحمدُللہ۔ مجھے بھی آپ سے ملنے آنا تھا کل، پھر پرسوں میں ہاسٹل چلی جاؤں گی۔" یاسمین نے بتایا۔

"ہاں تُم کل آجاؤ پھر لیکن کل میں گھر پر نہیں ملوں گی۔ میں نے تُمہیں سرپرائز دینا تھا۔ کل میرا بیان ہے الہُدیٰ میں۔" اُنہوں نے خوش ہو کر بتایا۔

"بہت بہت مُبارک ہو آپ کو فروا باجی! میں اِن شاءاللہ ضرور آؤں گی اور مجھے تھوڑی دیر آپ سے بات بھی کرنی تھی۔" اُس نے مُبارکباد دیکر کہا۔

"کل تو میں صُبح سے ہی مصروف رہوں گی اور پھر سیشن کے بعد بھی الہُدیٰ میں کچھ چیزیں دیکھنی ہیں لیکن تُم بس آجاؤ، میں تُمہارے ساتھ بیان کے دوران ہی بات کرلوں گی۔" اُنہوں نے کہا تو یاسمین خوش ہو گئی۔

اگلے دن وہ الہُدیٰ پہنچ گئی تھی۔ مِس عشرت کے ساتھ بحث ہونے کے بعد وہ پہلی بار الہُدیٰ گئی تھی۔ وہ وہاں پہنچی تو سب اُسے مُبارکباد دینے لگے کیونکہ مِس فروا وہاں بتا چُکی تھیں کہ یاسمین

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسلمان ہو گئی تھی۔ وہ بہت خوش ہو گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں سیمینار شروع ہو گیا اور پھر مِس فروا نے اپنے بیان کا آغاز کیا:

السلامُ علیکُم آج ہم یہاں فلسطین کے حوالے سے بات کریں گے۔ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ فلسطین میں جس طرح کا ظُلم ہو رہا ہے وہ دیکھنے کے بعد، ہم میں سے اکثر لوگوں کو اپنا آرام دہ زندگی کو دیکھ کر ایک احساسِ جُرم ہونے لگتا ہے کہ وہ لوگ اتنا مشکل میں ہیں اور ہم آرام سے جی رہے ہیں تو یہ یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی ایسا موقع آتا ہے، کوئی آفت آتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہمیں اللہ کا جانب رجوع کرنا ہے۔ ابھی جب فلسطین میں خونریزی جاری ہے تو ہمیں اپنے اُن بہن بھائیوں کے لیے اللہ سے رابطہ کرنا ہے اور میں ہمیشہ اس کے لیے حضرت نوحؑ کا مثال دیتی ہوں کہ انہوں نے اللہ سے دعا مانگا تھا کہ میں بے بس ہوں میری مدد فرما یعنی اپنی بے بسی کے جو جذبات تھے اُن کو دعا میں بدل کر اللہ سے رجوع کیا تھا۔ تو اگر آپ اس سب سے غمگیں ہو رہے ہیں، غصہ ہو رہے ہیں تو آپ کو بھی اس وقت میں اللہ سے دُعا کرنی چاہیئے۔ اس سے یہ ہو گا کہ وہ درد، تکلیف یا غم صرف ایک جذبہ نہیں رہے گا، وہ اللہ سے جُڑنے کا ذریعہ بن جائے گا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ اللہ العلیم ہے، الحکیم ہے وہ جانتا ہے کسے کیسے آزمانا ہے۔ ہم بس وہ دیکھ رہے ہیں، جو نظر آ رہا ہے مگر اللہ تعالی وہ بھی جانتا ہے جو آگے ہونے والا ہے۔ اگر یہ ظُلم اُن کا آزمائش ہے تو ہمارا آزمائش ہے کہ اب ہم کیسے آگے بڑھتے ہیں اپنے وقت، دولت، صحت اور عافیت کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔

ہمارے ہاں روایتی سائیکولوجی میں کہتے ہیں کہ جب بھی آپ کے ذہن میں کوئی منفی خیال آئے تو آپ فوراً اُس کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے دماغ میں ایک مثبت خیال لے آئیں۔ جیسے مثال کے طور پر اگر میں آئینہ دیکھ کر سوچوں کہ میرا شکل اچھا نہیں دکھ رہا اور تو میں اپنے دماغ میں خیال لیکر آؤں کہ نہیں میرا شکل تو بہت پیارا لگ رہا ہے۔ اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ کیسے کوئی سوچ سکتا ہے اور میں آپ کا بات سے بالکل اتفاق کروں گی لیکن یہ مثبت خیال ہم خود سے نہیں لائیں گے بلکہ ہم منفی خیال کا مُقابلہ کریں گے سچ کے ساتھ اور وہ سچ کیا ہے، وہ سچ ہے قُرآن کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے، اِس میں کہا گیا ایک ایک بات سچ ہے۔ اب چونکہ ہم فلسطین کا بات کر رہے ہیں تو میں آپ کو کچھ خیالات بتاؤں گی اور پھر ہم دیکھیں گے کہ قُرآن اُن کے مُتعلق ہمیں کیا سچ بتا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو پہلا جو خیال ہمارے ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ جب بھی ہم فلسطین کے حوالے سے کوئی خبر دیکھتے ہیں تو ایک بے بسی، غصہ اور شرمندگی کا احساس ہوتا ہے یہ احساس کیسے ذہن سے نکالیں اور جو سچ ہمیں اللہ تعالی قرآن میں سورہ آل عمران کا آیت نمبر 150 میں بتا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ صرف اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مدد گار ہے۔ پھر سورہ آل عمران کا ہی آیت نمبر 173 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ پکار اٹھے کہ ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے یعنی ہم لوگ بے یار و مدد گار یا ناامید نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پاس بہترین مدد گار ہے ، بہترین حفاظت کرنے والا ہے۔ اللہ ہمیں کافی ہے جس چیز سے بھی ہم گزر رہے ہیں، ہم پر جو بھی بیت رہا ہے اس میں اللہ ہمیں کافی ہے۔

پھر ایک خیال آتا ہے کہ یہ ہم مسلمانوں کے ساتھ ہی غیر انسانی سلوک کیوں کیا جاتا ہے یا ہمیں ہی کم تر سمجھا جاتا ہے اور جو سچ ہمیں اللہ تعالی سورہ النساء کا آیت نمبر 139 میں بتا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ عزت تو ہر قسم کا اللہ تعالی کے پاس ہے۔ پھر سورہ الحجرات کا آیت نمبر 13 میں اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ یقینی طور پر اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ اِس لیے کبھی بھی خود کو اس سوچ سے بیوقوف مت بننے دیں کہ عزت اللہ کے سوا کہیں اور ہے۔ اللہ تعالی العزیز بھی ہے اور المُعزِ بھی ہے۔ وہی عزت دینے والا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی بھی انسان یہ عزت ہم سے یا فلسطین میں موجود ہمارے بہن، بھائیوں سے نہیں لے سکتا ہے۔

پھر خیال آتا ہے کہ ہم کچھ بھی کر لیں لیکن کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہے پھر آخر یہ ساری کوشش کرنے کا بھی کیا مطلب ہے یعنی ہم دُعا کر رہے ہیں، بائیکاٹ کر رہے ہیں اور طریقوں سے کوشش کر رہے ہیں مگر ظلم ہی دیکھنے کو مل رہا ہے اور جو سچ اللہ تعالی ہمیں سورہ ہود کا آیت نمبر 115 میں بتا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اور صبر کرو یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا یعنی چاہے آپ جو بھی کریں، چاہے جتنا چھوٹا کوشش ہو اگر آپ اچھائی کر رہے ہیں تو وہ نظر آئے گا، اُس کا اجر بھی ملے گا اور اُس اچھائی میں سے مزید اچھائی سامنے آئے گا کیونکہ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

پھر ہم سوچتے ہیں کہ میں اُن تکلیف دہ مناظر کو فراموش نہیں کر سکتی اور میں اُن کے لیے کچھ کر بھی نہیں پا رہی لیکن سچ اور جو تصویر آپ نے اپنے ذہن میں بنانا ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو گئے ہیں اور جیسا کہ سورہ فاطر کا آیت نمبر 34-35 میں ہے وہ کہیں گے کہ اس اللہ کا شکر جس نے ہم سے غم دور کر دیا، یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا اور قدر کرنے والا ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کا جگہ ٹھہرایا ہے، یہاں ہمیں نہ ہی کوئی مشقت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیش ہے اور نہ کسی قسم کا تھکاوٹ محسوس ہوتا ہے۔اب سوچیں اُنہیں سارے غم ختم ہونے کے بعد خوشیاں مناتے ہوئے، سوچیں کہ وہ جنت میں ہیں آرام سے، سکون سے اور سلامتی کے ساتھ۔

اور پھر ایک آخری خیال یہ آتا ہے کہ جو لوگ اپنے پیاروں سے بچھڑ گئے ہیں انہیں دیکھ کر دل ٹوٹ گیا ہے اور ایک احساس جرم ہوتا ہے کہ میں اپنے بچے کو گلے لگا سکتی ہوں یا اپنی والدہ کو کال کر سکتی ہوں مگر وہ لوگ نہیں کر سکتے اور سچ یہ ہے کہ آپ وہ منظر سوچیں جب وہ لوگ اپنے پیاروں سے جنت میں ملیں گے جیسا کہ اللہ نے سورہ الرعد کا آیت نمبر 23-24 میں بتایا ہے کہ ہمیشہ کے باغات، جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادوں اور ان کا بیویوں اور ان کا اولادوں میں سے بھی جو نیک ہوئے اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے سلام ہو تم پر اس کے بدلے کہ تم نے صبر کیا سو آخرت کا گھر بہت ہی اچھا ہے۔اللہ فلسطین اور وہاں کے لوگوں کی حفاظت فرمائے آمین۔

اب میں آپ لوگوں سے کچھ بُنیادی باتیں کرنا چاہوں گی پھر ہم آج کا سیشن ختم کریں گے۔" مِس فروا نے کہہ کر ایک وقفہ لیا اور پھر حاضرین میں بیٹھی یاسمین پر نظریں جما کر کہنا شروع کیا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم سب الحمدُللہ مسلمان ہیں اِس لیے کسی بھی موقع پر دین کے حوالے سے کوئی بات آپ کو سمجھ میں نہ آئے تو سب سے پہلے قُرآن سے رابطہ کیجیئے۔ یہ عام کتاب نہیں ہے، اِس میں ہر سوال کا جواب ہے۔ بس دیکھنے والا آنکھ اور ماننے والا دل ہونا چاہیئے۔ جتنا زیادہ آپ قُرآن کے ساتھ وقت گزاریں گے، اِسے سمجھیں گے اُتنے ہی آپ کے مسائل حل ہوتے جائیں گے کیونکہ جو کچھ ہمارے سینوں میں ہے اُس کی شفاء قُرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ دل کے لیے شفاء ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ شفاء ہے اُس کے لیے جو ہمارے سینوں میں ہے اور ہمارے سینے میں کیا ہوتا ہے؟ ہمارے جذبات، احساسات، خیالات وہ سب، جس سے ہم اندر ہی اندر لڑ رہے ہوتے ہیں اور قُرآن اُس سب کی شفاء ہے۔ لہٰذا قُرآن سے جُڑے رہیں۔ پھر بھی کسی بات کا جواب سمجھ نہ آئے تو یہاں الہُدیٰ آکر پوچھ لیں یا پھر مُجھ سے انسٹا گرام پر رابطہ کر لیں۔ نماز کا پابندی کریں، کچھ ہو جائے نماز نہیں چھوڑنا ہے۔ والدین کے ساتھ احسان کریں۔ ایک بات یاد رکھیں یہ اسلام دینِ حق ہے اور حق کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ الحق ہے۔ آپ نے حق پر قائم رہنا ہے اور حق پر ڈٹے رہنے والے کو حنیف کہتے ہیں۔ اِس لیے آپ کو سارا محنت حنیف بننے پر کرنی ہے، خلیل تو اللہ تعالیٰ خود بنا لے گا جب چاہے گا۔ جزاکُم اللہ خیر السلامُ علیکُم۔" اُنہوں نے بیان مکمل کیا تو فلسطین کے حوالے سے اُن کی باتیں سُن کر یاسمین سمیت

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہاں موجود کئی لڑکیوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔یاسمین نے جلدی سے اُن کے پاس جا کر گلے مل کر،اُن کا شُکریہ ادا کیا۔پھر مِس فرواوہاں دوسرے کاموں میں مصروف ہو گئیں جبکہ یاسمین اپنے گھر آ گئی۔

پہلا سیمسٹر شروع ہو گیا تھا۔یونیورسٹی میں آج پہلا دن تھا۔حِبااور فریحہ ساتھ ہی یونیورسٹی آئی تھیں۔Orientation کے بعد سب لڑکیاں ڈپارٹمنٹ دیکھنے میں مصروف ہو گئیں۔کچھ لڑکیاں دوسرے ڈپارٹمنٹ دیکھنے چلی گئیں۔وہ دونوں اپنی کلاسز وغیرہ دیکھ چُکی تھیں۔اب حِبا نے لیب دیکھنی تھیں جبکہ فریحہ کو بھوک لگ رہی تھی۔پھر حِبا وہیں ڈپارٹمنٹ میں رُک کر لیب دیکھنے چلی گئی جبکہ فریحہ نے لنچ لانے کے لیے کینٹین کا رُخ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کینٹین سے اپنے اور حِبا کے لیے لنچ لے کر وہ واپس آنے کے لیے مڑی تو بلیک اور سلور عبایا میں ملبوس ایک بہت خوش شکل لڑکی چہرے پر مُسکراہٹ سجائے اُس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔اُس لڑکی نے آنکھوں پر دھوپ سے بچاؤ والا سیاہ چشمہ بھی پہنا ہوا تھا۔

"السلامُ علیکُم! میرا نام نِمرہ عظیم ہے۔ عظیم اِسٹیلز کے مالک نعمان عظیم میرے والد ہیں۔ میں فرسٹ ایئر میں ہوں اور آپ؟"اُس لڑکی نے اپنا اور اپنے والد کا تعارُف کروا کے پوچھا۔

"میں فریحہ سعید ہوں۔ میں بھی فرسٹ ایئر سے ہوں۔"اُس نے بھی مُسکرا کر جواب دیا۔

"ہم نے آگے چار سال ساتھ گزارنے ہیں تو کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟"نِمرہ نے دوستی کا ہاتھ فریحہ کی طرف بڑھا کر پوچھا۔

"بالکل کیوں نہیں۔اور یہ آپ جناب والا تکلُّف مت کرنا، آج سے تُم میری دوست ہو۔" فریحہ نے لنچ کا سامان بائیں ہاتھ میں لیکر دایاں ہاتھ نِمرہ کے ہاتھ سے ملایا۔

"چلو پھر آؤ ہم ساتھ میں لنچ کرتے ہیں۔"نِمرہ نے اُسے وہیں بیٹھنے کی آفر کی۔

"نہیں میری دوست حِبا میرا انتظار کر رہی ہے ڈپارٹمنٹ میں۔"فریحہ نے اُسے بتایا۔

"ٹھیک ہے پھر مُلاقات ہو گی، اللہ حافظ۔"نِمرہ نے اُسی مُسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ڈپارٹمنٹ واپس آگئی۔ وہاں اُن دونوں نے لنچ کیا۔ پھر حِبا نے ڈرائیور کو کال کر دی۔ گاڑی جب تک آتی تب تک اُن دونوں نے پیدل کچھ دور تک جانے کا سوچا اور چل پڑیں۔ وہ اپنے ڈپارٹمنٹ سے باہر نکلی ہی تھیں کہ سامنے سے نِمرہ، رمشا اور اسمارہ ساتھ آتی دکھائی دیں۔

"السلامُ علیکُم!" نِمرہ اور اُس کی دوستوں نے اُن دونوں کے پاس آکر سلام کیا۔

"وعلیکُم السلام۔" اُن دونوں نے جواب دیا۔

"یہ حِبا ہے؟" نِمرہ نے حِبا کی طرف اِشارہ کر کے فریحہ سے پوچھا تو اُس نے مُسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سُنا ہے تُمہارے والد بڑے کانٹریکٹر ہیں حِبا سُلطان! میرا نام نِمرہ عظیم ہے، عظیم اسٹیلز کے مالک نعمان عظیم میرے والد ہیں۔ مجھے لگتا ہے ہم دونوں کی دوستی بہت اچھی رہے گی، کیا خیال ہے؟" نِمرہ نے اپنا تعارُف پیش کر کے حِبا کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ فریحہ نے نوٹ کیا کہ حِبا سے بات کرتے ہوئے اُس کے لہجے میں کچھ زیادہ غرور تھا۔

"نِمرہ! میں نے ابھی تک جتنی بھی لڑکیوں سے یہاں بات کی ہے کسی نے بھی اپنے والد کے کاروبار کا رعب نہیں جمایا اور نہ ہی میرے والد کے کاروبار کی تعریف کی۔ اور اُن سب سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میری دوستی ہو گئی ہے۔اِس لیے مجھے نہیں لگتا کہ تُمہارے ساتھ میری دوستی چل سکے گی۔"

حِبا نے اُس کے ساتھ ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا۔

"اِٹس اوکے حِبا! تُمہاری مرضی ہے، ورنہ فریحہ سے تو میری دوستی ہو گئی ہے۔" نِمرہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"سوری نِمرہ! اگر تُم حِبا سُلطان کی دوست نہیں بن سکتی ہو تو پھر میں بھی تُمہاری دوست نہیں رہ سکتی ہوں۔

We are not friends anymore۔"فریحہ نے انگریزی میں جُملہ مکمل کیا اور پھر وہ دونوں نِمرہ کے دائیں طرف سے نکل کر اپنے راستے پر چلے گئے۔

"Wow! What an attitude۔"نِمرہ کے ساتھ کھڑی رمشا نے کہا۔

"Attitude تو ہو گا۔امیر خاندانوں کی بِگڑی ہوئی اولادیں ہیں لیکن مجھے زیادہ بُرا فریحہ کی حرکت پر لگا۔اُس نے حِبا کی وجہ سے مُجھ سے دوستی ختم کر دی۔ چلو اگلے چار سال ان کا واسطہ پڑتا رہے گا نِمرہ عظیم سے۔" وہ کہہ کر اپنی دوستوں کے ساتھ چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاسمین اپنے گھر کو الوداع کہہ کر اکبر کے ساتھ ہاسٹل آگئی تھی۔ زارا نے تو بیٹی کو جاتے وقت دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔ بڑی مشکل سے اُس نے اکبر کے بار بار کہنے پر یاسمین کو بھائی سے ملنے کی اجازت دی تھی۔ اکبر نے بیٹی سے کہہ دیا تھا کہ کچھ بھی چاہیئے ہو تو اُسے بتادے، پھر وہ بھی گھر واپس چلا گیا تھا۔ یاسمین ہاسٹل میں بہت خوش تھی۔ کافی لڑکیوں سے اُس کی دوستی ہو گئی تھی۔ اُس نے اب نمازیں بھی پابندی سے پڑھنا شروع کر دی تھیں۔ وہ اکبر اور عاشر سے اکثر کال پر بات کرتی رہتی تھی۔ مِس فروا سے بھی اُس کا رابطہ تھا۔ زارا اُس سے بات نہیں کرتی تھی۔ اکبر اُن دونوں کو ایک دوسرے کی خیریت بتا دیتا تھا۔ زارا اب عاشر کی وجہ سے سِلائی وغیرہ کا کام گھر سے ہی کرتی تھی۔ یاسمین کی پڑھائی بھی زور و شور سے چل رہی تھی۔ فارغ وقت میں وہ اُس کتاب "فیضانِ فاروقِ اعظم" کا مطالعہ بھی کرتی رہتی تھی جو مِس فروا نے اُسے دی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈپارٹمنٹ آف اسلامک لرننگ کی بلڈنگ میں داخل ہو کر سیڑھیوں سے اوپر پہلی منزل پر آئیں تو کلاسز کی طرف جاتے ہوئے درمیان میں ایک چھوٹی سی گیلری پڑتی تھی۔ جہاں سے سامنے کی طرف موجود، ڈپاٹمنٹ کا مرکزی دروازہ نظر آتا تھا جبکہ گیلری کی پچھلی طرف سے اسپورٹس ایریا دِکھتا تھا۔ وہ دونوں اِس وقت کلاس ختم ہونے کے بعد وہیں بیٹھے اسپورٹس ایریا کی طرف دیکھ رہے تھے جہاں کچھ لڑکیاں واک کر رہی تھیں، کچھ لڑکیاں پکڑم پکڑائی کھیلنے میں مصروف تھیں جبکہ دو، تین لڑکیاں جو کہ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اُٹھ کر کچھ دور تک ریس لگاتی تھیں اور پھر دوبارہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگتی تھیں۔

"میں سوچ سوچ کر تھک گئی ہوں لیکن سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ یہ اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ میں بھلا اسپورٹس ایریا بنانے کی کیا تُک بنتی ہے۔" حِبا نے اُس سے پوچھا۔

"یار لڑکوں کے لیے یہاں جم اور اسنوکر ایریا ہیں یونیورسٹی میں، تو لڑکیوں کا بھی دل کرتا ہو گا تفریح کا اِس لیے بنایا ہو گا یہ۔" فریحہ نے اپنی رائے دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ نہیں یار کیا وجہ ہے لیکن اگر یہ ہی سب کرنا ہے کسی نے یہاں آکر تو پھر اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ میں کیوں ایڈمیشن لیا ہے کسی اور ڈپارٹمنٹ میں چلے جاتے۔" وہ اب بھی مُطمئن نہیں تھی۔

"مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ تُجھے کیا مسئلہ ہے اسپورٹس ایریا سے۔ تُجھے تو کسی نے نہیں کہا وہاں جاکر دوڑنے کے لیے، اب جو انجوائے کر رہے ہیں اُن کو تو کرنے دے۔" فریحہ نے اُسے سمجھایا۔

"ٹھیک بات ہے مجھے کیا لینا دینا لیکن جو بھی یہ سب دوڑ وغیرہ میں حصّہ لیتی ہیں ناں اُن کا پڑھائی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا بس یہ حرکتیں کر کے لوگوں کی توجہ حاصل کرنی ہوتی ہے۔" وہ وہاں سے اُٹھ کر جاتے ہوئے بھی تنقید کرنا نہیں بھولی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسرا سیمسٹر شروع ہونے سے پہلے ہاسٹل میں ایک ہفتے کی چُھٹّیاں ہو گئی تھیں۔ یاسمین گھر آگئی تھی۔ اکبر اور عاشر اُس کے آنے پر بہت خوش ہوئے تھے مگر زارا کا غُصّہ ابھی بھی نہیں اُترا تھا۔ وہ اُس کے آنے پر اُسے دیکھنے بھی نہیں آئی تھی پھر یاسمین نے خود اکبر سے اجازت لیکر اُسے جا کر سلام کیا تھا۔ ہاں البتہ اب اُس پر سے پابندیاں ختم ہو گئی تھیں وہ جب چاہے بھائی کے پاس جا سکتی تھی۔ یہ پابندی اکبر نے ہی زارا کو کہہ کر ختم کروائی تھی کہ وہ بس ایک ہفتے کے لیے آرہی تھی اور عاشر اُسے بہت مِس کرتا رہا تھا۔

دو دن بعد وہ مِس فروا سے ملنے گئی۔ مِس فروا بہت خوش ہوئی تھیں اُسے دیکھ کر۔ وہ جلدی سے چائے بنا کر لے آئیں اور چائے کا ایک کپ اُسے دے کر پوچھا:

"ہاں بھئی یاسمین خانم کیسا چل رہا ہے سب؟"

"سب اچھا ہے الحمدُللہ۔ آپ بتائیں آپ کیسی ہیں، الہُدیٰ کیسی جا رہی ہے آپ کی اور سیمینار وغیرہ ہو رہے ہیں؟" اپنی خیریت بتا کر یاسمین نے بھی اُن سے پوچھا۔

"میرا تو وہی روٹین چل رہا ہے۔ الہُدیٰ بھی اللہ کا کرم ہے بہت اچھا جا رہا ہے۔ سیمینار بھی چلتے رہتے ہیں۔" اُنہوں نے جواب دیا۔ ابھی وہ چائے پینے کے بعد باتیں کر ہی رہے تھے کہ ظُہر کی اذان ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو پہلے نماز پڑھ لیتے ہیں۔" مِس فروا نے اُس سے کہا۔

"فروا باجی! ابھی تو ہوئی ہے اذان کچھ دیر بعد پڑھ لیں گے۔" یاسمین ابھی مزید باتیں کرنا چاہ رہی تھی۔

"نہیں بھئی اللہ نے یاد دہانی کرا دیا کہ وہ اِس سے بڑا ہے تو بس پہلے نماز پڑھ لو۔" اُنہوں نے کہا تو وہ بھی اُٹھ گئی۔ دونوں نے وُضو کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر یاسمین نے اُن سے پوچھا:

"آپ نے ابھی کہا تھا کہ اللہ نے یاد کرا دیا کہ وہ اِس سے بڑا ہے۔ مطلب کس سے بڑا ہے؟ اللہ تو سب سے بڑا ہے ناں فروا باجی!"

"مطلب جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں اُس سے بڑا ہے اللہ۔" اُنہوں نے جواب دیا لیکن یاسمین کے چہرے پر اب بھی سوالیہ نشان تھا۔

"لیکن اللہُ اکبر کا مطلب تو یہی ہے ناں کہ اللہ سب سے بڑا ہے؟" اُس نے ایک اور سوال کیا۔

"ٹھہرو میں تُمہیں دکھاتی ہوں۔" مِس فروا نے کہا اور لیپ ٹاپ آن کر دیا۔ پھر گوگل پر عربی سے انگلش ترجمے والا پیج کھول کر لیپ ٹاپ یاسمین کی طرف گھما دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں بھئی تُم کمپیوٹر کا بڑا چیتی ہو ناں۔اب ذرا عربی میں اللہُ اکبر لکھو اور انگلش ترجمہ بتاؤ۔"

اُنہوں نے یاسمین سے کہا۔اُس نے اُن کی ہدایت پر عمل کیا تو انگلش میں لکھا ہوا آیا:

God is great

پھر مِس فروا نے اُسے اللہ الا کبر لکھنے کو کہا۔اُس نے یہ لکھا تو انگلش میں لکھا ہوا آیا:

God is greatest

پھر مِس فروا نے سمجھانا شروع کیا:

"اللہ تعالیٰ نے قُرآن،احادیث،فقہ،نماز،اذان یہ سب عربی میں نازل کیے ہیں تو پھر ہم اُردو یا انگلش ترجمے کے ساتھ عربی کو ٹھیک سے نہیں سمجھ سکتے ہیں کیونکہ کوئی بھی ترجمہ کسی دوسری زبان کا نعم البدل کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔اب یہ جو لفظ ہے اکبر یہ عربی زبان میں comparative ڈگری کا لفظ ہے مطلب اکبر کا انگلش میں ترجمہ ہو گا greater۔تو جب اللہُ اکبر کی صدا بُلند ہوتی ہے تو اِس کا مطلب ہوتا ہے:

Allah is greater

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب تُم سوچ رہا ہو گا یہ تو موازنہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں تو پھر یہاں کس سے موازنہ ہو رہا ہے؟ یہاں موازنہ ہے ہر اُس چیز سے جو ہمارا زندگی میں ہے۔ جب اللہُ اکبر کا آواز آتا ہے تو اللہ ہمارے سامنے یہ آئینہ رکھ دیتے ہیں کہ جو کچھ بھی تُم کر رہے ہو، جس کسی کام میں بھی مصروف ہو یا جس چیز کو بھی تُم فوقیت دے رہے ہو وہ بڑا نہیں ہے، اللہ اُس سے بڑا ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ ہمیں ہر روز پانچ مرتبہ یاد کراتے ہیں۔ اِس لیے ہمیں کوشش کرنا چاہیئے کہ جب اذان ہو تو پہلی فُرصت میں نماز ادا کریں۔" مِس فروا نے بات ختم کی تو یاسمین اُنہیں حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

"واہ فروا باجی! آپ تو ماشاءاللہ عربی بھی جانتی ہیں۔" یاسمین نے اُسی حیرت سے کہا۔

"یاسمین خانم! ابھی تُم نے دیکھا ہی کیا ہے اتنا کچھ ہے دُنیا میں سیکھنے اور سِکھانے کے لیے۔ ویسے مجھے عربی نہیں آتا ہے ابھی سیکھنے کا عمل چل رہا ہے۔ تُم بی ایس سے فارغ ہو جاؤ پھر اِن شاءاللہ تُمہیں نماز سکھاؤں گی عربی مطلب کے ساتھ۔" اُنہوں نے کہا تو یاسمین نے بھی اِن شاءاللہ کہا۔ پھر کچھ دیر مزید باتیں کر کے یاسمین گھر چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اِس ایک ہفتے کے دوران اُس نے نوٹ کیا تھا کہ عاشر کچھ چڑچڑا ہو گیا تھا۔ بات بات پر بُرا مان جاتا تھا۔ وہ زارا سے بھی ناراض تھا کہ اُس نے یاسمین کو گھر سے اور اُس سے دور بھیج دیا تھا۔ ایک ہفتے بعد یاسمین واپس ہاسٹل چلی گئی تھی۔

حِبا سُلطان اِس وقت یونیورسٹی کی کینٹین میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ اُن کا تیسرا سیمسٹر چل رہا تھا اور آج اسلامک اسٹڈیز کا ایک ٹیسٹ تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح سب سے پہلے ٹیسٹ مکمل کر کے کینٹین آ گئی تھی اور اب فریحہ کا انتظار کر رہی تھی۔ آج کا ٹیسٹ کافی مشکل تھا مگر بہت اچھا رہا تھا۔ ابھی وہ ٹیسٹ کے مُتعلق ہی سوچ رہی تھی کہ اُسے فریحہ آتی دکھائی دی۔ وہ ٹیبل کے پاس آ کر حِبا کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"تُجھے کیا ہوا؟" حِبا نے اُس کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں ہوا یار، چل کچھ کھاتے ہیں۔" اُس نے ٹالنے کی کوشش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھ مجھے جلدی سے بتا کیا ہوا ہے؟ میں جب ٹیسٹ دے کر آئی تھی تب تو تُو مُسکرا رہی تھی اور اب چہرے پر بارہ بجے ہوئے ہیں۔" حِبا نے پھر پوچھا۔

"یار بندہ کیا سیریس نہیں ہو سکتا کبھی؟ ہر وقت مُسکرانا ضروری ہے؟" وہ بولتے بولتے روہانسی ہو گئی۔ حِبا کو یقین ہو گیا کہ کوئی بات ہوئی ہے۔ اُسی وقت ایمن کینٹین میں داخل ہوئی جو کہ اُن کی کلاس فیلو اور اچھی دوست بھی تھی۔

"ایمن! یار ایک منٹ" حِبا نے اُسے کھڑے ہو کر آواز دی تو وہ اِسی طرف آ گئی۔

"ہاں کیا ہوا؟" ایمن پوچھا۔

"یار یہ فریحہ کو کیا ہوا؟ میرے آنے کے بعد کچھ ہوا تھا کیا کلاس میں؟" اُس نے ایمن سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یار وہ آاااا فریحہ منع کر رہی ہے بتانے سے۔" ایمن بتانے لگی مگر اُس نے دیکھا کہ فریحہ نے سر ہلا کر منع کیا ہے تو وہ رُک گئی۔

حِبا نے فریحہ کی طرف دیکھا تو وہ اپنا سر ہلانا بند کر چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فریحہ اب اگر تُو نے منع کیا تو میں تُجھ سے آئندہ بات نہیں کروں گی۔" اُس نے فریحہ کو دھمکی دی۔

اور پھر دوبارہ ایمن سے مخاطب ہوئی:

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟ اور فریحہ کو اگنور کر دو۔"

"نِمرہ نے اِسے تُمہاری چمچی کہا ہے۔" ایمن نے بتایا تو اُس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

"اوکے اور یہ تُمہیں کیسے پتہ چلا؟" حِبا نے اُس سے پوچھا۔ اُس کا دماغ اب تیزی سے کام کر رہا تھا۔

"یار میں وہیں کلاس میں تھی بلکہ کافی ساری لڑکیاں تھیں وہاں۔" ایمن نے مزید تفصیل بتائی۔

www.novelsclubb.com

"چل فریحہ اُٹھ جلدی۔" اب اُس نے فریحہ سے کہا۔

"چھوڑ یار حِبا! اِس بار جانے دے۔" فریحہ نے اُس کا غُصّہ دیکھ کر سمجھایا۔

"دیکھ اگر تُو نہیں جائے گی میں تب بھی اکیلے چلی جاؤں گی لیکن میں چاہتی ہوں تیرے سامنے اُس سے بات کروں۔" حِبا نے اپنا ارادہ بتایا۔

"ٹھیک ہے بھئی چل۔" فریحہ بھی کھڑی ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تُم لوگ نِمرہ کے پاس جا رہے ہو؟" ایمن نے اُن سے پوچھا۔

"ہاں۔" حِبا نے جواب دیا۔

"ایک منٹ مجھے بھی دیکھنا ہے، میں بھی چلوں گی بس لنچ لے لوں۔" اُس نے جوش سے کہا۔

"ایک کام کرو ایمن! یہاں کینٹین میں ہماری کلاس کی جتنی بھی لڑکیاں ہیں سب کو بتا دو کہ نِمرہ کی ایکسٹرا کلاس شروع ہونے والی ہے اور کلاس حِبا سُلطان لے گی، اِس لیے جس جس نے آنا ہے آ جائے۔ ہم تب تک آرام سے نِمرہ کے پاس جا رہے ہیں۔" حِبا نے اُسے ہدایات دیں۔

"سمجھ گئی۔" ایمن نے جواب دیا اور کینٹین کے اندر چلی گئی جبکہ وہ دونوں اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف چل پڑیں۔

www.novelsclubb.com

نِمرہ کلاس میں ہی ایک کُرسی پر پیچھے سر ٹکا کر بہت آرام سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اُس نے ٹانگیں سامنے پھیلائی ہوئی تھیں۔ اُس کے دائیں بائیں رمشا اور اسمارہ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ تینوں اُس وقت باتوں میں مصروف تھیں جب کلاس کے دروازے سے حِبا سُلطان اور فریحہ سعید داخل ہوئیں۔ اُنہیں دیکھ کر نِمرہ کے چہرے پر ایک شیطانی مُسکراہٹ اُبھری جو اگلے ہی لمحے معدوم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو گئی کیونکہ اُن دونوں کے پیچھے ایک ایک کر کے دس سے پندرہ کے قریب اور لڑکیاں کلاس میں داخل ہوئی تھیں۔حِبا اور فریحہ سیدھی اُس کی طرف ہی آ رہی تھیں۔اُنہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔رمشا اور اسمارہ بھی پریشان ہو گئی تھیں۔حِبا عین اُس کی کُرسی کے سامنے آ کر رُک گئی،فریحہ اُس کے برابر میں کھڑی تھی جبکہ باقی تمام لڑکیاں پیچھے دائرے کی شکل میں کھڑی ہو گئیں۔

"تُم نے فریحہ کو کیا بولا تھا؟ذرا میرے سامنے بول کر دکھاؤ۔اور یاد رکھنا اُس کے بعد جو ہو گا اُس کی ذمہ دار تُم ہو گی۔"حِبا نے بنا تمہید باندھے اُس کو گھورتے ہوئے کہا۔نِمرہ اُس کے تیور دیکھ کر کچھ گھبرا گئی تھی مگر اُس نے چہرے سے ظاہر کیے بغیر دفاعی انداز اپنانے کی کوشش کرتے ہوئے جواب دیا:

www.novelsclubb.com

"دیکھو یہ میرا اور فریحہ کا مسئلہ ہے تُم بیچ میں مت پڑو اور مجھے اِس طرح دھمکی دینے کا کیا مطلب ہے کیا تُم مُجھ سے جاہلوں کی طرح لڑنے آئی ہو؟"

"نِمرہ عظیم!آج کے بعد میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا،فریحہ کا ہر مسئلہ میرا مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ وہ میری بہن ہے۔"اُس نے آخری چار الفاظ چبا چبا کر ادا کیے اور ایک پل رُک کر پھر بات جاری رکھی:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تُم سے بالکل لڑنا نہیں چاہتی ہوں، میں تُمہیں بس یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہمارے والدین یونیورسٹی کی فیسیں ادا کر کے ہمیں یہاں اِس لیے بھیجتے ہیں کہ ہم تعلیم حاصل کر سکیں، کسی مغرور، بد تمیز لڑکی کی بکواس سُننے کے لیے نہیں بھیجتے ہیں۔اور یہ جو تُم اپنے ابا کی جائداد کا رعب جھاڑتی ہو ناں سب لڑکیوں پر کہ جسے تُمہاری حیثیت معلوم کرنی ہے، وہ گوگل کر لے، آج میں تُمہیں چیلنج کرتی ہوں تُم سُلطان کنسٹرکشن گوگل کرو، تب تُمہیں میری اور میرے خاندان کی حیثیت کا اندازہ ہو جائے گا اور تُم یہ بھی جان جاؤ گی کہ جب حِبا سُلطان کی طرف سے تُمہارے خلاف کمپلین ایڈمن سیکشن میں جائے گی، تو اُس کمپلین کی ویلیو تُم جیسی کسی لڑکی کی کمپلین سے کہیں زیادہ ہو گی۔اِس لیے آج آخری وارننگ دے رہی ہوں اگر پھر میرے یا فریحہ کے معاملے میں ٹانگ اڑائی تو یونیورسٹی سے باہر پھکوا دونگی تُمہیں۔" حِبا نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔ نِمرہ کے چہرے پر پسینہ آنا شروع ہو گیا تھا۔

"چلیں جی نِمرہ کی ایکسٹرا کلاس ختم ہو گئی۔" فریحہ نے ایک مُسکراہٹ نِمرہ کی طرف اُچھال کر تے ہوئے کہا اور پھر جیسے وہ سب لڑکیاں آئی تھیں ویسے ہی ایک ساتھ مُسکراتی ہوئی باہر چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چوتھے سیمسٹر سے پہلے پھر ایک ہفتے کی چُھٹیوں میں یاسمین گھر آگئی تھی۔زاراکا رویہ اُس کے ساتھ پہلے کی نِسبت کچھ بہتر تھا لیکن وہ کچھ پریشان لگ رہی تھی اوراِس کی وجہ عاشرِ کا رویہ تھا۔ وہ اب بھی ماں کے ساتھ زیادہ بات چیت نہیں کرتا تھا۔اُس کے میٹرک کے امتحانات ہونے والے تھے۔وہ پڑھائی میں کافی اچھا تھا لیکن اب وہ اپنی معذوری کی وجہ سے بھی اُکتاہٹ کا شکار ہونے لگا تھا۔

"عاشرِ تُم کو کیا ہو گیا ہے؟تُم ماما سے ٹھیک سے بات کیوں نہیں کرتے ہو؟"اُس نے ایک دن بھائی سے پوچھا۔

"کیونکہ ماما نے آپ کو گھر سے دور بھیج دیا ہے اور اب میرے ساتھ ٹائم گزارنے والا یہاں کوئی نہیں ہوتا۔"اُس نے وجہ بتائی۔

"دیکھو میرا الگ مسئلہ تھا لیکن ماما ہوتی تو ہیں گھر پہ اب تُمہاری وجہ سے۔"اُس نے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی نہیں آپی! ماما اب فُل ٹائم اِس لیے یہاں ہوتی ہیں کیونکہ آپ یہاں اُن کے سامنے نہیں ہوتی ہیں۔" وہ اب بھی ماں سے بد گُمان تھا۔

"نہیں عاشر! وہ تُمہیں ٹائم دینا چاہتی ہیں مگر تُم اُن سے دور رہتے ہو۔ تُمہیں اپنا رویہ بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔" یاسمین نے پھر کوشش کی۔

"آپی! وہ مجھے ہر بات پہ ٹوکتی ہیں جیسے ابھی بھی میں چھوٹا بچہ ہوں۔ ہاں میرے ساتھ مسئلہ ہے ٹانگ میں مگر میں اب ہر وقت سب کی ہیلپ تو نہیں لے سکتا ناں۔ کبھی کبھار بہت اُلجھن ہوتی ہے اِس ٹانگ کی وجہ سے" اُس نے ایک اور شکوہ کرتے ہوئے اپنی معذوری کی بات بھی کی۔

"وہ تُمہیں ٹوکتی نہیں ہیں فکر کرتی ہیں تُمہاری کہ کہیں تُمہیں کچھ مسئلہ نہ ہو اور میں تو ہاسٹل میں سب کو بتاتی ہوں کہ میرا بھائی بہت بہادر ہے اِس لیے تُم یہ ٹانگ کی وجہ سے پریشان مت ہو" یاسمین نے اُسے تسلی دی تو وہ چہرے پر ہلکی سی مُسکراہٹ لے آیا۔

اگلے دن وہ مِس فروا کے پاس پہنچ گئی تھی۔ سلام دُعا کے بعد مِس فروا نے گھر کی خیریت پوچھی تو اُس نے عاشر اور اُس کے زارا کے ساتھ رویے کا بتایا۔ اُس نے یہ بھی بتایا کہ وہ اپنی معذوری کی وجہ سے بھی اُداس تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تو تُم اُس کو سمجھایا کرو ناں۔" مِس فروا نے کہا۔

"سمجھاتی رہتی ہوں کہ ماما کے ساتھ اچھے سے بات کرے۔" اُس نے بتایا۔

"اِس کے ساتھ اُس کو تسلی بھی دیا کرو کہ صبر کرے اور اُس کا جو مسئلہ ہے ٹانگ کا اِس میں اللہ کا کوئی بہتری ہو گا۔" اُنہوں نے سمجھایا تو یاسمین کو تھوڑی حیرت ہوئی۔

"میرا چلتا پھرتا بھائی اسٹک کے سہارے پر آ گیا اور آپ کہہ رہی ہیں اِس میں کوئی بہتری ہو گی۔" اُس نے ناسمجھی سے کہا۔

"تُم نے سورہ الکہف میں موسیٰؑ اور خضرؑ کا واقعہ پڑھا ہو گا۔ اُس میں خضرؑ ایک بچے کو قتل کر دیتے ہیں کیونکہ وہ آگے جا کر اپنا اماں ابا کو کافر کر دیتا پھر اُن کو آگے اللہ نیک اولاد دیتا ہے۔" مِس فروا نے اُسے سورہ الکہف کی کے واقعے کی مثال دے کر سمجھایا۔

"استغفرُاللہ فروا باجی! میرا بھائی کوئی بُرا لڑکا تھوڑی ہے۔" اُسے لگا کہ وہ اُس کے بھائی کو بُرا کہہ رہی ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے یاسمین خانم! میں نے تُمارے بھائی کو بُرا نہیں بولا۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی بہتری ہوتا ہے، بعض دفعہ وہ بہتری ہمیں نظر آرہا ہوتا ہے اور بعض دفعہ وہ چُھپا ہوتا ہے۔ تُم حضرت امام حُسینؓ کو تو جانتی ہو ناں؟" مِس فروا نے اُس سے پوچھا۔

"جی وہ نبی ﷺ کے نواسے تھے اور اُن کو فیملی کے ساتھ شہید کر دیا تھا۔" یاسمین نے تھوڑا افسردہ ہو کر بتایا۔

"ہاں اب دیکھو ایک آدمی تھا بصرہ میں، وہ عُبید اللہ ابن زیاد کا آرمی میں سپہ سالار ہوا کرتا تھا۔ عُبید اللہ ابنِ زیاد، یزید کے لیے کام کرتا تھا۔ اب وہ جو سپہ سالار تھا اُس نے بتایا کہ ایک دن وہ اپنا چھت پر کھڑا تھا کہ اچانک وہ اُدھر سے گر پڑا اور اُس کا دونوں ٹانگ ٹوٹ گیا۔ پھر وہ اپنے بستر پہ بیٹھا ہوا تھا تو ایک عالم ابی قلابہ رحمتہ اللہ علیہ اُسے دیکھنے آئے اور بولے کہ مجھے اُمید ہے یہ تُمہارے لیے بہتر تھا۔ وہ بندہ بولا کہ حضرت ہمارا دونوں ٹانگ ٹوٹ گیا، بھلا اِس کے اندر کیا بہتری ہو سکتا تھا۔ وہ بولے سُنو اللہ نے تُمہارا ٹانگیں توڑ کر جس عمل سے تُمہیں بچایا ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو تُم ٹانگوں کے ساتھ انجام دیتے۔ پھر اُس نے بتایا کہ تین دن بعد اُسے عُبید اللہ ابنِ زیاد کا خط ملا جس میں اُسے بتایا گیا تھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جنگ میں اُس کا نام شامل ہے لہٰذا وہ تیاری شروع کرے، اُس نے جواب دیا کہ میں نہیں آسکتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ میرا دونوں ٹانگ ٹوٹ گیا ہے اور پھر ایک ہفتے بعد اُس نے سُنا کہ اُن لوگوں نے نواسہ رسول ﷺ کو قتل کر دیا۔ وہ بولا کہ اُس عالم نے بالکل ٹھیک کہا تھا، یہ اُس کے لیے بہتر تھا ورنہ اُس کا ٹانگ ٹھیک ہوتا تو وہ بھی اُس گناہ میں شامل ہو جاتا۔ اِس لیے اللہ کے ہر فیصلے پر یقین رکھو کہ وہ ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے۔" اُنہوں نے اب سمجھایا تو یاسمین کے چہرے پر اطمینان بھری مُسکراہٹ تھی۔ پھر کچھ دیر میں وہ واپس گھر چلی گئی تھی اور ہفتہ پورا ہونے کے بعد ہاسٹل پہنچ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

سُلطان وِلا میں اِس وقت رات کے ایک بجے کا وقت تھا۔ لان میں طارق سُلطان واک کر رہے تھے۔ اُن کے چہرے پر پریشانی کے آثار نُمایاں تھے۔ پھر طیبہ سُلطان چائے کے دو کپ ہاتھ میں تھامے گھر کے اندرونی حصّے سے نکل کر لان میں داخل ہوئیں۔ اُنہیں آتا دیکھ کر طارق سُلطان وہیں موجود ٹیبل کے ساتھ رکھی کُرسی پر بیٹھ گئے۔ طیبہ بیگم نے ٹیبل کے پاس پہنچ کر ایک کپ شوہر کے آگے رکھا اور دوسرا کپ لیکر وہیں دوسری کُرسی پر بیٹھ گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا بات ہے طارق صاحب، آپ جب سے آفس سے آئے ہیں کچھ پریشان ہیں؟" اُنہوں نے شوہر سے پوچھا۔

"بس طیبہ بیگم! بہت دن سے ایک پراجیکٹ کے لیے تیاری کر رہا تھا اور آج جب ملنے کا وقت آیا تو اُسے خود چھوڑ دیا۔" اُنہوں نے چائے کا کپ لیتے ہوئے بتایا۔

"خود کیوں چھوڑ آئے آپ؟ کچھ مسئلہ ہوا ہو گا ضرور۔" طیبہ سُلطان نے مزید تفصیل جاننا چاہی۔

"بھئی میرے ایک دوست ہیں آصف صاحب، اُن کو ایک نئی کالونی میں کئی بنگلے بنوانے تھے۔ اب پراجیکٹ کے لیے جو بولیاں لگتی ہیں ناں، وہ معاملہ آصف صاحب نے اپنے کسی رشتہ دار عرفان صاحب کو دے دیا۔ عرفان صاحب نے آج سارے کانٹریکٹرز کو بُلایا تھا، وہاں بولیاں لگیں۔ طیبہ بیگم ہم جیت بھی گئے تھے مگر عرفان صاحب نے کہا کہ پراجیکٹ کے لیے سیمنٹ اُن کی کمپنی سے ہی لیا جائے۔ اب میں نے جو سیمنٹ کے ریٹ لگائے تھے، وہ اُس سیمنٹ والے کے حساب سے لگائے تھے جس سے میں سیمنٹ لیتا ہوں۔ یہ بات میں نے عرفان صاحب کو بتائی مگر وہ اَڑ گئے کہ جو بھی یہ پراجیکٹ کرے گا سیمنٹ اُن سے ہی لے گا۔ وہ پراجیکٹ کی قیمت بڑھانے پر بھی راضی ہو گئے تھے۔ میں نے اُن سے کچھ وقت مانگا۔ پھر میں نے اپنے سیمنٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

والے سے بات کی تو اُس نے بتایا کہ عرفان صاحب کے سیمنٹ میں ملاوٹ ہوتی ہے۔" طارق سُلطان نے یہ کہہ کر کچھ توقف کیا۔

"پھر آپ نے کیا بات کی اُن سے؟" طیبہ سُلطان نے استفسار کیا۔

"میں نے مزید دو تین جگہ معلوم کروایا تو وہاں سے بھی یہی اطلاع ملی ملاوٹ کے حوالے سے۔" طارق صاحب نے بتایا۔

"تو پھر آپ آصف بھائی سے بات کرتے۔" طیبہ بیگم نے رائے دی۔

"نہیں طیبہ بیگم! وہ رشتہ دار ہیں آپس میں اور میرے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں تھا، بس زبانی بات پر الزام نہیں لگا سکتا تھا مگر وہ پراجیکٹ لینے کے لیے پھر دل نہیں مانا میرا۔ اِتنے سالوں سے ایمانداری سے اللہ نے رزق دیا ہے اب کیوں ملاوٹ کا کام کرتا۔ میں نے عرفان صاحب سے معذرت کر لی۔" اُنہوں نے بات مکمل کی۔

"بہت اچھا کیا آپ نے طارق صاحب۔ اللہ ہی رازق ہے، یہ کام نہیں ہوا تو کہیں اور سے کام آجائے گا اِن شاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے اور آپ کی نیت صحیح تھی۔" وہ شوہر کو تسلی دینے لگیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں بس ایک فکر تھی مجھے۔ ورکرز کو بونس دینا تھا یہ پراجیکٹ ملنے کے بعد، وہ اب رہ جائے گا۔" اُنہوں نے اپنی پریشانی کی اصل وجہ بتائی۔

"اُن کو بتا دیے گا کہ کچھ مسئلہ آ گیا ہے اِس لیے اب کی بار بونس نہیں دے سکیں گے، وہ اِن شاء اللہ تعاون کریں گے۔" اُنہوں نے تجویز دی۔

"بالکل دیکھو کل بات کرتا ہوں۔" اُنہوں نے کہا اور پھر چائے پی کر بیگم کے ساتھ گھر کے اندرونی حصّے کی طرف چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

کراچی یونیورسٹی میں اُن دونوں کا چوتھا سیمسٹر چل رہا تھا۔ حِبا اور فریحہ اِس وقت کلاس کے بعد کینٹین میں آ کر بیٹھی تھیں۔ حِبا اُن دونوں کے لیے لنچ لے کر آئی اور آ کر اُس کے برابر والی کُرسی پر بیٹھ گئی۔ اُس نے نوٹ کیا کہ فریحہ کسی سوچ میں گُم ہے بلکہ پچھلے دو دن سے وہ کچھ کھوئی کھوئی سی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فریحہ!" حِبا کے پُکارنے پر اُس نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔

"ہاں؟" اُس نے پوچھا۔

"یار کہاں غائب ہے تُو؟" اُس نے پوچھا۔

"کہیں بھی تو نہیں۔" اُس نے ٹال دیا۔

"اچھا اور سُنا وہ تُمہارے ماموں کے بیٹے کا معاملہ کچھ آگے بڑھا؟" حِبا نے پوچھا تو فریحہ کے چہرے پر ایک اُداسی آ گئی۔

"وہ۔۔۔ وہ معاملہ تو ختم ہو گیا۔" اُس نے بہت مشکل سے جُملہ مکمل کیا۔

"کیا مطلب؟ کیسے ختم ہو گیا؟" حِبا نے جلدی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"دو دن پہلے اُن کی منگنی ہو گئی میری خالہ کی بیٹی تانیہ کے ساتھ۔" اُس نے بتایا۔

"اِس لیے تُو دو دن سے چُپ چُپ ہے۔ تُو نے نہیں بتایا اپنی اماں کو کہ تُو اُنہیں پسند کرتی ہے؟" حِبا نے پوچھا۔

"اب کیا فائدہ بتانے کا اور ویسے بھی وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔" اُس نے مزید اطلاع دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن فریحہ! تیرے ماموں تجھے پسند کرتے ہیں۔" حِبا نے اُسے یاد دلایا۔

"یہ بات تُجھے معلوم ہے تو کیا مجھے نہیں پتہ ہو گی؟ لیکن اب ماموں کیا کریں گے؟" فریحہ نے جواب دیا۔

"وہ بات کریں گے اپنے بیٹے سے کہ وہ تُجھ سے شادی کرے۔" اُس نے سادگی سے کہا۔

"ہاں اور پھر سیف میرے بارے میں کیا سوچیں گے؟ میری کزن، وہ کیا سوچے گی؟ اور اگر سیف، ماموں کے دباؤ پر مان بھی گئے تو میں ساری عُمر ایک ایسے انسان کے ساتھ گزاروں گی جس کے بارے میں مجھے پتہ ہو گا کہ وہ میری کزن کو پسند کرتا ہے۔" فریحہ نے اُسے حقیقت بتائی۔

"یعنی تُو کسی سے کچھ بھی نہیں کہے گی؟" اُس نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں یار حِبا! اور کوئی آپشن ہی نہیں ہے۔ کبھی کبھی کچھ لوگوں سے ہمیں خود ہی دستبردار ہونا پڑتا ہے کہ کہیں اُن سے تعلق رکھنا ہمیں یا اُنہیں نُقصان نہ پہنچا دے اور پھر اُن کی طرف سے کون سا کوئی اِلتفات تھا، یہ تو میں ہی یکطرفہ محبت میں پڑی ہوئی تھی۔" فریحہ نے بہت کرب سے کہا تو حِبا کو اُس کے حال پر بہت رحم آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا ہیروئن! پھر تیرا یہ غم کا سیشن کب تک اینڈ ہو جائے گا؟" اُس نے موڈ بہتر کرنے کے لیے پوچھا۔

"دو دن ہو چکے ہیں، آج تیسرا دن ہے بس کل سے میں واپس فارم میں آ جاؤں گی۔" اُس نے مُسکرا کر کہا تو حِبا بھی مُسکرا دی مگر فریحہ کی آنکھوں کی نمی دیکھ کر اُسے لگ رہا تھا کہ یہ غم اتنا جلدی نہیں جائے گا۔

آج اکبر آفس سے تھوڑا جلدی آ گیا تھا۔ وہ زارا اور عاشر کو رات کے کھانے پر باہر لے گیا تھا۔ واپسی میں زارا کو گجرے اور پان بھی لیکر دیا تھا۔ زارا نے دیکھا کہ وہ آج کافی خوش تھا۔

"اکبر! کیا بات ہے آج تُم بڑے خوش لگ رہے ہو؟" اُس نے پوچھ لیا۔

"ہاں یار آج باس نے اعلان کیا ہے کہ اگلے ہفتے سب کو بونس مل جائے گا۔" اکبر نے خوشی کی وجہ بتائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تو واقعی بہت خوشی کی بات ہے۔ لیکن تُم نے ابھی دو، تین مہینے پہلے تو بتایا تھا کہ باس نے کہا ہے اِس بار بونس نہیں ملے گا، تو اب کیسے دے رہے ہیں؟" اُس نے بستر سیٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں لگ تو یہی رہا تھا کہ اِس بار بونس نہیں ملے گا مگر باس کو یقین تھا کہ خُدا کسی نہ کسی طرح کروادے گا انتظام۔ تین مہینے پہلے ایک بڑا کام ہمیں ملتے ملتے رہ گیا تھا۔ اصل میں جس پارٹی کا کام تھا ناں، اُن کے کوئی رشتے دار دو نمبر مٹیریل دے کر کام میں اپنا منافع بنانا چاہتے تھے۔ ہمارے باس کو پتہ چل گیا تھا اُن کی دو نمبری کا، اِس لیے اُس ٹائم یہ کام چھوڑ دیا تھا۔ اور پھر زارا اب وہی کام ہمیں مل گیا ہے۔" اکبر نے خوشی سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔

"پہلے چھوڑ دیا تھا تو اب تُم کو کیسے مل گیا وہ کام؟" زارا پوری تفصیل جاننا چاہتی تھی۔

"زیادہ کچھ نہیں معلوم مگر سُنا ہے کہ جس پارٹی کا کام تھا ناں اُن کو بھی اپنے رشتہ دار کی دو نمبری کا پتہ چل گیا تھا۔ بس پھر اُنہوں نے وہ کام رُکوا کر ہمیں دے دیا۔" اب کی بار زارا مُطمئن لگ رہی تھی۔ اب وہ دونوں سونے کے لیے بیڈ پر لیٹ چُکے تھے۔

"زارا! ایک بات پوچھوں؟" اکبر نے کچھ سوچتے ہوئے اُس سے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں اکبر!" اُس نے جواب دیا۔

"دو سال ہو گئے ہیں، تُمہیں یاسمین کی بالکل یاد نہیں آتی؟" اُس نے پوچھا۔

"کیسا بات کرتے ہو اکبر؟ وہ میری اکلوتی بیٹی ہے، پہلی اولاد ہے میری۔ میں اُسے ہمیشہ یاد کرتی ہوں عاشر سے یا تُم سے اُس کی خیریت پتہ نہیں چلتی ہے تب تک بے چین رہتی ہوں میں۔ اُس کے مسلمان ہونے پر اب بھی دُکھ ہے مجھے مگر اُس کی دوری زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اپنی خود کی طبیعت کی وجہ سے اُس سے دوری رکھتی ہوں کہ کہیں پھر وہی سب نہ شروع کر دوں۔" وہ بولتے ہوئے جذباتی ہو گئی تھی۔

"دیکھو اُس کا چوتھا سیمسٹر ختم ہونے والا ہے، پانچواں اور چھٹا سیمسٹر وہ وہیں پڑھے گی اور پھر چھٹے سیمسٹر کے بعد وہ یہاں آجائے گی واپس، ہمیشہ کے لیے۔ ساتواں اور آخری سیمسٹر یونیورسٹی میں پڑھے گی۔" اکبر نے اُسے یاسمین کی واپسی کی اطلاع دی۔ زارا بھی پُر سکون ہو گئی کہ چلو تعلق جیسا بھی ہو بیٹی ساتھ تو ہو گی اور پھر یاسمین کے واپس آنے سے شاید عاشر کی بھی اُس سے ناراضگی دور ہو جائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چوتھے سیمسٹر کے امتحانات ختم ہو گئے تھے اور پانچویں سیمسٹر سے پہلے یاسمین ایک ہفتے کے لیے پھر گھر آ گئی تھی۔ عاشر کے میٹرک میں کافی اچھے نمبر آئے تھے۔ وہ اب پرائیوٹ کالج میں پڑھ رہا تھا۔ اکبر اُسے چھوڑنے جاتا تھا اور واپسی میں وہ دوست کے ساتھ بائیک پر آ جاتا تھا۔ زارا کے ساتھ اُس کا رویہ اب بھی کچھ زیادہ نہیں بدلا تھا حالانکہ وہ اب بھی بیٹے کو کافی وقت دیتی تھی۔

اِس بار اتفاق سے یاسمین کی چھٹیوں میں ہی عید پڑ رہی تھی۔ وہ عید کے دن دوپہر میں مِس فروا سے ملنے چلی گئی۔ مِس فروا نے اُسے شیر خورمہ کھلایا۔ اُنہوں نے بتایا کہ وہ صُبح اپنے بھائی کے پاس گئی تھیں۔ یاسمین کو یہ سُن کر تھوڑی حیرت ہوئی۔

"آپ اُن سے ملتی ہیں اب بھی؟" اُس نے پوچھا۔

"ہاں بھئی ملنا کیوں بند کروں گی، میں تو ہمیشہ عید، بڑی عید پر جاتی ہوں وہاں۔" اُنہوں نے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن آپ تو ناراض ہو کر گھر چھوڑ آئی تھیں ناں؟" اُسے اب بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔

"یاسمین گھر چھوڑنے سے رشتہ تھوڑی ختم ہو جاتا ہے ہمارا۔ خون کے رشتے اللہ نے بنائے ہیں۔ جائداد والا بات اپنی جگہ ہے مگر اللہ کا حکم بھی تو ماننا ہے اور صلہ رحمی تو یہی ہے کہ کوئی آپ سے تعلق توڑنا چاہے تو آپ تعلق جوڑو۔ یہ جو اتنا سارا کتابوں کا ڈھیر جمع کر کے رکھا ہے یہاں، اِن کا کیا فائدہ اگر میں اِن سے ملنے والے علم پر عمل ہی نہ کروں۔ ایک بات یاد رکھنا یاسمین خانم! علم سے عالم بننا مقصود نہیں، عمل سے مُتّقی بننا مقصود ہے۔

پھر میرے بھائی نے تو مجھے گھر سے جانے کا بھی نہیں بولا تھا وہ تو میں نے خود اِدھر رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پھر میرے بھتیجا بھتیجی بھی تو ہیں وہاں۔ بھائی سے جھگڑے کا وجہ سے اُن سے تو ملنا نہیں چھوڑ سکتی ناں۔ اُن کا کوئی دوسرا پھپھو تھوڑی ہے۔ کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم کر دینا چاہیئے۔ موت کے بعد اُن کا ختم ہونا مجبوری ہوتی ہے، موت سے پہلے اُن کا ختم ہونا محبت ہوتی ہے۔ ہر تعلق میں اتنا محبت تو ہونا چاہیئے کہ اِس میں ناراضگیوں کو ختم کرنے کے لیے موت کا انتظار نہ کیا جائے، ٹھیک ہو گیا؟" اُنہوں نے آخر میں مُسکرا کر اُس سے پوچھا۔

"بالکل ٹھیک ہو گیا۔" اُس نے بھی مُسکرا کر جواب دیا۔ دو دن بعد یاسمین پانچویں سیمسٹر کے لیے ہاسٹل چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کراچی یونیورسٹی میں پانچویں سیمسٹر کے امتحانات مکمل ہو گئے تھے اور اب نتائج آنا شروع ہو گئے تھے۔ پچھلے روز عربی زبان وادب کا نتیجہ آیا تھا، جس میں آدھی سے زیادہ کلاس فیل ہو گئی تھی۔ سب طالبات کو اُن کے مارکس ای میل کے ذریعے بتائے گئے تھے یعنی ایک طالبہ کو صرف اپنے ہی مارکس معلوم تھے باقی سب کے نہیں۔ حِبا اور فریحہ اِس وقت کلاس میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ آج کا پہلا لیکچر کسی وجہ سے کینسل ہو گیا تھا۔

"یار کیا عجیب بوریت ہے، چل کچھ تفریح کرتے ہیں۔" فریحہ نے حِبا سے کہا جو اپنی کُرسی پر پیچھے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھی ہوئی تھی۔

"بے حِس عورت! انسان بن جا۔ باہر ماتم چل رہا ہے کل کے رزلٹ کا اور تُجھے تفریح سوجھ رہی ہے۔" حِبا نے یاد دلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تو جب پڑھیں گی نہیں تو فیل ہی ہوں گی ناں نالائق لڑکیاں۔"اُس نے بے فکری سے کہا۔

"تُو کیا پڑھ کر پاس ہوئی ہے اِس پیپر میں؟"حِبا نے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔

"نہیں یار میں تو اللہ کے فضل اور اپنے اور تیرے اماں ابا کی مہربانی سے پاس ہوئی ہوں۔"اُس نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر شُکر ادا کر کے کہا۔

"ایک منٹ اللہ کے فضل سے تو سمجھ آتا ہے لیکن تیرے اور میرے اماں ابا نے کیا کرا ہے؟" اُس نے پوچھا۔

"یار اُنہوں نے تیرا نام حِبا اور میرا نام فریحہ رکھا ہے ناں اِسی لیے تو میں تیرے آگے پیچھے بیٹھ کر چھپائی کر پاتی ہوں۔"اُس نے بہت سادگی سے وضاحت دی تو حِبا دونوں کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرنے لگی۔

"اچھا ایک بات سمجھ نہیں آئی یہ رزلٹ الگ الگ ای میل سے کیوں بھیجا ہے اِس بار؟"فریحہ نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تاکہ لوگوں کی عزت رہ جائے تھوڑی سی۔ فیل بھی ہو گئے تو باقی سب کو تو نہیں پتہ چلے گا ناں۔" حِبا نے اندازہ لگایا۔

"ہاں یہی وجہ ہو گی۔" اُس نے حِبا کی بات کی تائید کی۔

"مجھے تو لگ رہا ہے کہ یہ آج کی کلاس بھی خود ہی کینسل کی ہے ڈپارٹمنٹ والوں نے تاکہ سب لوگ کچھ دیر سوگ منا لیں۔" حِبا نے ایک اور تھیوری پیش کی۔

"ہاں یار اتنا خطرناک رزلٹ ہے کہ کوئی باہر ڈر کے مارے ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہیں رہا کہ ہم فیل ہیں تو کہیں سامنے والا پاس نہ نکل آئے۔" فریحہ نے پھر نتیجے کے اثرات بتاتے ہوئے کہا۔

"اور ہم بھی کسی سے نہیں پوچھ سکتے ہیں ورنہ ہم بھی شرمندہ ہو جائیں گے۔" حِبا نے اپنی مجبوری بتائی۔

"اچھا چل کینٹین چلتے ہیں۔ کچھ کھا پی لیں۔" فریحہ نے اُسے کہا۔

"یار تُو ہو کر آ جا کینٹین سے۔ میرے لیے کولڈ ڈرنک لے آنا، میں یہیں ایک چھوٹی سی نیند لے لوں جب تک۔" حِبا نے جواب دیا تو فریحہ اُسے الوداع کہہ کر کلاس سے باہر چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کینٹین سے اپنے لیے لنچ اور حِبا کے لیے کولڈ ڈرنک لیکر وہ ڈپارٹمنٹ کی بلڈنگ کی طرف بڑھنے لگی تو اُسے بائیں جانب رمشا اور اسمارہ بیٹھی نظر آئیں۔ وہ دونوں زیادہ تر نِمرہ کے ساتھ ہوا کرتی تھیں مگر اِس وقت نِمرہ وہاں نہیں تھی اور وہ دونوں کچھ پریشان لگ رہی تھیں۔ فریحہ اُن کے پاس چلی گئی۔

"خیریت تو ہے ناں؟" اُس نے وہاں جا کر اُن کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"یار مجھے تو پچپن (55) نمبر دے کر چلو پاس کر دیا لیکن اِس بیچاری کو تین نمبر سے فیل کر دیا۔ سینتالیس (47) نمبر ہیں اِس کے۔" رمشا نے اُسے اپنے پاس اور اسمارہ کے فیل ہونے کا بتایا۔

"اِنّاللہِ واِنّاالیہ راجعون۔" فریحہ نے افسوس سے اناللہ پڑھی۔

"تین نمبر دے دیتیں تو کیا چلا جاتا مسز شہناز کا۔" رمشا نے بھی دُکھ سے کہا۔

"ہاں یار اللہ ہی پوچھے گا اُن کو پتہ نہیں کونسی دُشمنی نکالی ہے ہم سے۔ پوری کلاس کا ہی ایسا رزلٹ ہے۔" اُس نے تسلی دی۔

"تُمہارے کتنے نمبر ہیں؟ مطلب اگر مُناسب لگے تو بتا دو۔" رمشا نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے تو الحمدُللہ پینسٹھ (65) نمبر ہیں یار لیکن حِبارہ گئی چار نمبر سے۔" فریحہ نے بتایا تو رمشا اور اسمارہ حیران ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے تُم پاس ہو گئیں اور وہ فیل؟" رمشا نے بے یقینی سے پوچھا۔

"یار وہ میں کلاس کے بعد پیپرز اور نوٹس اُن کے کمرے تک رکھنے جاتی تھی ناں شاید اِس لیے مسز شہناز نے مجھے پاس کر دیا۔ مگر حِبا کے ساتھ بہت بُرا ہوا۔ وہ تو کلاس میں ہی بیٹھی ہے باہر ہی نہیں آ رہی شرمندگی کی وجہ سے۔" اُس نے افسوس کرتے ہوئے بتایا۔

"اُس کی تو پہلی سپلی ہو گی اِس لیے وہ زیادہ پریشان ہو رہی ہے۔" اب اسمارہ نے بھی لب کھولے۔ اُسے حِبا کا نتیجہ سُن کر کچھ تسلی ہوئی تھی۔

"یار ہم بھی حِبا کے پاس جا کر اُسے سمجھاتے ہیں کہ پریشان نہ ہو۔" رمشا نے کہا اور وہ دونوں اُٹھنے لگیں۔

"ہاں یار پلیز تُم لوگ بھی چلو، اُسے تھوڑا سمجھاؤ کہ دل چھوٹا نہ کرے۔" فریحہ یہ کہہ کر اُن دونوں کے ساتھ بلڈنگ کے اندر چل پڑی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ تینوں کلاس میں داخل ہوئیں تو حِبا اپنی سیٹ پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔اُس کی انکھیں بند تھیں۔رمشا اور اسمارہ کچھ دور رُک گئیں جبکہ فریحہ ،حِبا کے قریب چلی گئی۔

"حِبا! اُٹھ جا یار۔"فریحہ نے اُسے جگانے کے لیے آواز دی۔

"یار تُو اتنی جلدی واپس آگئی، کچھ دیر اور سونے دیتی۔"حِبا نے اُٹھتے ہوئے اُسے دیکھ کر کہا۔ ابھی اُس نے رمشا اور اسمارہ کو نہیں دیکھا تھا۔

"دیکھا اِسے شاید نیند بھی نہیں آئی رات میں ٹینشن کی وجہ سے۔"فریحہ نے اُن دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔اُن دونوں کے چہرے پر بھی فکر تھی۔تب حِبا کی نظر اُن دونوں پر پڑی تو وہ فریحہ کو سوالیہ نگاہ سے دیکھنے لگی۔

"ہاں حِبا یہ دیکھو رمشا اور اسمارہ آئی ہیں تُم سے بات کرنے۔"فریحہ نے اُسے بتایا۔

"مُجھ سے بات کرنے؟"اُس نے حیرت سے کہا۔

"دیکھو حِبا! تُم پریشان مت ہو۔کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے۔"رمشا اُسے تسلی دینے لگی۔

"کیا مطلب؟ ہوا کیا ہے بتاؤ تو مجھے؟"اُس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"فریحہ نے ہمیں تُمہارا رزلٹ بتا دیا ہے۔"اب کی بار اسمارہ نے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو؟" حِبا کو اب بھی سمجھ نہیں آیا۔ فریحہ یہ سب خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔

"یار ہم تُمہیں تسلی دینے آئے تھے کہ سپلی آجاتی ہے، یہ اسمارہ کو بھی فیل کر دیا ہے۔ تُم ساتویں سیمسٹر میں دوبارہ پیپر دے کر پاس ہو جاؤ گی۔" رمشا نے اُسے سمجھایا۔ اُس کی بات سُن کر حِبا نے حیران ہو کر ایک نظر فریحہ کی طرف دیکھا اور پھر فریحہ کی طرف اشارہ کر کے رمشا سے پوچھا:

"تُمہیں اِس نے یہ کہا ہے کہ میں فیل ہو گئی ہوں؟"

"ہاں اِس نے کہا کہ تُم چار نمبر سے رہ گئی ہو۔" اسمارہ نے جُملہ مکمل کیا اور اگلے ہی لمحے کلاس حِبا سُلطان اور فریحہ سعید کے قہقہوں سے گونج اُٹھی۔ وہ دونوں کبھی ایک دوسرے کو دیکھتیں اور کبھی سامنے پاگلوں کی طرح ہنستی ہوئی حِبا اور فریحہ کو دیکھتیں۔

"فریحہ! اِس کا مطلب تُم نے ہم سے جھوٹ بولا تھا؟" اسمارہ نے تیوری پر بل ڈال کر پوچھا تو فریحہ سے پہلے حِبا نے بمُشکل اپنی ہنسی روک کر اُسے جواب دیا:

"نہیں اسمارہ! اِس نے تُم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو کیا واقعی تُمہارے چھیالیس (46) نمبر آئے ہیں جن پر تُم ایسے ہنس رہی ہو؟" اب کی بار رمشا نے غُصے سے پوچھا۔

"نہیں میرے چھیانوے (96) نمبر آئے ہیں اور میں واقعی چار نمبر سے رہ گئی ورنہ پورے سو (100) نمبر آجاتے۔" اُس نے یہ کہہ کر فریحہ کے ہاتھ پر تالی ماری اور پھر وہ دونوں دوبارہ ہنسنا شروع ہو گئی۔ رمشا اور اسمارہ نے غُصے سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔ اُن کے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک کلاس اُن دونوں کے قہقہوں سے گونجتی رہی۔

www.novelsclubb.com

چھٹے سیمسٹر کے بعد یاسمین گھر آگئی تھی۔ اکبر نے اُسے بتا دیا تھا کہ وہ زارا سے اِس بارے میں پہلے ہی بات کر چُکا تھا۔ اُس کی آمد پر عام طور پہ عاشر ہی ویلکم کرنے کمرے سے باہر لاؤنج میں آیا کرتا تھا جبکہ زارا اپنے کمرے میں یا کِچن میں ہی رہتی تھی مگر اِس بار جب وہ باپ کے ساتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھر میں داخل ہوئی تو بھائی کے ساتھ ماں کو بھی وہاں موجود پایا۔ زارا اپنے کمرے کے دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔ یاسمین کے سلام کرنے پر اُس نے جواب دیا۔ پھر یاسمین عاشر کے ساتھ بات کرنے لگی۔ کچھ دیر بعد یاسمین اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اُسے زارا کے رویے پر بہت خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔ فریش ہو کر وہ بھائی کے پاس چلی گئی۔ اُس نے عاشر کو بتایا کہ اب وہ یہیں رہے گی تو عاشر بہت خوش ہو گیا تھا۔

آج کراچی یونیورسٹی میں نئے سیمسٹر کا آغاز تھا۔ یاسمین صُبح اُٹھ کر تیار ہو گئی تھی۔ ناشتہ وغیرہ بھی کر لیا تھا۔ ہاسٹل میں سب خود ہی دیکھنا ہوتا تھا، اِس لیے اُسے اِس سب کی عادت تھی۔ پھر وہ اکبر کے ساتھ بائیک پر کراچی یونیورسٹی میں اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ کے مرکزی گیٹ کے باہر اُتر گئی۔ والد کو الوداع کہہ کر وہ اندر چل پڑی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حِبا اور فریحہ کچھ دوسری لڑکیوں کے ساتھ بلڈنگ کے فرسٹ فلور پر موجود گیلری میں بیٹھی ہوئی تھیں اور اُن کا رُخ مرکزی دروازے کی طرف ہی تھا۔ ابھی کلاس شروع ہونے میں کافی وقت باقی تھا۔ مرکزی دروازے سے آنے والی عام طور پر ریگولر طالبات ہی تھیں لیکن کافی نئے چہرے بھی نظر آ رہے تھے۔ حِبا اپنے بیگ میں کوئی چیز دیکھنے میں مصروف تھی جب فریحہ نے اُسے مخاطب کیا:

"حِبا! وہ دیکھ سامنے۔"

حِبا سُلطان نے اُس کے کہنے پر سامنے نظر دوڑائی تو مرکزی گیٹ سے بلڈنگ کے نزدیک آتی یاسمین کو دیکھ کر اُس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟" اُس نے فریحہ سے پوچھا۔

"چل پتہ کرتے ہیں۔" فریحہ نے کہا اور وہ دونوں جلدی سے کھڑی ہو کر زینے سے نیچے اُتر کر استقبالیہ دروازے پر پہنچ گئیں۔ تین سیڑھیاں چڑھنے کے بعد، یاسمین دروازے سے اندر داخل ہوئی تو وہ اُسے ویلکم کرنے کے لیے تیار تھیں۔

"السلامُ علیکُم!" حِبا نے اُسے سلام کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام!" یاسمین نے جواب دے کر مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔حِبا نے اُس سے ہاتھ ملایا۔

"پہچانا ہمیں؟" فریحہ نے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا تو یاسمین نے مُسکرا کر نفی میں سر ہلا دیا۔ تین سال سے بھی زیادہ پہلے بس ایک سرسری سی مُلاقات اُس کے ذہن سے اوجھل ہو چکی تھی۔

"یاسمین! تُم فروا باجی کے ساتھ سیمینار میں ہم سے ملی تھیں الہُدیٰ میں، یاد ہے؟" حِبا نے یاد دلایا۔

"جی مُلاقات ہوئی ہو گی مگر سوری مجھے یاد نہیں ہے۔" اُس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں یار۔اچھا یہ بتاؤ تُم یہاں کیسے؟" فریحہ نے سوال کیا۔

"میں بی سی ایس سے آئی ہوں۔میرا پہلا دن ہے آج یونیورسٹی میں۔" یاسمین کے جواب پر وہ دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے۔

"بی سی ایس مطلب؟" اب کی بار سوال حِبا کی طرف سے تھا۔

"مطلب میں نے تین سال بی ایس کے کورسز پڑھے ہیں کالج سے۔" اُس نے سمجھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یاسمین! تُم یہاں بی ایس اسلامک لرننگ میں کیا کر رہی ہو؟ تُم تو کر سچن ہو ناں۔" فریحہ نے ڈائریکٹ اصل بات پوچھی۔ آخری جملہ ادا کرتے وقت اُس نے آواز دھیمی کر لی تھی۔

"میں الحمدُللہ تین سال پہلے مسلمان ہو گئی تھی۔" یاسمین نے بہت خوشی کے ساتھ مُسکرا کر اُنہیں بتایا تو اُن دونوں کے چہروں پر خوشگوار حیرت در آئی۔ پھر وہ دونوں اُس سے گلے ملیں، اُسے مُبارکباد دی۔

"کلاس میں چلیں؟" یاسمین نے اُن سے کہا۔

"یاسمین تُم چلو ہم کچھ دیر میں آتے ہیں، تُم جب تک کلاس اور باقی جگہیں بھی دیکھ لینا۔" حِبا نے کہا اور پھر اُسے کلاس کا راستہ سمجھایا۔

"اچھا میں آگے کی لائن میں کہیں بھی بیٹھ جاؤں؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا ناں؟" اُس نے پوچھا۔

"نہیں یہاں پہلے سے سیٹ رکھنی پڑتی ہے۔ تُم ایسا کرو پہلی لائن میں سیدھے ہاتھ کی طرف سے تیسری چیئر پر بیٹھ جانا۔ وہاں میرا بیگ ہو گا، جس پر اُردو کا حرف "ح" لکھا ہو گا۔" حِبا نے اُسے اپنی چیئر پر بیٹھنے کی پیشکش کی۔ اُس کی بات پر فریحہ تھوڑی حیران ہوئی۔

"اور تُمہارا بیگ، اُس کا کیا کروں؟" یاسمین نے معصومیت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اُسے اُٹھا کے پھینک دینا۔"فریحہ نے جلدی سے کہا تو وہ ہنسنے لگیں۔

"یاسمین!اُسے پیچھے کسی خالی چیئر پر رکھ دینا۔"حِبا نے کہا۔

"تھینک یو سو مچ۔"یاسمین نے مُسکرا کر اُس کا شُکریہ ادا کیا۔

"یو آر آلویز ویلکم۔"حِبا نے خوشدلی سے کہا۔یاسمین کلاس کی طرف چلی گئی۔حِبا نے پلٹ کر فریحہ کی طرف دیکھا تو وہ تیوری پر بل ڈالے اُسے ہی گھُور رہی تھی۔

"اب تُجھے کیا ہوا بہن؟"حِبا نے پوچھا۔

"تیری کیا بچپن کی کھوئی ہوئی بہن مل گئی جو اتنی محبت دکھا رہی تھی اُس کے ساتھ؟یو آر آلویز ویلکم اتنے پیار سے تو کبھی میرے ساتھ بھی بات نہیں کی تُو نے۔اور اپنی چیئر دینے کی کیا ضرورت تھی؟اب اپنی جائداد میں سے حصّہ بھی دیدے اُس کو۔"فریحہ نے غُصہ کیا۔

"جائداد کی ٹینشن مت لے وہ ہم دونوں کی ہی ہے۔اور دیکھ جب کوئی انسان اچھی نیت سے کوئی کام کرتا ہے ناں تو ہمیں اُس کو سپورٹ کرنا چاہیئے،اُس کی ٹانگ نہیں کھینچنی چاہیئے۔"اُس نے سمجھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے، لیکن ایک بات ماننی پڑے گی۔ فروا باجی بہت خطرناک بندی ہیں۔ اُسے مسلمان کر کے ہی چھوڑا۔" وہ خود ہی بول کر ہنسنے لگی۔

"اللہ تعالیٰ نے اُسے ہدایت دی ہے کہ وہ مسلمان ہو جائے۔" حِبا نے اُسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں اللہ تعالیٰ نے ہی کیا ہے مگر ذریعہ تو فروا باجی کو بنایا ہے ناں اور مجھے ایسے ٹوکا مت کر ورنہ نِمرہ کو بُلا کر تیرے اوپر چھوڑ دوں گی۔" اُس نے کہا اور پھر وہ دونوں بھی ہنستی ہوئی کلاس کی جانب چلی گئیں۔

یاسمین کے علاوہ مزید چار لڑکیاں آئی تھیں کالج سے۔ یاسمین کے ساتھ اُن دونوں کی اچھی بات چیت ہو گئی تھی لیکن وہ زیادہ تر سب سے علیحدہ رہتی تھی۔ یونیورسٹی کے گارڈن میں پھول دیکھتی رہتی تھی۔ پڑھائی کے حوالے سے کچھ پوچھنا ہوتا تو ضرور پوچھتی تھی ورنہ اِدھر اُدھر کی کوئی بات نہیں کرتی تھی۔ کلاس میں بھی بہت ایکٹو رہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک دن تقابُلِ ادیان کا لیکچر تھا۔ یاسمین وہیں حِبا والی جگہ پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ حِبا اور فریحہ پیچھے بیٹھی تھیں۔ وہ لیکچر کے دوران آپس میں بات کرتی رہتی تھیں اِس لیے پیچھے بیٹھنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لیکچر کے بعد مِس فائزہ نے سوال پوچھنا شروع کیے۔ جسے جواب آتا تھا وہ ہاتھ اوپر کرتا اور پھر مِس فائزہ کو جواب دیتا۔

پہلا سوال ہوا تو یاسمین نے سب سے پہلے ہاتھ بُلند کیا اور جواب دے دیا۔ حِبا اور فریحہ نے تھوڑی حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ دوسرے سوال پر بھی یہی ہوا اور یاسمین نے جواب دے دیا۔ حِبا کاپی پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی جب اگلا سوال پوچھا گیا۔ اُسے اِس سوال کا جواب معلوم تھا۔ کاپی سے نظر ہٹا کر ہاتھ بُلند کرتے ہوئے وہ سامنے دیکھنے لگی تو آگے کسی کا ہاتھ پہلے سے اوپر اُٹھا ہوا تھا۔ وہ یاسمین ہی تھی۔ حِبا نے اپنا ہاتھ درمیان سے ہی واپس نیچے کر لیا مگر اُسے یہ اچھا نہیں لگا تھا۔ پھر اُس نے سوچا کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں اور نظر انداز کر دیا۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ اب ہاتھ نہیں اُٹھائے گی۔

اگلے سوال کا جواب کسی کو نہیں معلوم تھا تو وہ مِس فائزہ نے بتا دیا۔ اُس کے بعد والے سوال پر بھی جب یاسمین کا ہی ہاتھ بُلند ہوا تو مِس فائزہ نے کہا:

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ایک ہی اسٹوڈنٹ پڑھ رہی ہے پوری کلاس میں؟ اور کوئی کیوں جواب نہیں دے رہا؟ حِبا، حِبا سُلطان نہیں آئیں کیا آج؟" مِس فائزہ نے کلاس میں نظر گُھماتے ہوئے پوچھا۔ وہ اُنہیں چوتھے سیمسٹر میں "تاریخ اسلام کا عمومی مطالعہ" پڑھا چکی تھیں اور اِس لیے وہ حِبا سُلطان کی ذہانت سے بھی واقف تھیں۔

"میم! میں یہاں ہوں۔" حِبا نے ہاتھ تھوڑا سا اوپر کر کے کہا۔

"تو آپ جواب کیوں نہیں دے رہی ہیں آج؟" مِس فائزہ نے سوال کیا لیکن اِس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی، کلاس کے ایک کونے سے کسی کی آواز سُنائی دی:

"میم! حِبا جواب دینے کے لیے ہاتھ اُٹھا رہی تھیں لیکن یاسمین حِبا سے زیادہ تیز ہیں اِس لیے وہ حِبا سے پہلے ہاتھ اُٹھا لیتی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

یہ آواز نِمرہ کی تھی جسے سُن کر حِبا نے ہونٹ بھینچ کر فریحہ کی طرف دیکھا۔

"ہم دونوں کو مل کر یونیورسٹی میں ایک قتل کرنا پڑے گا۔" فریحہ نے آہستہ سے کہا۔

"میں نے آپ سے نہیں پوچھا تھا نِمرہ!" مِس فائزہ نے اُسے مُسکرا کر جواب دیا پھر حِبا کی طرف دیکھ کر کہا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی حِبا! یہ جو ابھی سوال میں نے پوچھا تھا اِس کا جواب بتایئے۔"

حِبا نے اطمینان سے جواب دے دیا۔ کچھ دیر میں کلاس بھی ختم ہو گئی مگر حِبا کے دل میں یاسمین کے خلاف حسد کا بیج بو دیا گیا تھا۔ اور اُس کو پروان چڑھانے کے لیے پانی ڈالنے کا کام بھی نِمرہ نے کر دیا تھا۔ کلاس ختم ہونے کے بعد بھی وہی الفاظ اُس کی سماعت میں گونج رہے تھے کہ یاسمین حِبا سے زیادہ تیز ہے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دن بعد ایک روز وہ دونوں بلڈنگ کے پہلے فلور پر آ کر گیلری سے گزر کر کلاس کی طرف جا رہی تھیں تب حِبا کچھ دیکھ کر ٹھہر گئی۔ فریحہ بھی اُسے دیکھ کر رُک گئی اور اُس کی نظروں کا تعاقب کرنے لگی۔ اب وہ دونوں اسپورٹس ایریا کی طرف دیکھ رہی تھیں جہاں یاسمین موجود تھی۔ اُنہوں نے دیکھا کہ یاسمین نے اپنا بیگ گلے سے اُتار کر ایک طرف بنی گرل پر لٹکا دیا۔ پھر گلے میں سے دوپٹّہ نکال کر اُسے دائیں ہاتھ کے کندھے اور کمر کے بائیں حصے پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باندھ لیا۔حِبا نے یہ دیکھ کر سر جُھکا کر اپنے آپ پر ایک نظر ڈالی اور پھر دوبارہ سامنے یاسمین کو دیکھنے لگی۔

یاسمین دوڑ شروع کرنے کے نشان کے پاس پہنچ کر باقاعدہ کسی ماہر کھلاڑی کی طرح جُھکی، پھر دو نوں ہتھیلیاں اور بایاں گُھٹنا زمین پر رکھا جبکہ دائیں پیر کی ایڑھی زمین پر رکھی، سامنے نظر اُٹھا کر دیکھا اور پھر اُس دُبلی پتلی اسمارٹ سی لڑکی نے دوڑتے ہوئے دو سے ڈھائی منٹ میں ایک چکر پورا کر لیا۔اُن دونوں نے گردن گھُما کر ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا۔جب وہ یاسمین کو دیکھنے میں محو تھیں تب گیلری سے گزرتی ہوئی نِمرہ، اسمارہ اور رمشا نے بھی اُنہیں یاسمین کو تکتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں اکیلی ایک خالی کلاس میں بیٹھی ہوئی تھیں۔حِبا کو شدید احساسِ کمتری ہونے لگا تھا۔فریحہ نے اُسے سمجھایا کہ وہ اِن باتوں کو اہمیت نہ دے۔اُس دن مِس فائزہ کی کلاس میں نِمرہ نے اُسے غُصّہ دلانے کے لیے وہ سب بولا تھا اور جہاں تک یاسمین کی دوڑ کا تعلق تھا تو سب کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی خوبی دی تھی جیسے حِبا پڑھائی میں اچھی تھی اور فریحہ امتحان میں چھپائی کرنے میں اچھی تھی۔اُس کی بات پر حِبا کا موڈ بہتر ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سُلطان وِلا میں اِس وقت رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔ حِبا سُلطان کے بیڈ روم میں رکھی دراز قد ڈریسنگ ٹیبل پر نصب انرجی سیور کی روشنی چمک رہی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل پر موجود آئینے کے سامنے حِبا سُلطان کھڑی اپنے سراپے کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ وہ سفید ٹراؤزر اور بہت آرام دہ آدھی آستینوں والی ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔ کچھ دیر خود کو دیکھنے کے بعد اُسے محسوس ہوا کہ وہ یاسمین ہی نہیں فریحہ کے مُقابلے میں بھی تھوڑی زیادہ صحت مند تھی۔ ابھی وہ مزید کچھ سوچتی اُس سے پہلے ہی اُسے سامنے آئینے میں اپنے عکس کے پیچھے یاسمین کا عکس نمودار ہوتا اور ہنستا ہوا دکھائی دینے لگا۔ اُس کے چہرے پر ہلکی سی مُسکراہٹ آگئی۔

"اعوذُ باللہِ مِن الشیطانِ الرجیم۔" اُس نے تعوذ پڑھا اور وہ ہنستا ہوا عکس غائب ہو گیا۔ یہ سب شیطانی وسوسے تھے۔ اُس نے سوچ لیا تھا کہ اِن باتوں کو اب سیریس نہیں لے گی۔ وہ یہ سب کرنے یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دن بعد فقہ کا لیکچر چل رہا تھا۔ فقہ کی ٹیچر مِس زینب ہر لیکچر کے آخر میں کچھ احادیث بیان کرتی تھیں اور پھر کسی طالبہ سے اُس کا مفہوم پوچھتی تھیں۔ اگر وہ دُرست مفہوم نہیں بتاتی تھی تو کسی دوسری طالبہ سے کہتی تھیں کہ وہ اُس کی تصحیح کرے۔ مِس زینب نے ایک حدیث بیان کی:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقتور مومن، کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ تاہم خیر تو دونوں ہی میں ہے۔ جو چیز تمہارے لیے فائدے مند ہو، اس کی حرص رکھو اور اللہ سے مدد مانگو اور عاجز نہ بنو۔ اگر تم پر کوئی مصیبت آجائے، تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کر لیتا، تو ایسا ہو جاتا۔ بلکہ یہ کہو کہ یہ اللہ کی تقدیر ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیونکہ ''اگر'' شیطان کے عمل دخل کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

حدیث بیان کرنے کے بعد اُنہوں نے نِمرہ کا نام لیا اور اُسے کہا کہ حدیث کے پہلے حصے ''طاقتور مومن، کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ تاہم خیر تو دونوں ہی میں ہے۔'' اِس کا مفہوم بتائے۔ نِمرہ نے کھڑے ہو کر بولنا شروع کیا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اِس حدیث کا مفہوم تو واضح ہے میم! اللہ کو جسمانی طور پر صحت مند مومن، کمزور مومن سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ زیادہ فٹ ہوتا ہے تو زیادہ عبادت کر سکتا ہے، قیام کر سکتا ہے جبکہ کمزور دُبلا پتلا مومن اُتنی عبادت نہیں کر سکتا۔ہاں یہ ہے کہ مسلمان تو دونوں ہی ہیں لہٰذا ہمیں اپنی فٹنس کا خوب خیال رکھنا چاہیئے نہ ہمیں کھا کھا کر آلو کی طرح موٹا ہو جانا چاہیئے اور نہ ہی اسمارٹ ہونے کے چکر میں بہت دُبلا ہو جانا چاہیئے۔"

"سب مُطمئن ہیں اِس مفہوم سے؟" مِس زینب نے نِمرہ کا جواب سُننے کے بعد باقی سب سے پوچھا۔

"جی میم! میں مُطمئن نہیں ہوں۔" یاسمین نے کہا تو نِمرہ کی آنکھیں پھیل گئیں جبکہ حِبا اور فریحہ کے چہرے پر مُسکراہٹ آگئی۔

"جی بتایئے کیا مسئلہ ہے نِمرہ کے مفہوم میں؟" اُنہوں نے پوچھا۔

"اِن کا مفہوم بالکل غلط ہے میم! حدیث میں موٹے پتلے یا جسمانی طور پر فٹ مسلمان کی بات نہیں ہو رہی ہے۔" یاسمین نے اُٹھ کر بولنا شروع ہی کیا تھا کہ نِمرہ نے اُس کی بات بیچ میں سے کاٹ کر کہا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میم! مجھے لگتا ہے میری دُبلے پتلے مومن والی بات کو یاسمین اپنے اوپر لے گئیں۔وہ میں نے اِن کے بارے میں نہیں کہا تھا۔"

"میم! اگر نمرہ نے مجھے بولنے نہیں دینا تو پھر یہ خود ہی دے دیں میری طرف سے جواب۔" یاسمین نے بھی ٹوکنے پر بُرا مان کر کہا۔

"نمرہ آپ اپنی بات کر چکی ہیں۔اب یاسمین کو بات کرنے دیں۔اگر آپ کو اُن کی بات سے اتفاق نہیں ہے تو اُن کی بات مکمل ہونے کا انتظار کریں۔اب آپ بیچ میں نہیں بولیں گی، بیٹھ جایئے۔جی یاسمین آپ اپنی بات پوری کریں۔"مِس زینب نے یاسمین کو بات جاری رکھنے کے لیے کہا۔

"اِس حدیث میں ایمان کی طاقت کی بات کی گئی ہے۔اپنے ایمان کے اعتبار سے طاقت ور مومن، کمزور ایمان والے مومن سے زیادہ بہتر اور اللہ کا زیادہ پسندیدہ ہے۔یہاں بدنی اعتبار سے طاقت ور مراد نہیں ہے۔جو لوگ اِس حدیث کو موٹاپے، دُبلے پن یا فٹنس سے جوڑتے ہیں وہ یا تو دین کا صحیح علم نہیں رکھتے ہیں یا پھر اپنے جسم کو لیکر کسی شدید قسم کے احساسِ کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ہر انسان کو اللہ نے بنایا ہے، کسی کو دُبلا کسی کو موٹا اور اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ دُبلے لوگ کوشش کر کر کے تھک جاتے ہیں مگر صحت نہیں پکڑ پاتے ہیں، اِسی طرح موٹے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لوگ لاکھ کوشش کے باوجود، وزن کم نہیں کر پاتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں انسان کے نہیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ پھر جو چیزیں انسان کے ہاتھ میں ہی نہیں، اُن کی بُنیاد پر کسی کو کم یا زیادہ ایمان والا قرار دینا صرف جہالت ہے اور کچھ نہیں۔ اور یہ کہ طاقتور اور کمزور مومن ایمان کے اعتبار سے برابر بھی ہوں، تب بھی طاقت ور مومن کا نفع دوسروں تک پہنچتا ہے، جب کہ کمزور کا نفع اس کی ذات تک محدود رہتا ہے۔ اسی وجہ سے طاقت ور مومن کمزور سے افضل ہے۔ تاہم دونوں ہی میں خیر ہے۔ آپ ﷺ نے ایسا اس لیے فرمایا، تاکہ کہیں لوگ یہ گمان نہ کر لیں کہ کمزور مومن میں کوئی بھلائی ہی نہیں ہوتی۔ جب کہ کمزور مومن میں بھی بھلائی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کافر سے بہر طور بہتر ہی ہوتا ہے۔" یاسمین نے حدیث کا مفہوم پورا کیا تو نمرہ کا چہرہ غُصے سے لال ہو رہا تھا۔ وہ دوبارہ کھڑی نہیں ہوئی۔ مِس زینب نے کہا کہ یاسمین نے بالکل دُرست مفہوم بتایا تھا۔ حِبا اور فریحہ بھی بہت خوش ہو گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یونیورسٹی میں آج کتابوں کی نُمائش تھی۔سب لڑکیاں کتابیں دیکھنے اور خریدنے میں مصروف تھیں۔یاسمین بھی وہیں ایک اسٹال کے پاس سیرت النبی ﷺ پر کوئی کتاب ڈھونڈ رہی تھی جب حِبا اور فریحہ وہاں آ گئیں۔حِبا نے یاسمین کو "نمازِ نبوی" تُحفے میں دی تو وہ بہت خوش ہوئی اور اُس نے حِبا کو پھول دیے جو وہ یونیورسٹی آتے ہوئے لیکر آئی تھی۔یاسمین کے جانے کے بعد فریحہ نے حِبا سے پوچھا:

"یہ کتاب کس خوشی میں دی ہے اُس کو؟"

"کیونکہ آپ ﷺ نے ایک دوسرے کو تحائف دینے کی ہدایت کی ہے کہ اِس سے دِلوں کی رنجش ختم ہوتی ہے۔اُس دن وہ نِمرہ کی بات پر میں یاسمین کو بُرا سمجھ رہی تھی ناں تو بس اُن شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے دی ہے کتاب۔" حبا نے اُسے بتایا۔

"پچھلے دس سال سے ہم دونوں ساتھ ہیں لیکن مجھے تو کبھی اپنی کوئی کتاب نہیں دی تُو نے؟" اُس نے مصنوعی غُصہ کر کے پوچھا۔

"دے دوں گی یار تُجھے بھی کوئی کتاب اب ڈرامے نہ کر اور ویسے بھی تُو تو میری بہن ہے ناں۔ چل کینٹین چلتے ہیں۔" حِبا کی بات پر وہ مُسکرا دی اور پھر وہ دونوں کینٹین چلی گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاسمین اپنے کمرے میں عصر کی نماز کے بعد قُرآن کی تلاوت کر رہی تھی۔ تلاوت سے فارغ ہو کر اُس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو عاشر اُس کے بیڈ پر بیٹھا تھا۔ اُس نے قُرآن اندر الماری میں رکھا اور پھر بھائی سے پوچھا:

"تُم کب آئے عاشر؟ مجھے تُمہارے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔"

"جب آپ اپنی کتاب پڑھ رہی تھیں تب ہی آیا تھا میں۔ آپ بہت غور سے پڑھ رہی تھیں۔" عاشر نے بتایا۔

"ہاں غور سے تو میں پڑھتی ہوں۔ تُمہیں پتہ ہے اِس کتاب میں ہر سوال کا جواب ہے اور یہ جواب خود اللہ نے دیے ہیں، اللہ مطلب خُدا صرف ایک خُدا۔" یاسمین نے اُسے قُرآن کے متعلق بتایا تو اللہ کا مطلب بھی سمجھا دیا۔

"واقعی ہر سوال کا جواب ہے اِس میں؟ مطلب ہر پرابلم کا حل؟" عاشر نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں سوال کا جواب الگ چیز ہوتی ہے اور مسئلے کا حل الگ۔ مثال کے طور پہ اگر کل میرا پیپر ہے اور مجھے جاننا ہے کہ مجھے پاس ہونے کے لیے کیا کرنا چاہیئے تو یہ کتاب مجھے پیپر میں آنے والے سوالوں کے جواب نہیں بتائے گی، یہ کتاب بتائے گی کہ مجھے اپنی پوری محنت سے تیاری کرنی چاہیئے، پھر جا کر اچھے سے پیپر دینا چاہیئے، پاس ہونے کے لیے اللہ سے دُعا کرنی چاہیے اور پھر جو بھی نتیجہ آئے اُس پر راضی ہونا چاہیئے۔" یاسمین نے اُسے سمجھایا تو وہ مُسکرانے لگا پھر اُس نے ایک اور سوال پوچھا:

"اور آپ کی یہ کتاب میرے لیے کیا کہتی ہے؟"

"تُمہارے لیے اِس کتاب میں ایک گُڈ نیوز ہے۔" یاسمین نے مُسکرا کر بتایا۔

"میرے لیے؟ واہ کیا ہے وہ گُڈ نیوز؟" اُس نے پُرجوش ہو کر پوچھا۔

"دیکھو اِس میں اللہ نے کہا ہے کہ جب مسلمان کوئی اچھا کام کرے گا جیسے کسی ضرورت مند کو پیسے دینا یا کھانا کھلانا تو اللہ اِس کے بدلے اُس کو سات سو گنا بڑھا کر انعام دیں گے بلکہ اگر چاہیں گے تو اِس سے بھی زیادہ دے دیں گے۔ اب یہ تو ہو گئی عام بندوں کی بات۔ تُمہارے ساتھ ایک مسئلہ ہے تُمہاری ٹانگ کا، جس کی وجہ سے جو بھی عام طور پر کرنے والے کام بھی ہوتے ہیں تو تُمہیں وہ کرنے میں پریشانی ہوتی ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ کبھی تُم مجھے مدد کے لیے بُلاتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو اور زیادہ تر خود ہی وہ کام کر لیتے ہو لیکن تُم کوئی کمپلین نہیں کرتے برداشت کرتے ہو، صبر کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب دیں گے یعنی کوئی حساب نہیں، ان لمیٹڈ انعام۔" یاسمین نے بھی جوش سے بتایا تو وہ کافی خوش ہو گیا۔

"آپی! آپ کی باتیں سُن کر بہت ہمت ملتی ہے۔ آپ واپس مت جانا اب۔" اُسے اب بھی ایک خوف تھا کہ وہ واپس نہ چلی جائے۔

"میں اب واپس نہیں جاؤں گی۔" یاسمین نے اُسے یقین دلایا۔ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی زارا نے اُن کی پوری گفتگو سُن لی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دن بعد یونیورسٹی میں ایک سیمینار تھا۔ سیمینار میں طیبہ سُلطان بھی آئی تھیں۔ وہ حِبا اور فریحہ سے بہت پیار سے ملیں۔ یاسمین کو اُن کے اور حِبا کے چہرے میں مشابہت لگی۔ اُس نے کسی سے پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ حِبا کی والدہ ہیں۔ پھر سیمینار شروع ہو گیا۔ سیمینار کے دوران بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حِبا، اپنی والدہ کے قریب ہی رہی اور اُن کو پینے کے لیے پانی بھی لا کر دیتی رہی۔ یاسمین یہ سب بغور دیکھ رہی تھی۔ سیمینار کے بعد طیبہ سُلطان اسٹیج سے نیچے اُترنے لگیں۔ وہ ننگے پیر تھیں۔ سب کے جوتے، چپل ہال کے دروازے کے پاس موجود تھے۔ تب ہی اُس نے حِبا کو تیزی سے اُٹھ کر ہال کے دروازے کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ اُس کی والدہ اب اسٹیج سے اُتر کر وہیں جا رہی تھیں، جہاں جوتے اور چپل رکھے ہوئے تھے۔ حِبا نے وہاں سے اپنی والدہ کی چپل اُٹھائی اور اُن کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی بالکل اُن کے سامنے زمین پر اِس طرح رکھی کہ بس وہ آ کر اُسے پہن لیں اور اُنہیں چپل کو اپنی طرف گھُمانے کی یا کسی بھی طرح کی مُشقّت نہ کرنی پڑے۔ اُنہوں نے حِبا کو گلے سے لگا کر پیار کیا اور پھر وہاں سے روانہ ہو گئیں۔

یاسمین یہ منظر دیکھ کر بہت حیران ہوئی۔ وہ اتنے سالوں سے یہ یاد کرتی آئی تھی کہ اُس کی ماں نے کب اُس سے آخری بار پیار سے بات کی تھی مگر اُس نے کبھی اپنا محاسبہ نہیں کیا تھا۔ زارا نے تو عاشر کے ایکسیڈنٹ سے پہلے تک اُس سے پیار سے بات کی تھی مگر جیسی محبت اور اپنائیت حِبا کی اپنی والدہ کے لیے تھی، ویسی اپنائیت شاید اُس نے ساری زندگی کبھی نہیں دکھائی تھی۔ وہ تو ماں سے بحث کرتی تھی، ناراض ہو جایا کرتی تھی۔ اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اُسے مِس فروا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے ملنا تھا۔آج جُمعہ تھا مگر وہ دو دن تک انتظار نہیں کر سکتی تھی اِس لیے اُسی دن اُن کے پاس پہنچ گئی۔

اُس نے جانے سے پہلے ہمیشہ کی طرح اطلاع کر دی تھی۔جب وہ اُن کے گھر پہنچی تو وہ سورہ الکہف کی تلاوت کر رہی تھیں۔تلاوت کے بعد اُنہوں نے یاسمین سے اُس کی خیریت پوچھی، پھر یونیورسٹی سے سیدھے وہاں آنے کی وجہ پوچھی تو یاسمین نے سیمینار، حِبا اور اُس کی والدہ والی بات بتائی۔

"ہاں تو اِس میں کیا مسئلہ ہے؟ اِسی طرح تو پیش آنا چاہیئے اماں، ابا کے ساتھ۔حِبا! ماشاءاللہ بہت اچھا بچی ہے۔اللہ کے احکامات پر پوری طرح عمل کر رہی ہے۔" اُنہوں نے اُس کی بات پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے حِبا کی تعریف کی۔

"لیکن فروا باجی! مطلب۔۔۔مطلب میں نے تو۔۔۔میں تو کبھی بھی اپنی ماما کے ساتھ اتنی زیادہ عزت سے نہیں پیش آئی۔اور پھر اب پانچ سال سے تو میں نے شاید اُن کی طرف مُسکرا کر بھی نہیں دیکھا۔" یاسمین نے ڈرتے ڈرتے بتایا تو مِس فروا کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"استغفرُاللہ یاسمین! یہ تو بہت بُرا بات ہے، مطلب تُم نے میری نصیحتوں پر بالکل عمل نہیں کیا؟" اُنہوں نے اُسی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ ایسے تو مت بولیں، میں پہلے ہی بہت شرمندہ ہوں۔" اُس نے بہت بیچارگی سے کہا۔

"حد ہے یاسمین خانم! ایک تو تُم نے پہلے اپنا مذہب بدل لیا چلو وہ تو اچھا کیا مگر اُس پر بھی تُمہارا اماں ناراض تھا، پھر کچھ ٹائم بعد اُنہوں نے تُمہیں دوبارہ گھر آنے دے دیا اور اب تو مستقل واپسی کے لیے بھی مان گئیں۔ پھر بھی تُم نے اپنا رویہ بہتر نہیں کیا اُن کے ساتھ۔" اُنہوں نے یاد دلاتے ہوئے سمجھایا۔

"نہیں میں اب بحث نہیں کرتی اُن سے بلکہ پچھلے تین سال سے ہماری کوئی زیادہ بات چیت ہی نہیں ہوئی۔ وہ جو کام کہتی ہیں وہ کر دیتی ہوں، ہاں خود سے کچھ نہیں کرتی۔" اُس نے تھوڑے دفاعی انداز میں بتایا۔

"یاسمین اللہ نے اماں، ابا کے ساتھ احسان کرنے کا کہا ہے ہم لوگوں کو۔ تُم جو کرتی ہو، وہ تو بس ایک رسمی کام کاج ہے۔" اُنہوں نے اب اللہ کا حکم یاد دلایا۔

"تو یہ احسان کیسے کرتے ہیں؟" اُس نے بچوں کی طرح پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جیسے جبا نے کیا جو تُم نے ابھی بتایا، احسان مطلب کسی کام کو بہترین طریقے سے کرنا، مطلب آپ کسی کا مدد کر رہے ہو تو اب جتنی مدد کا اُسے ضرورت ہے اُس سے زیادہ اُس انسان کا مدد کرنا جیسے۔۔۔ جیسے جیسے۔" وہ مزید مثال سوچنے لگیں تو یاسمین نے کہا:

"جیسے آپ کرتی ہیں میرے ساتھ، بلکہ سب کے ساتھ۔"

"میں۔۔۔ نہیں میرا تو الگ وجہ ہے، میں نے کہیں پڑھا تھا کہ ہم Capricorn اسٹار والوں کا عادت ہوتا ہے ہر کام اچھے سے کرنے کا یا احسان کرنے کا۔ دیکھو مثال کے طور پہ تُمہارا اماں کو پیاس لگا اور اُنہوں نے تُم سے پانی مانگا۔ اب یا تو تُم اُن کو کولر سے پانی لا کر دے دو گی، یا تُم سوچو گی کہ گرمی ہے تو تُم اُن کو فریج سے ٹھنڈا پانی لا کر دو گی، یا پھر تُم فریج سے پانی لیکر ایک ٹرے میں ادب سے لا کر دو گی، پھر اُن کا انتظار کرو گی اور اُن کے پانی پینے کے بعد گلاس اور ٹرے اپنا جگہ پر رکھ کے آؤ گی۔ اب یہ جو دوسرا اور تیسرا طریقہ تھا، یہ تھا احسان۔" اُنہوں نے پوری مثال دے کر سمجھایا۔

"جی اب سمجھ گئی لیکن مجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے کہ آج تک یہ کیوں نہیں پتہ تھا۔" اُس نے افسردگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تُمیں شرمندگی ہو رہا ہے اور مجھے حیرت ہو رہا ہے کہ تُم کیسے اِس سے ناواقف تھیں۔ارے ہاں یاسمین! تُم نے فضائل فاروقِ اعظم میں اویس قُرنی رحمتہ اللہ کے بارے میں نہیں پڑھا؟"مِس فروا نے کچھ یاد آنے پر اُس سے پوچھا۔

"جی نہیں۔"اُس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"چلو میں بتاتی ہوں دیکھو عُمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت میں جب بھی یمن کے حلیف قبائل عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو عمرؓ،اُن سے دریافت کرتے:"کیا تم میں اویس بن عامر ہے؟" ایک دن اویس بن عامر کو پا ہی لیا،تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا:"تم اویس بن عامر ہو؟"انہوں نے کہا:"ہاں!"

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا:"قرن قبیلے کی شاخ مراد سے ہو؟"انہوں نے کہا: "ہاں!"

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا:"تمہیں برص کی بیماری لاحق تھی،جواب ختم ہو چکی ہے،صرف ایک درہم کے برابر جگہ باقی ہے؟"انہوں نے کہا:"ہاں"

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا:"تمہاری والدہ ہے؟"انہوں نے کہا:"ہاں!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث نبوی سنائی: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: (تمہارے پاس یمن کے حلیف قبائل کے ساتھ اویس بن عامر آئے گا، اس کا تعلق قرن قبیلے کی شاخ مراد سے ہوگا، اسے برص کی بیماری لاحق تھی، جو کہ ختم ہو چکی ہے، صرف ایک درہم کے برابر باقی ہے، وہ اپنی والدہ کے ساتھ نہایت نیک سلوک کرتا ہے، اگر اللہ تعالی پر قسم بھی ڈال دے تو اللہ تعالی اس کی قسم پوری فرمادے گا، چنانچہ اگر تم اس سے اپنے لیے استغفار کرواسکو، تو لازمی کروانا) لہذا اب آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں، تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی۔

اب دیکھو مغفرت کی دُعا کون کروا رہا ہے؟ عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور جن سے دُعا کروا رہے ہیں اُن کے پیچھے کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے اُنہیں یہ مقام ملا ہے تہجد، جہاد، علم، نماز، روزہ، زکوۃ اِن میں سے کچھ بھی نہیں صرف ماں کی خدمت۔ "مِس فروا نے پورا واقعہ سُنا کر اُس کی طرف دیکھا تو وہ رو رہی تھی۔ اُنہوں نے اُسے چُپ کرایا، تسلی دی اور کہا کہ اب ماں کے ساتھ رویہ بہتر کرے۔ پھر یاسمین وہاں سے اپنے گھر روانہ ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات میں زارا حسبِ معمول سب کام کاج سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹی تو اُس کی ٹانگ میں درد تھا۔ وہ خود ہی وقفے وقفے سے اپنی ٹانگ ایک ہاتھ سے دبا رہی تھی۔ یاسمین کمرے کے دروازے سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ اُس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ رونے والی تھی۔ پھر وہ بنا آواز کیے چلتی ہوئی بیڈ کے ساتھ آ کر زمین پر بیٹھ گئی۔ زارا نے دوسری جانب کروٹ لی ہوئی تھی اِس لیے وہ یاسمین کو نہیں دیکھ سکی۔

"ماما! آئی ایم سوری مجھے معاف کر دیں۔" اُس نے دونوں ہاتھ ماں کے پیروں پر رکھ کر کہا۔ زارا اُس کی آواز پر تھوڑی چونک گئی۔ اُس نے کروٹ لے کر دیکھا تو یاسمین بولتے بولتے رو رہی تھی۔ اُسے فکر ہوئی۔

"یاسمین بیٹا کیا ہوا آپ رو کیوں رہی ہو؟" اُس نے پوچھا۔

"ماما میں بہت بُری ہوں۔ میں نے اتنے ٹائم سے آپ کے ساتھ اچھے سے بات نہیں کی، میں بہت بُری بیٹی ہوں۔ ماما پلیز مجھے ایک بار معاف کر دیں" وہ روتے ہوئے وہی الفاظ دُہرا رہی تھی۔ جوان بیٹی کو روتا دیکھ کر اُس کا دل بھی بھر آیا۔ اُس نے آگے بڑھ کر اُسے بیڈ پر بٹھایا اور گلے لگا لیا۔ زارا ابھی رونے لگی تھی اُس نے یاسمین کے ساتھ بے جا سختی اور اپنے سابقہ رویے پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

افسوس کیا۔ پھر اُس نے بیٹی کے آنسو پونچھے اور پہلے کی طرح ہنسی خوشی رہنے کا فیصلہ کیا۔

یاسمین نے اُسی وقت جا کر زارا کو ٹرے میں ٹھنڈا پانی لا کر پلایا۔ زارا بہت حیران اور خوش بھی ہوئی اور بیٹی کو پھر گلے لگا لیا۔ اُس رات یاسمین کو بہت سُکون کی نیند آئی تھی۔ دل سے جیسے ڈھیروں بوجھ اُتر گیا تھا۔

ویک اینڈ پر کام کی تھکن کی وجہ سے زارا کو بُخار ہو گیا تھا۔ پیر کی صبح یاسمین اُٹھ کر ماں کے پاس گئی تو اُس وقت بھی بخار اُترا نہیں تھا۔ یاسمین اُس دن یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں آج پھر مِس فائزہ کی تقابُلِ ادیان کی کلاس تھی۔ کلاس کے آخر میں سوال جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ آج زیادہ تر سوالوں کے جواب حِبا دے رہی تھی جبکہ باقی لڑکیاں بھی وقفے وقفے سے ایک آدھ جواب دے دیتی تھیں۔ ایک اور جواب حِبا نے دیا تو مِس فائزہ کو یاسمین کا خیال آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج یاسمین نے کوئی جواب نہیں دیا۔" وہ کلاس پر نظر دوڑا کر بولیں۔

"آج یاسمین یونیورسٹی نہیں آئی ہے میم! اِسی لیے حِبا سُلطان سب سوالوں کے جوابات دے رہی ہیں۔" نِمرہ نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

"حِبا جواب تو دے رہی ہے ناں، تُم تو کلاس میں اکیلی ہو تب بھی جواب نہ دو کیونکہ تُمہیں جواب آتا ہی نہیں۔" فریحہ نے نِمرہ کو جواب دیا۔

"فریحہ، نمرہ میرا خیال ہے میں ابھی کلاس میں موجود ہوں اور آپ فائنل ایئر کی طالبات ہیں، آپ کا یہ رویہ ہو گا تو پھر جونیئر کیا سیکھیں گے آپ سے۔" مِس فائزہ نے اُن دونوں کو تنبیہ کی۔

کچھ دیر بعد کلاس ختم ہو گئی مگر حِبا کو بہت غُصہ آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یاسمین پورا دن ماں کی خدمت کرتی رہی تھی۔ اُس نے زارا کو کسی بھی کام کے لیے اُٹھنے نہیں دیا تھا۔ ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے بھی یاسمین ہی ماں کے ساتھ گئی تھی۔ زارا دیکھ رہی تھی کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُس کی بیٹی اب کافی بڑی ہو گئی تھی اور گھر کے سب کام دیکھ سکتی تھی۔ شام میں عاشر بھی کالج سے واپس آ گیا تھا۔ پھر اُس نے چائے بنا کر ماں اور بھائی کو دی۔ شام تک زارا کی طبیعت کافی بہتر ہو گئی تھی۔

اگلے دن فقہ کا لیکچر تھا۔ لیکچر کے بعد احادیث کے مفہوم کا موقع آیا تو مِس زینب نے یاسمین کو مخاطب کیا:

"یاسمین آپ ذرا بتایئے کہ سورہ الکہف کی کیا فضیلت ہے؟"

"جی میم!" یاسمین نے مُسکرا کر کہا اور جواب دینے کے لیے کھڑی ہو گئی۔

"سورہ الکہف قُرآن شریف کی ایک بہت اہم سورت ہے جس میں کئی اہم واقعات کا ذکر ہے۔ اِس کی فضیلت کے بارے میں آتا ہے کہ جس نے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کی وہ آٹھ دن تک ہر فتنے سے بچا رہے گا، اگر دجال کا بھی خروج ہو جائے تو اس سے بھی بچ جائے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گا۔" یاسمین نے سورہ الکہف کی فضیلت بتا کر بات مکمل کی تو مِس زینب نے کلاس کی جانب دیکھ کر سوال کیا:

"کسی کو یاسمین کے جواب پر کوئی اعتراض ہے؟"

مِس زینب کچھ دیر دیکھتی رہیں مگر کوئی آواز نہیں آئی۔ وہ ابھی کچھ کہنے ہی والی تھیں کہ کسی کی آواز اُن کی سماعت سے ٹکرائی:

"میم! مجھے اعتراض ہے اِن کے جواب پہ۔" وہ آواز حِبا سُلطان کی تھی جو کہ سب کے لیے تھوڑی حیران کن تھی کیونکہ حِبا نے اِس سے پہلے کبھی کسی کے جواب پر اعتراض نہیں کیا تھا۔ اگر اُس سے کوئی سوال کیا جاتا تو وہ بس جواب دے دیا کرتی تھی۔

"جی حِبا بتایئے کیا اعتراض ہے؟" مِس زینب نے اجازت دی تو وہ کھڑی ہو گئی لیکن یاسمین کے برعکس اُس کا چہرہ بالکل سپاٹ، تاثُرات سے خالی تھا۔

"میم! یہ جو حدیث یاسمین نے بیان کی ہے یہ ضعیف حدیث ہے۔ سورہ الکہف کو خاص جمعہ کے دن نہیں کسی بھی دن پڑھ سکتے ہیں۔ جہاں تک اِس سورت کی فضیلت کی بات ہے تو اِس بارے میں دو روایات ملتی ہیں پہلی روایت یہ ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا لیا جائے گا۔اور دوسری روایت میں آتا ہے کہ جس نے سورہ کہف پڑھی تو اس کے لئے قیامت میں نور ہو گا اس جگہ سے مکہ تک اور جس نے (سورہ کہف) کی آخری دس آیات تلاوت کی اور دجال کا خروج ہوا تو اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" اُس نے بات مکمل کی تو مِس زینب نے یاسمین کی طرف دیکھا جو ہاتھ بُلند کر رہی تھی۔اُنہوں نے اُس سے پوچھا:

"جی یاسمین آپ کو کچھ کہنا ہے؟"

"جی میم!" یاسمین پھر کھڑی ہو گئی۔

"میم میرے خیال میں دین کے معاملے میں ہمیں تھوڑی نرمی اختیار کرنی چاہیئے، سخت نہیں ہونا چاہیئے۔اگر کوئی جمعہ کے جمعہ بھی تلاوت کر رہا ہے تو وہ ایک نیک کام ہی کر رہا ہے، کوئی گناہ تو نہیں کر رہا۔" یاسمین نے اب بھی مُسکراہٹ کے ساتھ بات مکمل کر کے حِبا کی طرف دیکھا جو اپنا ہاتھ بُلند کر چکی تھی۔

"جی حِبا کہیے۔" مِس زینب نے ایک بار پھر اُسے اجازت دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اللہ کے نبی ﷺ نے ہر عبادت کا طریقہ اور تعداد متعین کر کے ہمیں بتائی ہے جیسے نماز کی رکعت، عید کے دن، نماز کے اوقات وغیرہ۔اب اِس کے بعد بھی ہم اپنی مرضی سے کوئی نیک کام نئے طریقے سے ثواب کی نیت سے کریں اور سوچیں کہ اِس کی خاص کوئی فضیلت ہے تو وہ بِدعت کہلائے گی اور ہر بدعت گُمراہی ہے۔یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی اپنے دینی احکامات میں تحریف کر دی تھی،اب ہم اُن کی پیروی تو نہیں کر سکتے ناں میم!" حِبا نے آخر میں یاسمین کے پچھلے مذہب کے حوالے سے طنز کر کے جواب مکمل کر دیا۔مِس زینب نے کہا کہ حِبا کا جواب دُرست تھا۔فریحہ نے اُسے سمجھایا کہ طنز کی ضرورت نہیں تھی لیکن حِبا نے اُس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی۔یاسمین اُس کا طنز نہیں سمجھی تھی۔وہ حِبا کی سیمینار والی حرکت کے بعد اُس سے کافی مُتاثر ہو گئی تھی اور اُس سے زیادہ سے زیادہ دین کے مُتعلق باتیں سیکھنا چاہتی تھی۔اُس نے اِس سب کو ایک صحت مند بحث کے طور پر لیا تھا مگر نِمرہ سمجھ گئی تھی کہ حِبا اب یاسمین سے حسد کرنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سُلطان وِلا میں اِس وقت رات کا کھانا لگا ہوا تھا۔ حِبا سُلطان اور طیبہ بیگم اپنی مخصوص جگہوں پر، آمنے سامنے بیٹھی کھانا تناوُل فرما رہی تھیں۔ طیبہ بیگم ہمیشہ کی طرح کتاب پڑھتے پڑھتے ہی کھا رہی تھیں جبکہ حِبا بس پلیٹ میں چمچہ گُھمائے جا رہی تھی۔ اُس کا کھانے کا دل نہیں تھا۔ وہ اب بھی غصے میں تھی اور کچھ سوچ رہی تھی۔

"امی!" کافی دیر سوچتے سوچتے کچھ سمجھ نہیں آیا تو اُس نے ماں سے پوچھنا مُناسب سمجھا اور اُنہیں پُکارا۔

"جی بیٹا؟" اُنہوں نے کتاب پلیٹ کے برابر میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

"امی! یہ جو غیر مسلم ہوتے ہیں یہ جب مسلمان ہوتے ہیں تو اُن کے سارے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟" اُس نے سیدھا سیدھا سوال کیا۔

"بالکل اللہ تعالیٰ اُن کا نامہ اعمال صفر سے شروع کرتا ہے جب وہ اللہ کو ایک مان کر مسلمان ہوتے ہیں۔" اُنہوں نے اُس کی بات کی تصدیق کی۔

"لیکن وہ ساری زندگی گناہ کرتے رہے اور پھر کلمہ پڑھا تو بالکل صاف سُتھرے ہو گئے یہ صحیح ہے؟" وہ مُطمئن نہیں ہوئی تھی اِس لیے پھر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایمان لانا ہی تو ایک طرح سے داخلے کا کارڈ ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ کو اپنا خُدا نہیں مانتے تھے یا اُس کے ساتھ شرک کرتے تھے، تب تک تو اللہ کے ساتھ اُن کا کچھ لینا دینا ہی نہیں ہوتا۔ پھر جب ایمان لاتے ہیں تب اللہ کے ساتھ معاہدہ ہو جاتا ہے۔ اور بیٹا یہ صرف کلمہ پڑھنا نہیں ہوتا وہ ایک پورے تبدیلی کے عمل سے گزرتے ہیں۔ بچپن سے جس مذہب پر ایمان رکھ کر بڑے ہوتے ہیں اُسے چھوڑنا آسان نہیں ہوتا مگر اللہ اُنہیں ہدایت کے ساتھ ہمت بھی دیتا ہے اور پھر انعام بھی دیتا ہے کہ پہلے کے سب اچھے بُرے اعمال ختم کر دیتا ہے۔ اور پھر کتنے ہی انسان اللہ کو جانے بغیر گُمراہی میں ہی اِس دُنیا سے چلے جاتے ہیں، تو پھر جو خوش نصیب اللہ کے دین میں شامل ہو جائیں اُن کا اتنا تو حق بنتا ہے کہ پہلے کی باتوں پر اُن کا مواخذہ نہ کیا جائے" اُنہوں نے بیٹی کو بہت پیار سے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"پھر بھی امی! اُن کا یہ فائدہ تو ہوتا ہے کہ وہ بڑے ہو کر، سمجھدار ہو کر مسلمان ہوتے ہیں تو آگے گناہ بھی کم کرتے ہوں گے جبکہ ایک انسان جو شروع سے مسلمان ہے وہ تو گناہ کر کر کے سیکھ سیکھ کر بڑا ہوا ہے تو اُس کے تو بیچارے کے گناہ جمع ہو جاتے ہوں گے۔" اُس نے ایک اور دلیل پیش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا! ایمان کی نعمت سے بڑی کوئی نعمت نہیں ہے مگر اِس نعمت کو ہم نعمتوں میں شُمار ہی نہیں کرتے جبکہ یہ سب سے بڑی نعمت ہے ہمارے رب کی۔ اور پھر جن لوگوں کی آپ مثال دے رہی ہو کہ اُن کے گناہ جمع ہو جاتے ہیں تو اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے توبہ کی صورت میں ایک بہت بڑا فائدہ بھی تو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ہم انسان خطا کے پُتلے ہیں۔ ہم غلطیاں اور گناہ کرتے ہیں۔ ہمارے باپ آدمؑ نے تو جنت میں اللہ کی صرف ایک پابندی کو نظر انداز کیا تھا مگر ہم تو یہاں روزانہ کتنے فتنوں سے گھرے ہیں اور اکثر اپنے نفس کے ہاتھوں اُن فتنوں میں پڑ جاتے ہیں۔ ایسے میں توبہ ہمیں بچاتی ہے۔ اللہ نے توبہ کا دروازہ ہمارے لیے کھلا رکھنے کے ساتھ ہمیں تلقین بھی کی ہے کہ ہم توبہ کریں کیونکہ اللہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔" طیبہ بیگم نے پھر تفصیل سے سمجھایا تو حِبا کے چہرے پر اطمینان آ گیا مگر اُس نے مزید ایک سوال پوچھ لیا:

"تو پھر جب اللہ تعالیٰ اُنہیں خود ہدایت دیتا ہے تو پھر ہمیں کیوں کوشش کرنی چاہیئے اُن کو اسلام کی طرف لانے کے لیے؟"

"کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں اُن میں لوگوں کا حصہ اور حق ہوتا ہے، جو غریب ہیں اُن کا ہماری دولت پر حق ہے، جن کے پاس علم نہیں ہے اُن کا ہمارے علم پر حق

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے، جو جسمانی طور پر کمزور ہیں اُن کا ہماری جسمانی قوت و طاقت پر حق ہے۔ میرا ماننا ہے کہ ہمیں دین کی صحیح سمجھ تب تک نہیں آسکتی جب تک ہم اپنی آزمائشوں کو نعمت اور نعمتوں کو آزمائش نہ سمجھیں۔ ہر ایک آسائش اور نعمت پر ہم سے پوچھ گچھ ہو گی کہ ہم نے اِن نعمتوں کا کیسا استعمال کیا؟ دولت کو کہاں خرچ کیا؟ آنکھوں سے کیا دیکھا؟ کانوں سے کیا سُنا؟ زُبان سے کیا بولا؟ اللہ نے جو دین کا علم ہمیں عطا فرمایا اُسے آگے پھیلایا یا نہیں؟ ہدایت دینا نہ دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن ہمارے بس میں کوشش کرنا تو ہے، اِس لیے ہمیں اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔" اب کی مرتبہ اُس نے ماں کی بات مکمل ہونے پر مُسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا، اُس کا غُصّہ کم ہو گیا تھا مگر یاسمین کے لیے اُس کا دِل اب بھی صاف نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

رات میں اکبر گھر آیا تو اُس نے دیکھا کہ زارا اور یاسمین ساتھ بیٹھی تھیں اور زارا اُس کے سر میں تیل لگا رہی تھی۔ وہ دونوں خوشگوار موڈ میں باتیں بھی کر رہی تھیں۔ اُسے پہلے تھوڑی حیرت ہوئی مگر پھر وہ بہت خوش ہو گیا تھا۔ عاشر اپنے دوست کے گھر پڑھائی کرنے گیا ہوا تھا۔ اُس کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امتحانات قریب تھے تو وہ آج کل پڑھائی میں کافی مصروف رہتا تھا اِس لیے اُسے زارا اور یاسمین کا تعلق ٹھیک ہونے کا علم نہیں ہوا تھا۔ اکبر بھی اُن دونوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ یاسمین نے اُسے بتایا کہ اُس کی یونیورسٹی میں اگلے ماہ اسپورٹس فیسٹیول تھا اور وہ پانچ سو میٹر کی دوڑ میں حصہ لینا چاہتی تھی جس کے لیے اُسے نئے اسپورٹس شوز لینے تھے۔ اکبر اُسے ہاں کہنے لگا مگر زارا نے اُسے روک کر خود یاسمین کو جوتے دلا کر لانے کا کہہ دیا۔ ماں کی بات سُن کر یاسمین نے خوشی سے سر اُس کی گود میں رکھ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن پھر فقہ کی کلاس چل رہی تھی۔ آج فریحہ کی طبیعت صُبح سے کچھ خراب تھی۔ حِباطے کر چُکی تھی کہ اُسے اب یاسمین کے ساتھ بحث نہیں کرنی تھی۔ لیکچر کے بعد مِس زینب احادیث اور اُن کا مفہوم پوچھنے لگیں۔ دو، تین احادیث مُختلف طالبات سے پوچھنے کے بعد مِس زینب نے ایک حدیث بیان کی:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" تین رکعت وتر نہ پڑھا کرو کہ مغرب کے ساتھ مشابہت کرو بلکہ پانچ یا سات رکعت وتر پڑھا کرو۔"

اور آج پھر اُنہوں نے یاسمین کو مخاطب کر کے کہا:

"یاسمین آپ اس حدیث کا مفہوم بتائیں۔"

یاسمین کو اِس حدیث کا مفہوم نہیں معلوم تھا۔ وہ مُسکرا کر کھڑی ہوئی اور پھر بولنا شروع کیا:

"میم اِس حدیث سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ جس طرح مغرب کی نماز میں تین رکعت فرض ہیں تو اُس طرح سے وتر کی تین رکعت نہیں پڑھنی چاہیئے اور وتر کی تین رکعت کے بجائے پانچ یا سات رکعت ادا کرنی چاہیئں۔"

وہ مفہوم بتا کر خاموش ہوئی تو حسبِ عادت مِس زینب نے کلاس سے سوال کیا:

"جی کسی کو کوئی اعتراض ہے اِس مفہوم پہ یا دُرست بتایا ہے یاسمین نے؟"

کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ یاسمین حِبا کی طرف دیکھ رہی تھی کہ شاید وہ کوئی جواب دے مگر حِبا اِس سب کو نظر انداز کر کے اپنی کاپی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ تب یاسمین نے کچھ سوچ کر خود ہی مِس زینب سے کہا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میم! شاید حِبا کچھ کہنا چاہیں۔"

حِبا نے یہ سُنا تو اُس نے غُصے سے دانت پیس کر برابر میں بیٹھی فریحہ کی طرف دیکھا۔ فریحہ بھی یاسمین کی حرکت پر حیران تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ پچھلی بار حِبا کا یاسمین کے ساتھ جو رویہ تھا اُس کے بعد شاید یاسمین خود اُس سے دور رہے۔ مِس زینب نے حِبا کو مخاطب کیا:

"جی حِبا آپ کو ٹھیک لگا یہ مفہوم؟"

"چھوڑ دے حِبا! رہنے دے۔" فریحہ نے حِبا سے کہا جو کہ اب اپنی جگہ پر کھڑی ہو رہی تھی جواب دینے کے لیے۔

"میں نے کچھ نہیں کیا، اُس نے اسٹارٹ کیا ہے۔" اُس نے آہستہ سے فریحہ کو جواب دیا اور پھر کھڑی ہو کر سامنے دیکھنے لگی اور پھر مِس زینب کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے اپنی بات شروع کی:

"میم! پچھلی بار کی طرح اِس بار بھی یاسمین نے غلط مفہوم بتایا ہے۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے آپ ﷺ سے تین رکعت وتر روایت کیے ہیں۔ جہاں تک اِس حدیث کی بات ہے جو آپ نے بیان کی ہے، اُس میں جو مغرب سے مشابہت کرنے کی مُمانعت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے وہ نماز ادا کرنے کے طریقے کے حوالے سے ہے۔اِس معاملے میں مُختلف عُلماء کی مُختلف آراء ہیں۔ کچھ عُلماء کہتے ہیں کہ چونکہ وتر میں دُعائے قنوت پڑھی جاتی ہے تو اِس طرح یہ مغرب سے مُختلف ہو جاتی ہے۔ کچھ عُلماء مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام کے بجائے دو تشہد اور دو سلام یا پھر ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھنے کے قائل ہیں۔اس کی تائید حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ نبی ﷺ تین وتر پڑھا کرتے تھے اور آخری رکعت میں تشہد کرتے ۔واللہُ اعلم۔میرے خیال میں یاسمین کو دین کی باتیں بتاتے ہوئے تھوڑی احتیاط برتنی چاہیئے، کوئی بات معلوم نہ ہو تو کہہ دینا چاہیئے کہ مجھے اِس کا علم نہیں ہے اور اگر کسی بات پر شک ہو تو آخر میں یہ ضرور کہہ دینا چاہیئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔"حِبا نے تفصیل سے مفہوم بتا کر آخر میں یاسمین کو نصیحت بھی کر دی۔یاسمین کچھ کہنا چاہتی تھی،اُسے دیکھ کر مِس زینب نے اشارہ کیا تو وہ کھڑے ہو کر کہنے لگی:

"میم! میں صرف تین سال پہلے مسلمان ہوئی ہوں،اب بھی دین کو سیکھ رہی ہوں اور اِسی لیے میں نے یہاں ایڈمیشن لیا ہے۔آہستہ آہستہ سیکھ جاؤں گی۔"

حِبا بھی کھڑی ہو کر اُس کی بات سُن رہی تھی اور جیسے ہی یاسمین نے بات پوری کی،حِبا نے بولنا شروع کر دیا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میم! میں نے بہت بُنیادی باتیں بتائی ہیں جو کہ اِنہیں ابتدا میں ہی سیکھ لینی چاہیئں اور اگر یہ مسلمان ہو گئی ہیں تو اِن کو یہ بات بار بار جتانے کی ضرورت نہیں ہے، اِنہوں نے کسی پہ احسان نہیں کیا ہے مسلمان ہو کر۔"

"ایک منٹ، ایک منٹ۔ میرا خیال ہے آپ دونوں ٹاپک سے ہٹ گئے ہیں۔ آپ دونوں بیٹھ جائیں۔ حِبا نے جو مفہوم بتایا وہ دُرست تھا۔" مِس زینب نے اُن کی بحث کو روک کر اُنہیں بٹھا دیا۔ وہ دونوں بیٹھ چُکی تھیں۔ حِبا اب بھی غُصے میں تھی۔ حِبا کا آخری جُملہ سُن کر فریحہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی جبکہ یاسمین کے چہرے کا رنگ اُڑ چکا تھا۔ مگر کوئی تھا جو اِس سب سے بہت خوش تھا اور وہ نِمرہ تھی۔ اُس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ یاسمین سے تو اُس کا حِساب چُکتا ہو گیا تھا اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ اپنی پُرانی دُشمن حِبا سُلطان سے بدلہ کیسے لے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کلاس کے بعد وہ دونوں کینٹین چلی گئی تھیں۔ فریحہ نے اُسے کینٹین میں سمجھانے کی کوشش کی کہ یاسمین نے اُس کا نام لیا تھا مگر حِبا نے بہت غلط الفاظ استعمال کیے تھے پر وہ اُس وقت کچھ بھی سُننے کے موڈ میں نہیں تھی۔ اُس نے فریحہ سے کہا کہ فی الحال وہ اُسے اکیلا چھوڑ دے۔ فریحہ واپس ڈپارٹمنٹ آ گئی۔ کچھ دیر بعد حِبا کا موڈ تھوڑا بہتر ہوا تو وہ بھی فریحہ سے بات کرنے ڈپارٹمنٹ کی طرف روانہ ہو گئی۔ فریحہ کی مُلاقات ڈپارٹمنٹ میں یاسمین سے ہو گئی۔ فریحہ نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُسے سمجھایا کہ وہ بُرا نہ مانے، حِبا شاید کسی اور بات کی وجہ سے اپ سیٹ تھی اِس لیے اُس نے وہ سب کہہ دیا۔ یاسمین نے کہا کہ حِبا شاید اُس کی ہی کسی بات سے خفا تھی اور یہ کہ وہ حِبا سے معذرت کرنا چاہتی تھی تب فریحہ نے اُسے یہ کہہ کر روک دیا کہ ابھی حِبا غُصے میں ہے کسی کی بات نہیں سُنے گی۔ ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے کہ حِبا نے اُن دونوں کو بات کرتے دیکھ لیا اور فریحہ سے بھی ناراض ہو کر لیب کی طرف چلی گئی۔

کچھ دیر بعد فریحہ نے حِبا کو جا کر بتایا کہ اُس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اِس لیے وہ جلدی گھر واپس جا رہی تھی۔ فریحہ نے مزید کہا کہ وہ اگلے ہفتے کا ٹیسٹ نہیں دے سکے گی کیونکہ اِس ہفتے اُس کی فیملی میں ایک شادی تھی۔ شادی کی تیاری کی وجہ سے وہ کچھ دن یونیورسٹی بھی نہیں آنے والی تھی۔ حِبا نے اُسے روکھے پن سے الوداع کہا تو وہ گھر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاسمین کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک سے حِبا کا ایسا رویہ کیوں ہو گیا تھا۔اُس نے مِس فروا کو کال کر کے اپنے آنے کی اطلاع دی اور پھر اُن کے پاس پہنچ گئی۔ مِس فروا نے سلام دُعا کے بعد خیریت پوچھی، گھر کا حال پوچھا۔اُس نے خوش ہو کر بتایا کہ اُس کا زارا کے ساتھ تعلق بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور عاشر بھی اب بہتر ہے مگر پھر دوبارہ حِبا والی بات کا سوچ کر اُس کے چہرے پر پریشانی آ گئی۔

"عجیب لڑکی ہو تُم۔سب الحمدُللہ اچھا ہو رہا ہے تو پھر تُمہارے چہرے پہ بارہ کیوں بج رہے ہیں؟"اُنہوں نے اُس کا اُترا ہوا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

"کیونکہ ایک اور مسئلہ ہو گیا ناں آج۔"اُس نے جواب دیا اور کلاس میں ہونے والا پورا واقعہ اُنہیں بتا دیا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو حِبا ایسا لڑکی ہے نہیں ویسے۔مجھے لگتا ہے تُمہارا ہی غلطی ہے۔"اُنہوں نے کہا تو وہ اُنہیں حیرت سے دیکھنے لگی۔

"فروا باجی! آپ کو پوری بات بتائی تو ہے میں نے۔اِس میں میری کیا غلطی ہے؟"اُس نے اُسی حیرت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تُم کو کیا ضرورت تھا حِبا کا نام لیکر بولنے کا کہ وہ تُمہیں بتائے گی؟ پتہ نہیں وہ کس ٹینشن میں تھی اور پھر جو مفہوم اُس نے بتایا وہ تُمہارا ٹیچر نے بھی تُمہیں بتا دینا تھا۔" اُنہوں نے یاسمین کو سمجھایا۔

"پھر بھی اُس نے جو کچھ کہا وہ تو غلط تھا ناں؟" اُس نے حِبا کی بات کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل وہ تو اُس نے غلط بات بولا۔ خیر تُم فکر مت کرو اُس کے ساتھ بات کر کے معاملہ حل کر لینا۔" اُنہوں نے تسلی دی۔

"مجھے ایک بات بتائیں فروا باجی! یہ میرے مسئلے کبھی ختم بھی ہوں گے یا نہیں؟ ایک مُصیبت جاتی ہے تو دوسری مُصیبت اگلے ہی دن آ جاتی ہے۔ ابھی گھر پہ سب ٹھیک ہونا شروع ہوا ہی تھا کہ کلاس کی سب سے زیادہ ذہین لڑکی مُجھ سے ناراض ہو گئی۔" اُس نے اِس بار معصومیت سے پوچھا تو مِس فروا کو ہنسی آ گئی۔

"یاسمین خانم! جب تک زندگی ہے یہ مسئلے چلتے رہیں گے اور زندگی کے ساتھ ہی سارے مسئلے ختم ہوں۔ جب اللہ نے کہہ دیا کہ یہاں آزمائش ہو گا تو بس بات ختم خلاص۔ یہ دُنیا ہے جنّت نہیں ہے اِس لیے یہاں یہ کرنا ہے کہ ہر آنے والا پریشانی کا حل ڈھونڈنا ہے اور آگے بڑھنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے۔ تُم اور میں تو عام لوگ ہیں، اللہ نے اپنے حبیب مُحمد ﷺ کو اتنا آزمائشیں دیا تھا اور آزمائشیں بھی پے در پے اور ایسے مواقع پر کہ انسان کا ہمت جواب دے جائے۔

آپ ﷺ نے نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد قریب تیرہ سال تک مکہ میں قیام فرمایا اور دین کی دعوت دیتے رہے۔ اِس دوران آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں نے بے انتہا مظالم برداشت کیے۔ پھر اللہ کے حکم سے مدینہ ہجرت فرمائی۔ وہاں ابھی دو سال ہی گزرے تھے کہ کُفار کے ساتھ غزوہ بدر کا معرکہ پیش آگیا۔ اور اتنے طویل عرصے بعد جب اللہ نے مسلمانوں کو غزوہ بدر میں فتحیاب کیا اور آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو وہاں آپ ﷺ کو خبر ملا کہ اُن کا بیٹی اور عُثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کا بیوی، رُقیہ بنتِ مُحمد ﷺ کا انتقال ہو گیا تھا۔ ایک طرف مسلمان خوشی منا رہے تھے کہ کافروں کو شکست دی اور دوسری طرف اُن کے سربراہ نبی ﷺ کو اتنا بڑا غم مل گیا تھا۔ اور پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ نبی ﷺ کے تمام بیٹے، بیٹیوں کا اُن کا زندگی میں ہی انتقال ہوا تھا۔ اِس لیے یہاں کے غموں سے پریشان مت ہوا کرو اور اپنے جذبات پر قابو رکھنے کے لیے چھوٹی موٹی تکالیف کو نظر انداز کرنا سیکھو۔" مِس فروا نے اُسے سمجھانے کے بعد مُسکرا کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صحیح کہہ رہی ہیں آپ فروا باجی! میں جب آپ کے پاس آئی تھی تو کیا حالت تھی میری اور پھر اللہ تعالیٰ نے سب ٹھیک کر دیا۔" اُس نے بھی مُسکرا کر جواب دیا۔

"ارے ہاں اور اُس خبیث لڑکے نے تو پھر تُم سے رابطہ نہیں کیا؟" اُنہوں نے آرون کے مُتعلق پوچھا تو یاسمین کے چہرے پر ایک معنی خیز مُسکراہٹ اُبھری۔

"قریب ڈیڑھ سال پہلے اُس نے رابطہ کیا تھا، ملنا چاہتا تھا مُجھ سے ایک آخری بار۔" اُس نے اُنہیں بتایا۔

"پھر؟ تُم ملیں اُس سے؟" اُنہوں نے تیوری پر بل ڈال کر پوچھا۔

"جی ملنا تو تھا ایک بار اُس سے، اُس کی ایک امانت تھی ناں میرے پاس وہ لوٹانی تھی۔" اُس نے بہت آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کونسی امانت؟" مِس فروا نے ناسمجھی سے سوال کیا۔

"وہ ہار، جو اُس نے مجھے تُحفے میں دیا تھا۔" یاسمین نے بتایا۔

"تُم نے وہ تب تک کیوں رکھا ہوا تھا اپنے پاس؟" اُنہوں نے ایک اور سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پہلے تو اُس کی محبت کی نشانی کے طور پر رکھا ہوا تھا، پھر کچھ وقت کے بعد جب احساس ہوا کہ وہ ایک بُزدل، دھوکے باز انسان تھا تو اِس لیے رکھا ہوا تھا کہ اُس ہار کو دیکھ کر اُس کے لیے نفرت بڑھتی رہے، پھر جب ہاسٹل چلی گئی تو وہاں عبرت کے لیے رکھا ہوا تھا۔ اُسے دیکھتی تھی تو مجھے یاد آتا تھا کہ اِس دُنیا کے انسانوں کی محبت ہمیں کتنا کم تر بنا دیتی ہے۔ خیر اُس کا میسج آیا تو میں نے آفس کا پتہ مانگا۔ وہ حیران ہوا کہ میں اُس سے اُسی کے آفس میں ملنا چاہتی ہوں پھر اُس نے ایڈریس بھیج دیا۔" یاسمین نے بات مکمل کی تو اُس کی آنکھوں میں ایک چمک در آئی۔

"تُم اُسے اکیلے ملنے چلی گئیں؟ وہ بھی اُس کے آفس میں؟" اُنہوں نے بہت فکر مند ہو کر پوچھا۔

"نہیں فروا باجی! میں نے وہاں اُس کے آفس کے نزدیک کسی کے ہاتھ اُسے ایک خط کے ساتھ وہ ہار بھیج دیا۔" اُس نے جواب دیا۔

"خط؟ خط میں کیا لکھا تھا تُم نے؟" اُنہوں نے تجسُّس سے پوچھا۔

"میں نے اُس خط میں لکھا تھا کہ:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نہیں جانتی تُمھیں پتہ ہے کہ نہیں مگر میں الحمدُللہ مسلمان ہو چکی ہوں۔ ہم مسلمانوں میں جب بات کا آغاز کرتے ہیں تو جس سے مخاطب ہوں اُسے سلام کرتے ہیں پھر بات کا آغاز کرتے ہیں، لیکن میں تُمھیں سلام نہیں کروں گی کیونکہ میں تُمھارے لیے کسی بھی قسم کی سلامتی نہیں چاہتی ہوں اور میں مُنافقت کر کے تُمھیں جھوٹی سلامتی کی دُعا نہیں دے سکتی ہوں۔ تُمھیں اب مُجھ سے کیوں ملنا ہے مجھے نہیں معلوم۔ شاید پھر کوئی فریب دینا چاہتے ہو یا شاید ایک بار مزید جھوٹی اُمید دینا چاہتے ہو یا شاید معذرت کرنا چاہتے ہو۔ خیر جو بھی تُم چاہتے ہو، مجھے اب اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ تُمھارے ساتھ کی جو چاہ تھی وہ اب مر چُکی ہے۔ تُم اگر معافی مانگنا چاہتے ہو تو میں تُمھیں بتا دوں کہ میرے تُمھیں معاف کر دینے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میرا ماننا ہے کہ جب کوئی آپ کے ساتھ غلط کرتا ہے اور آپ اُسے نہ چاہتے ہوئے بھی معاف کر دیتے ہو تو وہ آپ اللہ کے لیے کرتے ہو اور اس لیے کرتے ہو کہ آپ اُس واقعے کو بھول کر آگے بڑھ سکو مگر اِس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ آپ کے ساتھ ظُلم کرنے والا اپنے عمل سے بری ہو گیا۔ تُم اگر میرا کوئی مال و دولت یا کوئی مادّی شے چوری کرتے تو وہ دُکھ اُسی پل کا ہوتا مگر تُم نے میرا سُکون چوری کر لیا تھا۔ تُمھارے انکار کے بعد جو عرصہ میں نے بے حد اذیّت میں گزارا اُس کی وجہ تُم تھے۔ اُس سب سے جس سے میں گزری ہوں تُم بری الذِّمہ نہیں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو سکتے ہو۔اللہ بہترین انصاف کرنے والا ہے۔ تُم مُجھ سے ایک آخری مُلاقات کرنا چاہتے ہو لیکن میں اب اِس زندگی میں تُم سے کبھی نہیں ملوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہماری مُلاقات کبھی نہیں ہو گی۔ مجھے آخرت کے دن کا انتظار ہے۔اُس دن اللہ سب کا انصاف کرے گا۔تب وہ میرا اور تُمہارا بھی اِنصاف کرے گا۔ میں اُس دن تُم سے ملوں گی پُل صِراط پر۔"

اُس نے خط کا متن بتایا تو مِس فروا کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔اُنہوں نے اُسے گلے لگا کر شاباشی دی۔ یاسمین نے حِبا کے مُتعلق پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ حِبا کے ساتھ بات کر کے معاملہ حل کر لے ورنہ اللہ پر چھوڑ کر آگے بڑھے۔حِبا جس ماحول میں پلی بڑھی تھی،اُس کو صحیح غلط کی تمیز بتانے والے بہت لوگ تھے اُسے کوئی نہ کوئی سمجھا دیتا۔یاسمین پھر گھر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

شام کا وقت تھا۔عاشرِ ابھی کالج سے نہیں آیا تھا۔یاسمین عصر کی نماز ادا کر کے قرآن شریف کی تلاوت کر رہی تھی۔اُس نے سورہ مریم کی چند آیات کی تلاوت کی پھر اُن کا ترجمہ پڑھنے لگی:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اے نبی قرآن مجید سے مریم کا حال بیان کرو۔ جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر شرقی جانب مکان میں گوشہ نشین ہو گئی۔(١٦) اور اپنی قوم سے پردہ کر لیا۔ ہم نے اس کے پاس اپنے روح یعنی فرشتہ بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک کامل انسان کی شکل میں آیا۔"(١٧)" مریم نے کہا کہ اگر تو نیک ہے تو میں تجھ سے خدائے رحمان کے ساتھ پناہ چاہتی ہوں۔(١٨) اس نے کہا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔(١٩) مریم نے کہا میرے ہاں بیٹا کیسے ہو گا جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔"(٢٠) فرشتے نے کہا ایسا ہی ہو گا تیرے رب کا فرمان ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے آسان ہے اور ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اس بچے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ کام ہو کر رہنا ہے۔"(٢١)

www.novelsclubb.com

وہ جائے نماز سمیٹ کر قُرآن رکھنے کے لیے کھڑی ہو کر پیچھے مڑی تو بیڈ پر زارا بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ چہرے پر مُسکراہٹ لے آئی تو زارا نے بھی اُسے مُسکرا کر دیکھا۔ وہ قُرآن الماری میں رکھنے لگی۔

"یہ تُم مدر میری کے بارے میں پڑھ رہی تھیں؟" زارا نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی ماما! آپ کو پتہ ہے پورے قُرآن میں صرف ایک خاتون کو نام سے پُکارا ہے اللہ نے اور وہ مریمؑ ہیں۔" اُس نے مُسکراتے ہوئے ماں کو بتایا اور وہیں سامنے رکھی ایک کُرسی پر بیٹھ گئی۔

"مجھے تُم سے کچھ بات کرنی تھی بیٹا! دیکھو تُمہارا پاپا کے ساتھ جب میرا شادی ہوا تھا اُس وقت گھر کا حالات اتنا اچھا نہیں تھا۔ شادی کے بعد کئی سال تک ہم لوگ بہت دیکھ بھال کر گھر کا خرچ چلاتے رہے تھے۔ پھر تُم پیدا ہوا، پھر کچھ سال بعد عاشر پیدا ہوا۔ اُس کے بعد تُمہارا پاپا کا پکا نوکری ہو گیا تب جا کے گھر کے حالات اچھے ہوئے تھے۔ لیکن پھر عاشر کے ایکسیڈنٹ کے بعد میں بہت خود غرض ہو گئی تھی اور اپنی اُس خود غرضی کی وجہ سے میں تُمہاری طرف سے بھی بد گُمان ہو گئی تھی۔ میں نے خُدا کی باقی نعمتوں کا شُکر ادا کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔ کئی سال میں نے انا کی آگ میں جل کر گزار دیے اور پھر تُمہارے مسلمان ہونے کے بعد جب تُم ہاسٹل گئیں تو عاشر بھی مُجھ سے دور ہو گیا۔" زارا بول کر ذرا توقف کیا اور پھر دوبارہ بولنے لگی:

"عاشر اپنی ٹانگ کی وجہ سے بہت پریشان ہو جاتا تھا مگر اب تُم آئی ہو تو وہ بہتر ہو گیا ہے۔ تُم اُس کی ہمت بڑھاتی ہو اُسے دین کی باتیں بتاتی ہو وہ پتہ ہے مجھے۔ اب تُمہارے مسلمان ہونے سے مجھے مسئلہ نہیں ہے، تُم عاشر کو کیا بتاتی ہو اُس سے بھی کوئی پرابلم نہیں ہے۔ میں اب اپنی فیملی کے ساتھ خوش رہنا چاہتی ہوں بس۔ اپنے ہزبینڈ، اپنی بیٹی اور اپنے بیٹے کے ساتھ اچھے سے رہنا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے مجھے۔ لیکن تُم جو کوشش کر رہی ہو اُس میں میرے حوالے سے کوئی اُمید مت رکھنا تُمہیں مایوسی ہو گی۔" زارا نے اُس کے سامنے اپنی زندگی کی کہانی دُہرا کر اُسے بتایا تھا کہ وہ اُس کے مسلمان ہونے کی بات قبول کر چکی تھی مگر ساتھ ہی اُس نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ اپنا مذہب نہیں چھوڑے گی۔

"ماما آپ یقین کریں حالات جیسے بھی ہوتے میں نے مسلمان ہونا ہی تھا کیونکہ یہ اللہ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ میں تو اُس وقت پریشان ہو کر اِس سب سے بچ رہی تھی۔ آپ کو یاد ہو گا میں نے عبادت بھی کتنی زیادہ کر دی تھی مگر میرا دل اسلام کے لیے کھول دیا گیا تھا، اِس لیے اِس سب سے دور رہنے کی بہت کوشش کے باوجود میں اسلام کے قریب ہوتی گئی۔ جہاں تک میری کوشش کی بات ہے تو میں آپ کو بتاؤں کہ مسلمان جب تک زندہ رہتا ہے وہ مایوس اور نااُمید نہیں ہوتا کیونکہ مایوسی مسلمان کا کام نہیں ہے۔" یاسمین نے بہت اعتماد سے کہا۔

"بعض چیزیں ہمیں جتنی مشکل لگتی ہیں وہ اصل میں اُس سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں۔ میری عُمر میں آ کر لوگ وہ دین نہیں بدلتے جس پر ساری زندگی بسر کی ہو۔" زارا نے مُسکرا کر کہا۔

"ماما! ہمیں مریمؑ کی زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ آزمائشیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمارے لیے لکھ دی گئی ہوتی ہیں اور ہمیں لگتا ہے کہ ہم اُنہیں برداشت نہیں کر پائیں گے مگر پھر اُن آزمائشوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے گزار کر اللہ ہمیں ساری دُنیا کے سامنے عزت دیتا ہے۔جب فرشتوں نے مریمؑ کو بتایا تھا کہ اللہ اُن کے بطن سے بغیر والد کے عیسیٰؑ کو پیدا فرمائیں گے تو وہ بہت پریشان ہوئی تھیں۔پھر زچگی کی تکلیف کے ساتھ اُن کو یہ ڈر بھی تھا کہ لوگ کیا کہیں گے،اُس وقت وہ کہنے لگی تھیں کہ کاش میں اس سے پہلے مر جاتی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے قُرآن میں ناں صرف تمام مسلمانوں کو اُن کی پیروی کی تلقین کی بلکہ ایک پوری سورت مریمؑ کے نام سے نازل فرما کر اُن کو عزت دی۔" یاسمین نے ماں کو مریمؑ کی مثال دے کر سمجھایا۔

"بے شک مدر میری کی آزمائش بہت بڑی تھی اور یسوع مسیح کی قُربانی بھی بہت عظیم تھی۔اور اب وہ واپس آ کر جھوٹے مسیحا کا خاتمہ کریں گے اور ہمیں آخرت میں بھی بچا لیں گے۔" زارا اپنے یقین پر قائم تھی۔

www.novelsclubb.com

"عیسیٰؑ جب واپس آئیں گے تو محمدؐ کے اُمّتی کے طور پر آئیں گے یہی وجہ ہے کہ اسلام پر اور محمدؐ پر ایمان لانا آخرت میں نجات کے لیے ضروری ہے۔اور ماما! اگر عیسیٰؑ نے ہی سب کو بچانا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ کو باقی سب انسان پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی بس عیسیٰؑ کو ہی پیدا کر دیتے۔ویسے بھی آخرت کے دن کوئی کسی کو نہیں بچائے گا۔وہ دن ایسا نہیں ہو گا کہ کسی کو کسی دوسرے کا ہوش ہو۔قرآن میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس دن آدمی اپنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا اس دن ہر شخص پر ایسا وقت آپڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہیں ہو گا۔" یاسمین نے ماں کو آخرت کے حوالے سے بتایا تو وہ کچھ پریشان ہو گئی اور وہاں سے چلی گئی۔

آج یونیورسٹی میں ٹیسٹ تھا۔ فریحہ کی فیملی میں جو شادی کا فنکشن تھا وہ پچھلے دن ہو چکا تھا۔ چار دن ہو گئے تھے لیکن حِبا کی فریحہ سے بات نہیں ہوئی تھی۔ یاسمین اور حِبا کی بھی بول چال بند تھی اور اِس کی بڑی وجہ حِبا کی سرد مہری تھی۔ وہ یاسمین کو بالکل نظر انداز کر رہی تھی۔ پھر فریحہ بھی یونیورسٹی نہیں آ رہی تھی اِس لیے یاسمین نے بھی سوچا تھا کہ اُس سے فی الحال بات نہ کرنا ہی مُناسب تھا۔ نِمرہ یہ سب نوٹ کر رہی تھی۔ وہ اپنی اگلی چال کے انتظار میں تھی اور پھر قسمت نے بالآخر اُسے وہ موقع دے ہی دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج سے اسپورٹس فیسٹیول میں حصّہ لینے کے لیے رجسٹریشن شروع ہونی تھی۔کلاس میں ٹیسٹ کے بعد یاسمین ایڈمینسٹریشن سیکشن کی طرف گئی تو نمرہ بھی اُس کے پیچھے چل دی۔وہاں پہنچ کر یاسمین سیدھی پانچ سو میٹر کی دوڑ کے لیے رجسٹریشن کرانے چلی گئی۔وہاں سے باہر آکر وہ باقی کے کھیلوں کی لسٹ دیکھنے لگی اور پھر کوئز مُقابلے کی رجسٹریشن کے لیے مخصوص کمرے میں جا کر وہاں بھی اپنا نام لکھوا دیا۔نمرہ نے یہ سب دیکھ لیا تھا اور اُسے اب اپنا آخری وار کرنا تھا۔وہ جانتی تھی کہ حِبا کینٹین کی طرف گئی تھی۔اُس نے کال کر کے اسمارہ کو ایک لیب میں بُلایا اور اُسے پورا منصوبہ سمجھا کر حِبا کے پاس کینٹین میں بھیج دیا۔

کینٹین میں سب لڑکیاں اپنے اپنے کام میں مصروف تھیں۔کچھ لڑکیاں لنچ کر رہی تھیں، کچھ کولڈ ڈرنکس پی رہی تھیں جبکہ کچھ لڑکیاں باتوں میں مصروف تھیں۔حِبا لنچ کر رہی تھی جب اسمارہ وہاں پہنچی۔وہ سیدھی حِبا کی ٹیبل پر گئی اور اداکاری شروع کر دی:

"حِبا! تُمھیں پتہ ہے یاسمین نے کیا کرا؟"

"اب کیا کر دیا اُس نے؟" حِبا نے تیوری پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"آج سے اسپورٹس فیسٹیول کی رجسٹریشن شروع تھی ناں۔تو وہ گئی اور جا کر ایڈمن سیکشن میں پانچ سو میٹر ریس میں اپنا نام لکھوا دیا۔پھر وہاں کچھ لڑکیاں بات کر رہی تھیں کہ کوئز میں نام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لکھوائیں یا نہیں۔ میں وہیں تھی تو میں نے اُنہیں بتایا کہ دیکھ لو کوئز میں تو تُم ہو گی اور تین سال سے تُم ہی جیت رہی ہو تو اُن لوگوں نے تو اپنے نام کوئز کے لیے نہیں لکھوائے لیکن یاسمین نے ہماری بات سُن لی اور اُس نے اپنا نام جا کر کوئز کے لیے لکھوا دیا۔ اِتنا ہی نہیں اُس نے پھر آ کر کہا کہ اِس بار وہ تُمھیں کوئز میں ہرا کر دکھائے گی اور اگر تُم میں ہمت ہے تو اُس کے ساتھ پانچ سو میٹر کی دوڑ میں مُقابلہ کر کے دکھاؤ۔" اُس نے بہت جذباتی ہو کر حِبا کو بتایا تو حِبا کا پارہ ہائی ہو گیا۔ اُسے ٹینشن ہو گئی تھی اور اُس کے ہاتھ میں پسینے آ رہے تھے۔

"اسمارہ! تُم جھوٹ تو نہیں بول رہیں ناں؟" اُس نے ٹشو پیپر سے پسینہ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں جھوٹ کیوں بولوں گی یار۔ تُمھیں یقین نہیں آ رہا ہے تو ایڈمن سیکشن میں جا کر کنفرم کر لو اُس نے دونوں میں نام لکھوایا ہے۔ مجھے تو اُس کی بات سُن کر بُرا لگا کہ کل کی آئی ہوئی لڑکی تُمھیں چیلنج کر رہی ہے اِس لیے تُمھیں بتانے آ گئی۔" اسمارہ نے اُسے یقین دلایا۔

حِبا اُسی وقت اسمارہ کے ساتھ ایڈمن سیکشن گئی اور پانچ سو میٹر دوڑ میں نام چیک کیے تو وہاں یاسمین کا نام تھا۔ پھر وہ کوئز مُقابلے کی رجسٹریشن دیکھنے گئی تو وہاں بھی ایک ہی نام موجود تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاسمین یعقوب۔اُس نے اپنا نام کوئز کے لیے لکھوا دیا۔اُس کمرے سے باہر آ کر وہ کھڑی ہو کر سوچنے لگی کہ اب کیا کرے۔تب ہی اسمارہ نے اُسے بولا:

"چلو حِبا بس اب چلتے ہیں اُسے ایسے ہی اکیلے دوڑ میں جیت کر خوش ہونے دو۔ویسے بھی تُم کبھی اتنا نہیں بھاگی ہو گی۔آؤ چلو کلاس کی طرف چلتے ہیں۔"

"نہیں میں اُسے ایسے ہی نہیں جیتنے دوں گی،حِبا سُلطان اِس بار دوڑ میں حصہ لے گی۔"حِبا نے غُصے سے کہا اور تیزی سے اندر کمرے میں جا کر پانچ سو میٹر کی دوڑ میں اپنا نام لکھوا دیا۔

تھوڑی دیر بعد حِبا گھر چلی گئی تھی۔نِمرہ اِس وقت کینٹین میں اسمارہ اور رمشا کے ساتھ بیٹھی اپنے پلان کی کامیابی کا جشن منا رہے تھی۔

"یار اگر یاسمین کوئز میں جیت گئی تو؟"رمشا نے پوچھا۔

"بہت مشکل ہے کیونکہ حِبا پڑھائی کے معاملے میں خبطی ہو جاتی ہے۔وہ ساری کتابیں چاٹ چائے گی لیکن ہارے گی نہیں۔ہاں یہ ضرور ہے کہ اِس بار وہ اور زیادہ محنت کرے گی اِس ڈر کی وجہ سے کہ کہیں یاسمین اُسے ہرا نہ دے۔مگر مجھے انتظار ہے اُن کی دوڑ کا،یاسمین اگر ایک پیر پر بھی بھاگے گی ناں تب بھی حِبا اُسے نہیں ہرا سکتی۔مجھے تب حِبا کا شکست خوردہ چہرہ دیکھنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے۔اور اگر خُدانخواستہ یاسمین ہار جاتی ہے تو اُس کے لیے بھی بہت شرمندگی کا مقام ہو گا۔اُس دن مزہ آئے گا، کسی کی بھی شکست ہو مگر فتح میری ہو گی، نِمرہ عظیم کی۔" نِمرہ نے اپنی بات مکمل کی تو اُن تینوں نے زوردار قہقہہ لگایا۔وہ اِس بات سے بے خبر تھیں کہ اُن کے پیچھے والی ٹیبل پر بیٹھی ایمن نے اُن کی گفتگو سُن لی تھی۔

اگلے دن بھی فریحہ یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔آج اِس سیمسٹر کا آخری دن تھا۔کل سے ایک ہفتے کی چُھٹیاں ہونے والی تھیں کیونکہ اگلے ہفتے سے اُن کے سیمسٹر کے امتحانات شروع ہونے تھے جو دو ہفتے تک چلنے تھے اور پھر امتحانات کے ایک ہفتے بعد اسپورٹس فیسٹیول شروع ہونا تھا۔حِبا نے سوچا کہ آج آخری دن تھا، کم از کم آج تو فریحہ کو ایڈمٹ کارڈ لینے کے لیے آنا چاہیئے تھا۔ اُسے فکر ہونے لگی۔اُس نے فریحہ کی امی کے نمبر پر کال کی۔

"السلامُ علیکُم کیسی ہو حِبا بیٹا آپ؟" فریحہ کی والدہ بُشریٰ سعید نے کال ریسیو کر کے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام آنٹی میں الحمدُللہ خیریت سے ہوں، آپ ٹھیک ہیں" اُس نے بھی خیریت پوچھی۔

"میں ٹھیک ہوں بیٹا! آپ شادی میں نہیں آئیں۔" بُشریٰ بیگم نے شکوہ کیا۔

"جی آنٹی وہ ٹیسٹ تھا ایک میرا، اُس کی تیاری کی وجہ سے نہیں آ سکی۔" اُس نے صفائی پیش کی۔

"ہاں بتایا تھا طیبہ نے مجھے۔" اُنہوں نے بتایا۔

"آنٹی فریحہ نہیں آئی یونیورسٹی، کل بھی نہیں آئی تھی خیریت تو ہے ناں؟" اُس نے پوچھا۔

"بیٹا بیمار ہے یہ تین دن سے۔ شادی والے دن ہال میں ہی اِس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔" بُشریٰ بیگم نے بتایا تو حِبا کو لگا کہ کچھ غلط ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی وہ شادی۔۔۔ کس کی شادی تھی آپ کے ہاں؟" اُس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"بیٹا وہ میرا بھانجا ہے ناں سیف، فریحہ کے ماموں کا بیٹا! اُسی کی شادی تھی۔" اُنہوں نے بتایا تو حِبا کا دماغ کام کرنا بند کر چکا تھا۔

"ہیلو حِبا بیٹا! ہیلو۔" بُشریٰ بیگم نے دوبارہ اُسے پُکارا تو وہ جیسے ہوش میں آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی آنٹی آاااامیں۔۔۔آنٹی میں ابھی آرہی ہوں آپ کی طرف اللہ حافظ۔"اُس نے کہہ کر موبائل بیگ میں رکھا، جلدی سے جا کر اپنا ایڈمٹ کارڈ لیا اور ڈرائیور کو بُلا کر سعید منزل کی طرف روانہ ہو گئی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ بُشریٰ بیگم کے ساتھ سعید منزل کے اندرونی حصے میں داخل ہو رہی تھی۔ بُشریٰ بیگم نے ناشتے کا پوچھا تو حِبا نے کہا کہ وہ فریحہ سے ملنے آئی تھی۔اِس وقت صُبح کے گیارہ بجنے والے تھے۔فریحہ کی امی کے ساتھ وہ فریحہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو فریحہ اُس وقت واشروم میں تھی۔حِبا کو وہیں بِٹھا کر فریحہ کی امی کچن کی طرف چلی گئیں۔حِبا بیڈ پر بیٹھی تھی جب فریحہ واشروم سے باہر آئی۔اُسے دیکھ کر حِبا کھڑی ہو گئی۔فریحہ کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔اُسے دیکھ کے لگ رہا تھا کہ اُس کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی۔حِبا نے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگا لیا۔فریحہ اُس کے گلے لگتے ہی رونا شروع ہو گئی تھی۔حِبا کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے تھے۔

"میں بہت خود غرض ہوں فریحہ۔مجھے معاف کر دے یار پلیز۔میں نے تُجھے تیرے غم میں اکیلا چھوڑ دیا جبکہ تُو نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔"حِبا نے روتے ہوئے معذرت کی۔

"ہاں یار اُن کی شادی ہو گئی۔"اُس نے بھی روتے ہوئے بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دیر آنسو بہانے کے بعد حِبا نے اُسے تسلی دے کر چُپ کرایا۔ پھر فریحہ کی امی اُن کے لیے ناشتہ لے آئیں۔ حِبا نے بس ایک سینڈوچ لیا اور فریحہ ناشتہ کرتے کرتے اُسے شادی کے فنکشن کے مُتعلق بتانے لگی:

"تُجھے پتہ ہے میں نے ایک ناول میں پڑھا تھا کہ ہیروئن کی شادی ہیرو کے بجائے کسی اور سے ہو رہی تھی، پھر ہیرو شادی سے کچھ دیر پہلے وہاں ہیروئن کو ملنے آتا ہے تو وہ اُسے واپس جانے کا کہہ دیتی ہے۔ وہ جیسے ہی واپس جاتا ہے تو لڑکی کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور وہ ہاسپٹل پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتی ہے۔ مجھے لگتا تھا کہ یہ سب ایسے ہی لکھا ہوا تھا ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن نکاح والے دن جب وہ وہاں برات لیکر پہنچے تو میری طبیعت واقعی خراب ہونے لگی۔ میں نے اماں کو بتایا اور گھر آ گئی۔ اماں نے کہا کہ سیف سے اور تانیہ سے تو مل کر جاؤ مگر میں ایسے ہی آ گئی۔ مجھے لگا میں اُن سے ملتی تو شاید وہیں گر جاتی۔ بس ماموں کو بتا دیا تھا آتے وقت۔"

"تُو جاتی ہی نہیں پہلے ہی کوئی بہانہ کر دیتی۔" حِبا نے اُسے کہا۔

"نہیں یار مجھے تھوڑی پتہ تھا ایسا کچھ ہو گا اور پھر ماموں کے گھر کی پہلی شادی تھی۔ ابھی بیٹیاں تو چھوٹی ہیں اُن کی۔" فریحہ نے جواب دیا۔

"پھر تین دن سے تُو کیا کر رہی تھی اکیلی؟" حِبا نے فکر مند لہجے میں پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پہلے غم بھرے گانے سُن رہی تھی۔ہیرو،ہیروئن کے بچھڑنے والی فلمیں دیکھ رہی تھی مگر طبیعت بہتر نہیں ہوئی پھر کل سے قُرآن پڑھنے بیٹھی ہوں تواب بہتر ہوں کافی۔بس اب مزید نہیں رونا ویسے ہی بہت ٹائم ضائع کر دیا میں نے اِس چکر میں،خود پر بھی کافی غُصہ آرہا تھا مجھے۔وہ کسی شاعر نے کہا ہے ناں کہ :

تُو بھی نہ مل سکا ہمیں، عُمر بھی رائگاں گئی

تجھ سے تو خیر عِشق تھا،خود سے بڑے گلے رہے

اور پھر تُونے بھی تو نہیں پوچھا چار دن سے۔"اُس نے آخر میں تیوری پہ بل ڈال کر حِبا سے کہا۔

"سوری فریحہ !بس اس بار غلطی ہو گئی مُعاف کر دے۔"حِبا نے کوئی صفائی دیے بغیر معذرت کی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے چل اور سُنا کیا حال ہیں یونیورسٹی کے ؟تُجھے دیکھ کر لگ رہا ہے کہ تُونے کسی کا قتل نہیں کیا اب تک،ورنہ خبر مل جاتی۔"اُس نے مُسکرا کر کہا۔

"ہاں سب خیریت ہے الحمدُللہ۔بس وہی یاسمین کی حرکت کے بعد سے اُس سے بات نہیں ہوئی بلکہ میں خود ہی نہیں کرنا چاہ رہی کوئی بات۔ کبھی لگتا ہے کہ وہ اتنی بڑی بات نہیں تھی اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کبھی غُصہ آنے لگتا ہے اُس پہ۔"حِبا نے اسپورٹس فیسٹیول والی بات اُس سے چُھپالی۔وہ اُسے اِس وقت ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی۔

"یار تُجھے غُصہ بہت جلدی آجاتا ہے۔اِس پر کنٹرول کرو ورنہ کسی دن اپنا نُقصان کر لے گی۔دیکھ اُس کی غلطی تھی لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اُس نے کسی غلط نیت سے تیرا نام لیا تھا۔مگر کلاس میں تو تیرے اندر پتہ نہیں کونسی انرجی آجاتی ہے کہ تُو بس آؤ دیکھا نہ تاؤ بولنا شروع کرتی ہے تو بولتی جاتی ہے۔"فریحہ نے اُسے سمجھایا۔

"صحیح کہہ رہی ہے یار اُس وقت پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے مجھے۔"حِبا نے سوچتے ہوئے کہا مگر پھر جیسے اُسے کچھ یاد آیا۔

"یار فریحہ !تُو نے ایک بات نوٹ کی میری دو مرتبہ بحث ہوئی ہے یاسمین کے ساتھ اور دونوں مرتبہ میں نے اُسے سب کے سامنے برابری سے جواب دیا ہے۔"حِبا نے کہا تو فریحہ کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

"میرا خیال ہے تُو نے اُسے کچھ زیادہ ہی سُنایا ہے دونوں بار۔"فریحہ نے اُس کی تصحیح کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے ہاں لیکن میری بیماری glossophobia ہے ناں مجھے مگر دونوں بار میں ڈری نہیں۔ سب مجھے ہی دیکھ رہے تھے مگر میں نے بِنا ڈرے کے بولا سب کچھ۔" حِبا نے جوش سے کہا تو فریحہ کے چہرے پر بھی حیرت بھری خوشی آگئی۔

"یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں یار مطلب تیرا فوبیا ختم ہو گیا۔" فریحہ نے خوشی سے کہا۔

"ہاں یار مجھے پسینہ بھی نہیں آیا الحمدُللہ۔" اُس نے اللہ کا شُکر ادا کیا۔

کچھ دیر مزید وہ دونوں اِس بات پر خوش ہوتی رہیں پھر حِبا اُسے دوبارہ تسلی دے کر وہاں سے روانہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

عاشر اور یاسمین لوڈو کھیل رہے تھے۔ عاشر کو پیاس لگی اور وہ بیڈ سے اُترنے لگا تاکہ کمرے میں موجود ٹیبل پر رکھے بوتل گلاس سے پانی پی سکے تو یاسمین نے اُسے روکا اور خود اُتر کر پانی لا کر دیا۔ اُس نے پانی پی کر بہن کو گلاس واپس دیا اور پھر پوچھا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپی میں سوچتا ہوں کہ اگر اُس دن میں خود سڑک پار نہ کرتا تو آج سب کتنا مُختلف ہوتا ناں؟"

"نہیں ایسا نہیں ہے عاشر۔ اگر تُم خود نہ کرتے تب بھی تُمہارا ایکسیڈنٹ ہو جاتا یا کسی نہ کسی طرح تُمہاری ٹانگ ضرور زخمی ہو جاتی کیونکہ یہی اللہ کی مرضی تھی۔" یاسمین نے جواب دیا۔

"لیکن اُس کی مرضی ایسی چیز کی کیوں ہو سکتی ہے جس سے کسی کو تکلیف ہو؟" اُس نے نا سمجھتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو یہ اللہ کی طرف سے ایک ٹیسٹ ہے اور اس کی بہت ساری وجوہات ہو سکتی ہیں۔ شاید اللہ اِس ٹیسٹ سے تُمہیں اُن لوگوں کے لیے اُمید کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں جو کہ تُم جیسی یا تُم سے کچھ کم درجے کی آزمائش سے گزر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے تُمہیں دیکھ کر وہ لوگ جو اللہ کی ناشُکری کرتے ہیں یا مغرور ہیں، وہ اللہ کے شُکر گزار بن جائیں یا عاجزی اختیار کریں۔ اور پھر یہ اس لیے بھی ہو سکتا ہے کہ تُم اس آزمائش پر صبر کرتے رہو اور بے حساب اجر حاصل کر کے جنت میں چلے جاؤ۔" یاسمین نے بھائی کو تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اور پھر جب وہ مقصد پورا ہو جائے گا اُس کے بعد؟" اُس نے بہت اُمید سے پوچھا۔ یاسمین جانتی تھی وہ کیا سُننا چاہتا تھا لیکن وہ اُسے عام تسلی کے بجائے بہترین الفاظ میں مُطمئن کرنا چاہتی تھی اور اُس نے وہی کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اُس کے بعد ظاہر ہے اللہ تعالیٰ وہ آزمائش ہٹادیں گے یا پھر تُمہیں اتنا صبر دے دیں گے کہ تُم اِس کی وجہ سے پریشان ہونا چھوڑ دو گے۔ لیکن یہ کرنے کا بہترین وقت کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اگر وہ کچھ دیر کریں گے تو اُس کے پیچھے ضرور کوئی وجہ ہو گی جو شاید ہمیں نہیں نظر آ رہی ہو لیکن ہمیں اللہ کے فیصلے پر اطمینان رکھنا ہے۔ جب مریمؑ پیدا ہوئی تھیں اور اُن کی کفالت کی بات طے ہو رہی تھی تب اللہ نے وہ ذمہ داری زکریاؑ کو دی تھی۔ اُس وقت زکریاؑ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ پھر وہ مریمؑ کی اچھے سے دیکھ بھال کرتے رہے اور پھر بُڑھاپے میں آ کر اللہ نے اُنہیں یحییٰؑ کی شکل میں اولاد عطا فرمائی۔ اب اولاد کے لیے دُعا تو اُنہوں نے ہمیشہ کی ہو گی لیکن ہو سکتا ہے کہ اگر پہلے اُن کی اپنی اولاد موجود ہوتی تو شاید وہ مریمؑ کی دیکھ بھال ویسے نہ کر پاتے جیسے اُنہوں نے کی تھی۔ اِس لیے اللہ جانتا ہے کسے کب کیا دینا ہے۔ ہمیں اُس سے اچھے کی اُمید رکھنی چاہیئے اور نیک نیت کے ساتھ اچھے اعمال پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیئے۔ یاد رکھنا اللہ ہماری صلاحیت نہیں دیکھتا کیونکہ صلاحیت تو اُس نے عطا کی ہوتی ہے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ، وہ ہماری نیت دیکھتا ہے کہ اُس صلاحیت کے ساتھ انجام دیے گئے اعمال میں ہماری نیت کیا ہے۔" یاسمین کی بات مکمل ہوئی تو عاشر کے چہرے پر ڈھیروں اطمینان تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپی! آپ ناں بہت سمجھدار ہو گئی ہو۔ پہلے آپ پریشان ہوتی تھیں تو میں آپ کو سمجھاتا تھا مگر اب آپ سمجھاتی ہو آپ بس یہیں رہنا۔" عاشر نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"تُمھیں اب تک یقین نہیں ہو رہا کہ میں کہیں نہیں جا رہی، چلو آج میں بالکل کنفرم کر دیتی ہوں، ماما! ذرا ادھر آیئے ایک منٹ۔" یاسمین نے کہا اور ماں کو آواز دی۔ عاشر کے چہرے پر کچھ پریشانی کے آثار آ گئے تھے۔

"ہاں بیٹا کیا ہوا؟" زارا نے کمرے میں آ کر پوچھا۔

"آپ ذرا اِسے کنفرم کر دیں کہ میں اب یہیں رہوں گی۔" یاسمین نے کہا تو زارا بیڈ پر اُن دونوں کے درمیان آ کر بیٹھ گئی پھر وہ عاشر کی طرف دیکھ کر مخاطب ہوئی:

"اب یاسمین کہیں نہیں جائے گی۔ ہم سب یہیں ساتھ رہیں گے۔"

زارا نے کہہ کر دونوں بچوں کو گلے لگا لیا۔ عاشر بہت حیران ہو گیا تھا۔ وہ بھی کافی وقت کے بعد ماں سے بہت محبّت کے ساتھ ملا تھا۔ پھر اُسی رات وہ چاروں کھانا کھانے باہر گئے تھے اور واپسی میں شاپنگ کرتے ہوئے یاسمین نے اپنے اسپورٹس شوز لے لیے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یونیورسٹی میں امتحانات شروع ہو گئے تھے۔ جس دن حِبا نے ایڈمٹ کارڈ لیا تھا اُس دن ایمن کی اُس سے بات نہیں ہو سکی تھی کیونکہ حِبا اُسی وقت فریحہ کے گھر چلی گئی تھی لیکن پہلے امتحان والے دن ایمن نے اُسے نِمرہ کا سارا پلان بتا دیا تھا۔ وہ اپنے غُصے پر پچھتا رہی تھی۔ دو پیپرز کے بعد تیسرے پیپر کی تیاری کے لیے فریحہ آج سُلطان وِلا آئی تھی۔ وہ طیبہ سُلطان کو سلام کر کے حِبا کے ساتھ اُس کے کمرے میں آ گئی۔ ابھی وہ بیڈ پر بیٹھ کر اپنا بیگ اور دوسرا سامان رکھ رہی تھی کہ وہ کچھ دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ بیڈ کے بائیں جانب ایک ٹریڈ مل رکھی ہوئی تھی۔ اُس نے کچھ دیر ٹریڈ مل کی طرف دیکھا پھر ایک نظر حِبا پر ڈالی اور پھر بے ساختہ ہنسنا شروع ہو گئی۔

"انسان بن جا۔ امی نے تیری اس طرح ہنسنے کی آواز سُن لی تو مسئلہ ہو جائے گا۔" حِبا نے اُسے ایسے ہنسنے پر تنبیہ کی۔

"اچھا اچھا سوری۔ لیکن یہ ہے کیا، مطلب آنٹی نے کہا ہے تُجھے ایکسرسائز کے لیے؟" اُس نے ہنسی روکتے ہوئے پوچھا تو حِبا نے سنجیدہ چہرہ رکھ کر اُس کی طرف دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو پھر یہ مشین یہاں پر کیوں۔۔۔۔۔۔ایک منٹ۔" وہ کہتے کہتے کچھ سوچ کر رُک گئی اور حِبا کی طرف دیکھ کر بے یقینی سے کہا:

"حِبا! پلیز مجھے یہ مت بولنا کہ تُو نے اسپورٹس فیسٹیول میں دوڑ میں حصہ لیا ہے۔"

اُس کی بات پر حِبا نے اِس بار مسکین سی شکل بنا کر اثبات میں سر ہلایا تو فریحہ ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئی۔تب حِبا کو غُصہ آ گیا۔

"اگر تُو پھر ایسے جاہلوں کی طرح ہنسی ناں تو میں نے تُجھے ڈرائیور کے ساتھ ابھی ہی واپس بھجوا دینا ہے اور مسئلہ یہاں پر ختم نہیں ہوا ہے۔ایک اور بات ہے جو میں نے تُجھے بتانی ہے۔

"حِبا نے اُسے ہنسنے سے روکا اور پھر بتایا کہ یہ سب نِمرہ نے کروایا تھا۔

"اِسی لیے میں نے کہا تھا کہ غُصے کو کنٹرول کر مگر تُو کہاں سُنتی ہے خیر اب بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے تُو جا کر اپنا نام دوڑ سے کینسل کروا دے سمپل۔" اُس نے مشورہ دیا۔

"تُو بھول رہی ہے کہ نِمرہ کیا چیز ہے۔اُس نے پورے ڈپارٹمنٹ میں یہ نیوز پھیلا دی ہے کہ میرا اور یاسمین کا دوڑ کا مُقابلہ ہے۔پہلے پیپر کے بعد ہماری کلاس کی لڑکیوں کے علاوہ کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جونیئرز نے بھی مُجھ سے آکر کنفرم کیا ہے کہ کیا میں دوڑ میں حصہ لے رہی ہوں۔سب کو پتہ چل چُکا ہے،اِس لیے اب میں میدان چھوڑ کر نہیں بھاگ سکتی۔"حِبا نے مزید تفصیل بتا کر کہا۔

"میرے خیال میں میدان میں رہ کر گندی طرح ہارنے سے بہتر ہے کہ عزت کے ساتھ پیٹھ دکھا کر میدان سے بھاگ لیں۔"اُس نے مُسکراتے ہوئے سمجھایا۔

"عزت کے ساتھ پیٹھ دکھا کر میدان سے بھاگ جائیں واہ۔"حِبا نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو فریحہ کے چہرے پر اب بھی مُسکراہٹ تھی۔

"چل یہ بعد میں دیکھتے ہیں مگر مجھے یہ بتا کہ تُو آج ماشاءاللہ سے بڑی خوش لگ رہی ہے، خیریت تو ہے؟"اُس نے فریحہ سے بار بار ہنسنے اور مُسکرانے پر پوچھ لیا۔

"ہاں یار ایک نیوز دینی تھی میں نے۔وہ ایک پروپوزل آیا تھا میرے لیے۔"اُس نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے بتایا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت بہت مبارک ہو۔یہ کی ناں تُو نے انٹرسٹنگ بات اور بتا لڑکا کون ہے، کیسا ہے؟"حِبا نے دلچسپی سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار پتہ نہیں لڑکوں کی نظریں عجیب ہوتی ہیں۔ میں اُس دن شادی میں ہونّق بنی ہوئی تھی اور وہیں مجھے دیکھ کر پسند کر لیا۔ ابا کے کوئی دوست ہیں اُن کا بیٹا ہے، اچھا ہے۔ ابھی کچھ طے نہیں ہوا ہے لیکن ایک آدھ ہفتے میں شاید بات پکی ہو جائے۔" اُس نے تفصیل بتائی۔

"تُو بہت پیاری لگ رہی تھی شادی میں اور ہمیں وہی پسند کرتے ہیں جنہیں اللہ نے ہمارے لیے پسند کیا ہوتا ہے۔ مجھے تو بڑی خوشی ہوئی ہے یار۔ اللہ تُجھے نظرِ بد سے بچائے آمین۔" حِبا نے اُسے گلے لگا کر دُعا دیتے ہوئے کہا۔

"آمین۔ خوش تو میں بھی ہوں الحمدُللہ۔" فریحہ نے بھی کہا۔

"اور نام کیا ہے میرے ہونے والے بہنوئی کا؟" حِبا نے مُسکرا کر اُس سے پوچھا۔

"دیکھیں مِس حِبا سُلطان ہم مشرقی لڑکیاں اپنے ہونے والے شوہر کا نام نہیں لیا کرتی ہیں۔" اُس نے اپنا دوپٹّہ گھونگھٹ کی طرح آگے کر کے کہا تو حِبا کو ہنسی آگئی۔ اپنی دوست کو پہلے کی طرح خوش دیکھ کر وہ واقعی بہت خوش ہو گئی تھی۔ پھر وہ لوگ امتحان کی تیاری میں مصروف ہو گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج یونیورسٹی میں اُن کا آخری پیپر تھا۔سب پیپر کے بعد کلاس سے باہر نکلے تو پتہ چلا کہ تقابُلِ ادیان کا نتیجہ آ چُکا تھا اور مارکس کی لسٹ نوٹس بورڈ پر چسپاں تھی۔وہ لوگ نتیجہ دیکھنے گئیں تو حِبا کے پیروں کے نیچے سے جیسے زمین نکل گئی کیونکہ کلاس میں سب سے زیادہ نمبر یاسمین نے حاصل کیے تھے۔اُن دونوں کے درمیان محض دو نمبر کا فرق تھا مگر حِبا کے لیے اُس سے پیچھے ہو جانا ہی ناقابل قبول تھا۔وہ بہت غُصے میں تھی۔فریحہ نے اُسے کافی دیر سمجھایا تھا۔پھر وہ سب گھر چلی گئی تھیں۔اب ایک ہفتے کی چُھٹیاں تھیں اور پھر شروع ہونا تھا اسپورٹس فیسٹیول۔

www.novelsclubb.com

بالآخر کوئز مُقابلے کا دن آ گیا تھا۔پچھلے ایک ہفتے کے دوران باقی مضامین کے نتائج بھی آ گئے تھے۔فقہ کے پیپر میں اُن دونوں کے نمبر برابر تھے جبکہ باقی تین مضامین میں حِبا کے نمبر زیادہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئے تھے۔حِبا اب کافی خوش تھی۔کوئز کا مُقابلہ ہال میں منعقد تھا۔کافی تعداد میں طالبات وہاں موجود تھیں جو ٹیچرز کے ساتھ مل کر مُقابلے کے ابتدائی انتظامات انجام دینے میں مصروف تھیں۔حِبا اور فریحہ بھی کلاس کی باقی لڑکیوں کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں۔پھر فریحہ مسز شہناز کے بُلانے پر اُن کی طرف چلی گئی۔دوسری لڑکیاں بھی بیٹھنے کے لیے جگہ دیکھنے لگ گئیں۔اب حِبا وہاں اکیلے کھڑی تھی تب ہی یاسمین اُس کے پاس آگئی۔

"السلامُ علیکُم! کیسی ہو حِبا؟" یاسمین نے اپنی مخصوص مُسکراہٹ کے ساتھ سلام کر کے پوچھا تو حِبا نے تھوڑی حیرت سے اُسے دیکھا پھر جواب دیا:

"وعلیکُم السلام! الحمدُ للہ میں ٹھیک ہوں۔تُم کیسی ہو؟"

"میں بھی اللہ کا شُکر ہے خیریت سے ہوں۔تُمہیں بہت بہت مُبارک ہو کلاس میں سب سے زیادہ نمبر تُم نے لیے ہیں۔" اُس نے حِبا کو مبارکباد دی۔حِبا کو اب بھی تھوڑا عجیب لگا۔

"تھینک یو! اور کوئز کے لیے بیسٹ آف لک" حِبا نے چہرے پر مُسکراہٹ لاتے ہوئے کہا اور پھر وہاں سے جانے لگی۔

"حِبا! مجھے تُم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔" یاسمین نے اُسے جلدی سے روکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں کہو۔" اُس نے رُک کر جواب دیا۔

"مِس زینب کے آخری لیکچر والے دن جو ہوا مجھے اُس کے لیے تُم سے معذرت کرنی تھی۔ تُم شاید بُرا مان گئی تھیں کہ میں نے تُمہارا نام لیا تھا لیکن اصل میں مجھے اُس حدیث کا مفہوم واقعی نہیں معلوم تھا۔ میں نے سوچا کہ تُم ماشاءاللہ سے کافی ذہین ہو تو تُم جواب جانتی ہو گی اور بتا دو گی بس اِس لیے میں نے تُم سے پوچھنے کا کہا تھا۔ آئی ایم سوری۔" یاسمین نے بہت خوشدلی کے ساتھ معذرت کی۔ حِبا اُس کی باتوں سے بہت اُلجھ گئی تھی۔ اُس نے بمُشکل چہرے پر مُسکراہٹ لا کر کہا:

"کوئی بات نہیں یاسمین، خیر ہے۔"

ہال میں انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ اسٹیج پر ٹیچرز کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ اسٹیج سے اُترتے ہی درمیان میں جگہ خالی چھوڑ کر دائیں اور بائیں ایک ایک ٹیبل آمنے سامنے رکھی گئی تھی اور اُن پر مُقابلے میں شامل طالبات نے بیٹھنا تھا۔ پھر وہاں سے کچھ آگے کافی ساری کُرسیاں قطار در قطار رکھی ہوئی تھیں جہاں بیٹھ کر دوسری طالبات مُقابلہ دیکھ سکتی تھیں۔ ٹیچرز اپنی جگہ پر بیٹھنا شروع ہو گئی تھیں۔ فریحہ بھی دوسری طالبات کے ساتھ مُقابلہ دیکھنے بیٹھ چُکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مُقابلے میں کل چار لڑکیاں شامل تھیں۔حِبا، یاسمین، انابیہ اور بینش۔اسٹیج سے اُتر کر دائیں جانب والی ٹیبل پر حِبا اور انابیہ بیٹھی تھیں جبکہ یاسمین اور بینش بائیں جانب والی ٹیبل پر براجمان تھیں۔مُقابلے میں تین راؤنڈ ہونے تھے۔پہلے دو راؤنڈ میں چھ، چھ سوال پوچھے جانے تھے جبکہ آخری راؤنڈ میں پانچ سوال ہونے تھے۔ہر راؤنڈ کے اختتام پر ایک لڑکی جس کے سب سے کم پوائنٹس ہوتے وہ کھیل سے باہر ہو جاتی۔اگلے راؤنڈ میں پچھلے راؤنڈ کے پوائنٹس جمع نہیں ہونے تھے۔جسے بھی سوال کا جواب آتا تھا اُسے buzzer بجا کر جواب دینا تھا۔جو پہلے buzzer بجاتا وہی جواب دے سکتا تھا۔دُرست جواب پر دس پوائنٹس ملتے اور غلط جواب پر دس پوائنٹس کم ہو جاتے۔

پہلا راؤنڈ فقہ سے مُتعلق سوالات کا تھا جس میں بینش ہار کر باہر ہو گئی تھی۔دوسرا راؤنڈ تقابُلِ ادیان کا تھا۔اِس راؤنڈ میں یاسمین نے چھ میں سے چار سوالوں کے جوابات دیے تھے جبکہ باقی دو سوالوں کے جواب حِبا نے دیے تھے اور یوں انابیہ بھی کھیل سے باہر ہو گئی تھی۔حِبا دوسرے راؤنڈ میں یاسمین کی کارکردگی سے کچھ پریشان ہو گئی تھی۔اُسے پسینہ بھی آنا شروع ہو گیا تھا۔آخری راؤنڈ میں وہ دونوں رہ گئی تھیں اور یہ راؤنڈ تھا قُرآنی آیات سے مُتعلق سوالات کا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھی ایک ہاتھ buzzer پر رکھ کر سوال سُننے کی منتظر تھیں جب مِس زینب نے پہلا سوال پوچھا:

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا

"ترجمہ: بے شک دوزخ گھات میں لگی ہے۔

یہ سورہ النبا کی آیت نمبر 21 ہے۔اِس کی وضاحت کریں؟"

اگلے ہی پل حِبا کا buzzer بج چُکا تھا اور وہ جواب دے رہی تھی:

"گھات اس جگہ کو کہتے ہیں جو شکار کو پھانسنے کے لیے بنائی جاتی ہے تاکہ وہ بے خبری کی حالت میں آئے اور اچانک اس میں پھنس جائے۔ جہنم کے لیے یہ لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ خدا کے باغی اس سے بے خوف ہو کر دنیا میں یہ سمجھتے ہوئے اچھل کود کرتے پھر رہے ہیں کہ خدا کی خدائی ان کے لیے ایک کھلی آماجگاہ ہے، اور یہاں کسی پکڑ کا خطرہ نہیں ہے، لیکن جہنم ان کے لیے ایک ایسی چھپی ہوئی گھات ہے جس میں وہ یکایک پھنسیں گے اور بس پھنس کر ہی رہ جائیں گے۔"

"بالکل درست جواب ہے یہ۔دس پوائنٹس حِبا سُلطان کو ملتے ہیں۔" مِس زینب نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جِبا تھوڑی پُر سکون ہوئی تھی جبکہ یاسمین کے چہرے پر اب بھی اُس کی خوبصورت مُسکراہٹ موجود تھی۔ اب مِس زینب اگلا سوال پوچھنے کے لیے تیار تھیں۔

"اگلا سوال یہ ہے آپ دونوں کے لیے کہ سورہ النصر کی خاصیت بیان کریں؟" مِس زینب نے سوال مکمل کیا۔

جِبا دماغ میں سورہ النصر کے مُتعلق سوچنے ہی لگی تھی جب اُسے buzzer بجنے کی آواز سُنائی دی جو کہ اُس نے نہیں بجایا تھا اور پھر اُس کے مدِّ مقابل بیٹھی یاسمین کی آواز اُس کی سماعت سے ٹکرائی:

"کہا جاتا ہے کہ سورہ النصر کے نزول سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے انتقال کی خبر دی تھی۔ اِس حوالے سے ایک روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بوڑھے بدری صحابہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد «إذا جاء نصر اللہ والفتح» یعنی "جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچی" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سے اشارہ بہت سے شہروں اور ملکوں کے فتح ہونے کی طرف ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن عباس تمہارا کیا خیال ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اس میں آپ کی وفات کی خبر یا ایک مثال ہے گویا آپ کی موت کی آپ کو خبر دی گئی ہے۔"

یاسمین نے جواب دے کر پھر سے چہرے پر مُسکراہٹ سجالی تھی۔ اُسے بہت مزہ آ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ بالکل صحیح جواب ہے۔دس پوائنٹس ملتے ہیں یاسمین کو۔"مِس زینب نے بتایا۔

تب حِبا نے پاس رکھی بوتل سے پانی نکال کر پیا۔اُسے پھر پسینہ آنے لگا تھا۔مِس زینب نے تیسرے سوال کا کارڈ ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"قُرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے اور توبہ کی، آپ دونوں سے سوال یہ ہے کہ آدمؑ کی توبہ کے بارے میں غلط عقیدہ کیا ہے؟"مِس زینب کے سوال مکمل کرتے ہی حِبا نے buzzer بجا دیا تھا۔

"آدمؑ کی توبہ کے بارے میں غلط عقیدہ ایک گھڑی ہوئی (موضوع) روایت کی بُنیاد پر ہے کہ آدمؑ نے اللہ تعالیٰ کے عرش پر لآالٰہ الا اللہ مُحمّدُ رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا اور مُحمد ﷺ کے وسیلے سے دُعا مانگی تو دُعا قبول ہو گئی۔یہ روایت گھڑی ہوئی ہے، قُرآنِ کریم کے مخالف ہے اور نبی ﷺ کے طریقے کے بھی خلاف ہے۔تمام انبیاءؑ اللہ تعالیٰ سے کسی وسیلے کے بغیر براہ راست دُعا کیا کرتے تھے۔آپ ﷺ نے بھی دُعا مانگنے کا براہ راست طریقہ سکھایا ہے۔"اُس نے جواب دے کر اطمینان کی سانس لی۔پھر دائیں طرف سر گھما کر فریحہ کی طرف دیکھا جو باقی طالبات کے ساتھ بیٹھی مُقابلے سے لُطف اندوز ہو رہی تھی۔فریحہ نے بھی اُس کی طرف دیکھ کر مُسکراہٹ نچھاور کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صحیح جواب ہے یہ، دس مزید پوائنٹس ملتے ہیں حِبا سُلطان کو۔" مِس زینب نے تصدیق کی۔

حِبا نے سوچا کہ اب بس اگلے سوال کا جواب دینا تھا اور پھر وہ آخری سوال سے پہلے ہی یہ مُقابلہ جیت جاتی۔ اگلے سوال کا کارڈ مِس زینب کی نظروں کے سامنے تھا۔

"آپ دونوں کا اگلا سوال یہ کہ قُرآن شریف کی ایک سورت ہے سورہ التین، اِس سورہ کی خاصیت بتائیں؟" مِس زینب نے سوال پوچھا۔

حِبا نے عقل کے گھوڑے دوڑانا شُروع ہی کیے تھے کہ اُسے buzzer کی آواز سُنائی دی۔ اُس نے بے یقینی سے یاسمین کی طرف دیکھا جو کہ اب جواب دے رہی تھی:

"یہ سورت نبی پاک ﷺ کو بہت پسند تھی اور آپ ﷺ اِسے عِشاء کی نماز میں پڑھتے تھے۔ اِس حوالے سے ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دورانِ سفر میں نماز عشاء کی دو رکعات میں سے ایک میں سورہ (وَالتِّینِ وَالزَّیتُونِ) پڑھی۔" یاسمین اِس بار جواب دے کر خاموش ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک منٹ ہمیں یہ جواب پینل سے کنفرم کرنا پڑے گا۔" مِس زینب نے کہا اور اسٹیج پر ہی موجود پینل کی طرف دیکھنے لگیں۔ حِبا کو کچھ اُمید ہوئی کہ شاید جواب غلط نکل آئے تب ہی اُس نے یاسمین کی آواز دوبارہ سُنی:

"جی میم! آپ کنفرم کر لیں۔ میں نے یہ نماز کی ایک کتاب "نمازِ نبوی" میں پڑھا تھا۔"

یہ سُن کر اُسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ اُس نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر فریحہ کی طرف دیکھا تو فریحہ نے اُسے پُر سکون رہنے کا اشارہ کیا۔

"جی یہ صحیح جواب ہے، دس پوائنٹس یاسمین کو ملتے ہیں۔ مُقابلہ بہت دلچسپ ہو چکا ہے، دیکھتے ہیں کون آخری سوال کا جواب دیتا ہے۔" مِس زینب نے یاسمین کے جواب کو دُرست قرار دیا اور آخری سوال کے لیے کارڈ نکالنے لگیں۔ ہال میں سب خاموشی سے یہ کانٹے دار مُقابلہ دیکھ رہے تھے۔

اب آخری سوال ہونا تھا اور پھر مِس زینب کی آواز نے ہال کی خاموشی کو توڑا:

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ ٱلثَّقَلَانِ

"ترجمہ: اے دو بھاری گروہوں! ہم جلد ہی تُمہارے لیے فارغ ہوئے چاہتے ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ سورہ رحمٰن کی آیت نمبر 31 ہے۔اِس میں اللہ تعالیٰ کن دو گروہوں سے مخاطب ہیں؟"

سوال ختم ہونے کے ساتھ ہی حِبا کا buzzer بج چُکا تھا۔اُس نے ایک بھرپور سانس لیا اور پھر جواب دیا:

"اِس آیت میں اللہ تعالیٰ انسانوں اور جِنوں سے مخاطب ہیں۔انسانوں اور جِنوں کو اِس آیت میں بوجھ کہا گیا ہے کیونکہ اُن کو شریعت کا پابند کیا گیا ہے۔اِس پابندی یا بوجھ سے دوسری ہر مخلوق آزاد ہے۔"

"حِبا سُلطان یہ مُقابلہ جیت گئی ہیں، یہ بالکل دُرست جواب ہے۔"مِس زینب نے کہا تو حِبا نے اللہ کا شُکر ادا کیا۔فریحہ نے جلدی سے آکر اُسے گلے لگ کر مُبارکباد دی۔پھر دوسری لڑکیاں بھی وہاں آ گئیں۔وہ حِبا اور یاسمین دونوں کو مُبارکباد دے رہی تھیں کیونکہ مُقابلہ اُن دونوں کی وجہ سے دلچسپ ہوا تھا۔فریحہ نے بھی یاسمین کو مُبارکباد دی تھی۔پھر تقریبِ تقسیمِ انعامات شروع ہو گئی تھی۔انابیہ کو تیسرا اور یاسمین کو دوسرا انعام ملا تھا۔حِبا کو پہلا انعام ملا تھا۔وہ بہت خوشی سے اسٹیج پر گئی تھی۔ٹرافی وُصول کر کے اُس نے یاسمین کی طرف دیکھا تو یاسمین سب کے ساتھ اُس کی جیت پر تالیاں بجا رہی تھی۔اُس کے چہرے پر بھی بھرپور خوشی تھی۔حِبا کو پھر عجیب لگنے لگا۔اُسے اُمید تھی کہ یاسمین افسوس کرتی یا غُصہ ہوتی مگر وہ ایسا کچھ بھی یاسمین کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چہرے پر نہیں دیکھ رہی تھی۔ پھر جب وہ اسٹیج سے اُتر کر نیچے آئی تو یاسمین نے اُس کے پاس آکر بہت خوشی سے اُسے مُبارکباد دی۔ حِبا نے اُس کا شُکریہ ادا کیا اور یوں اُن کا پہلا مُقابلہ اختتام کو پہنچا۔

سُلطان وِلا میں اِس وقت رات کے ساڑھے سات بجے کا وقت تھا۔ حِبا سُلطان مغرب کی نماز کے بعد فرسٹ فلور پر موجود ٹیرس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ یاسمین کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔ وہ یہی معمہ حل کرنے میں لگی ہوئی تھی کہ ہارنے کے باوجود یاسمین کیوں خوش تھی۔ چلو دوڑ میں حصّہ لینے کا چیلنج دینے والی بات تو نِمرہ کا جھوٹ تھا مگر کوئز میں تو اُس نے خود حصّہ لیا تھا، پھر وہ اپنی شکست پر کیسے مُسکرا سکتی تھی۔ اور اُس کی مُسکراہٹ میں کوئی بناوٹ نہیں تھی۔ جب پہلے دن حِبا نے اُسے اپنی سیٹ دی تھی بیٹھنے کے لیے، تب بھی اُس نے اِسی مُسکراہٹ کے ساتھ حِبا کا شُکریہ ادا کیا تھا۔ اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یا شاید وہ سمجھ چُکی تھی مگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اعتراف کرنے سے کترا رہی تھی۔اُس نے اِس بارے میں اگلے دن فریحہ سے بات کرنے کا سوچا مگر اگلے دِن کا خیال آتے ہی اُس کا ذہن کسی اور سمت چلنے لگا۔

اگلے دو دِن دوڑ کی پریکٹس کے لیے تھے اور پھر تیسرے دِن اُس کی دوڑ تھی۔اُس نے اپنے بچپن کا زمانہ یاد کرنے کی کوشش کی کہ کیا اُس نے زندگی کے کسی دور میں کبھی کسی دوڑ میں حصّہ لیا تھا۔ذہن پر وہ واقعات رونما ہو رہے تھے جب اُس کی امی اُسے فٹنس بہتر کرنے کے لیے ساتھ میں واک پر جانے کا کہتی تھیں اور وہ اُن کی نصیحتیں نظر انداز کر دیتی تھی یا پھر وہ موقع یاد آ رہا تھا جب وہ اسپورٹس ایریا میں بھاگتی لڑکیوں پر تنقید کرتی تھی۔اب لیکن اِن باتوں کا وقت نہیں تھا۔اُس کے سامنے یاسمین تھی جسے ہرانا اُس کے لیے ناممکنات میں سے تھا۔اُس نے کچھ دیر سوچا اور پھر ناممکنات کو ممکن کرنے والے اللہ سے دُعا کی اور اگلے دِن کی تیاری کرنے کے لیے اندر کمرے کی طرف چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاسمین اور زارا کچن میں رات کا کھانا تیار کر رہے تھے۔ عاشر لیپ ٹاپ پر کسی اسائنمنٹ پہ کام کر رہا تھا۔ تب ہی زارا کے موبائل پر کوئی کال آئی۔ اُس نے کال ریسیو کی تو کسی نے بتایا کہ اکبر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وہ ایک قریبی ہسپتال میں داخل تھا۔ زارا یہ سُن کر پریشان ہو گئی۔ یاسمین نے ماں کو تسلی دی اور کہا کہ وہ اکبر کے پاس ہسپتال چلی جائے۔ زارا ہسپتال پہنچی تو پتہ چلا کہ اکبر کو زیادہ چوٹیں نہیں آئی تھیں۔ اُس نے سکون کا سانس لیا۔ اکبر نے ڈاکٹر سے کہا کہ وہ اُسے ابتدائی طبّی اِمداد دے کر ڈسچارج کر دیں مگر ڈاکٹر نے کچھ مزید ٹیسٹ کروانے کی غرض سے اُسے اگلے دن تک رُکنے کا کہہ دیا۔ زارا نے بھی اکبر سے اصرار کیا کہ وہ ڈاکٹر کی بات مان لے تو وہ رات ہسپتال میں ہی رہنے پر راضی ہو گیا۔ زارا اُس کے پاس وہیں ہسپتال میں ٹھہر گئی تھی۔ اُس نے بچوں کو کال کر کے باپ کی خیریت سے آگاہ کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن حِبا یونیورسٹی پہنچ گئی تھی۔ کچھ دیر میں فریحہ بھی آ گئی تھی۔ اسپورٹس ایریا میں جانے سے پہلے وہ کینٹین میں جا کر بیٹھ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تُو کیوں آج صبح صبح یونیورسٹی آگئی؟" حِبا نے اُسے دیکھ کر مُسکراتے ہوئے پوچھا تو سامنے بیٹھی فریحہ جواب بھی جماہیاں لے رہی تھی اُس پر برس پڑی:

"میں اِس لیے آئی ہوں کیونکہ میری دوست ایک بے حس عورت ہے، جس نے مجھے میسج کر کے یونیورسٹی بلایا ہے کیونکہ اُسے کوئی ضروری بات کرنی تھی مُجھ سے۔ ورنہ ابھی اِس وقت میں گھر پہ مست سو رہی ہوتی۔"

"تھینک یو بہن! تُو میری وجہ سے اپنی نیند کی قُربانی دے کر آئی۔ میں نے واقعی بہت ضروری بات کرنی تھی۔ کل میں تُجھے نہیں بتا سکی۔ کل یاسمین نے مُجھ سے معذرت کی تھی وہ مِس زینب کے آخری لیکچر والی بات پہ۔" اُس نے فریحہ کو بتایا۔

"ہاں تو ٹھیک ہے اُسی نے پہل کی تھی۔ جانے انجانے میں ہی صحیح پر غلطی تو تھی اُس کی۔" فریحہ نے جواب دیا۔

"ہاں لیکن جو میں نے اُسے کہا تھا وہ زیادہ غلط تھا، تو مجھے بھی معذرت کرنی چاہیئے ناں۔" اُس نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار معذرت اُس نے کی یا تُو نے کی ایک ہی بات ہے۔ تُجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا یہ زیادہ ضروری ہے۔ اب آگے سے اُس کے ساتھ اپنا رویہ اچھا رکھنا بس۔" فریحہ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں یار فریحہ! بات صرف اُس دن کی نہیں ہے۔ وہ آج تک کبھی بھی مُجھ سے مُقابلہ نہیں کر رہی تھی، وہ تو بس ساتھ چل رہی تھی جبکہ میں اُس سے حسد کرتی رہی۔ یہاں تک کہ کل کوئز کے دوران بھی میں پریشان تھی۔ پچھلے تین سال سے میں جیت رہی تھی، میں چیمپئن تھی مگر بالکل بھی پُر اعتماد نہیں تھی جبکہ اُس کے چہرے پر پورے مُقابلے کے دوران ایک اطمینان بھری مُسکراہٹ تھی۔ وہ کل بہت انجوائے کر رہی تھی جبکہ میرا حال یہ تھا کہ جب وہ کسی سوال کا جواب دیتی تھی تو مجھے پسینے آنے لگتے تھے۔ میں صرف اُسے ہرانے کا سوچ رہی تھی اور ہار کے بعد اُسے شکست خوردہ دیکھنا چاہتی تھی ویسے ہی جیسے نِمرہ مجھے دوڑ میں شکست کھاتا دیکھنا چاہتی ہے۔ میں نِمرہ بن گئی تھی۔ اور پھر میرے ٹرافی وصول کرنے کے بعد، جس طرح وہ میرے لیے خوشی سے تالیاں بجا رہی تھی وہ ناقابل یقین تھا۔ میں اُس کی جگہ ہوتی تو غصے میں یا پھر روتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی، مگر وہ ایسے خوش تھی جیسے وہ خود جیت گئی ہو۔ کل مجھے احساس ہوا کہ یہ جیت مُجھ جیسی لڑکی کے لیے زیادہ ضروری تھی تاکہ میں اِس جیت کے بعد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاسمین کا رویہ دیکھ کر سیکھ سکوں کہ سخاوت اور دِل کا بڑا پن کیا ہوتا ہے۔اُسے اِس جیت کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اُس کے اندر یہ خوبیاں پہلے سے ہیں۔"اُس نے اپنی بات مکمل کی تو اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔وہ اپنے رویے پر کافی نادم تھی۔

"چل ٹھیک ہے یار تُو اُس سے معذرت کر لینا، تیرا دل ہلکا ہو جائے گا۔"فریحہ نے اُسے گلے لگا کر تسلی دی۔اب وہ لوگ اسپورٹس ایریا کی طرف جا رہے تھے۔

"لیکن مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی جب تُجھے معلوم ہو چکا ہے کہ یاسمین نے تُجھ سے کبھی مُقابلہ نہیں کیا، تو پھر صرف اپنی انا کی خاطر دوڑ میں حصّہ لینا کہاں کی عقلمندی ہے؟اِس سے بہتر یہ ہے کہ ہم ایڈمن سیکشن جا کر تیرا نام دوڑ میں سے کینسل کرواتے ہیں اور پھر دونوں اپنے اپنے گھر جا کر مزے سے سوتے ہیں۔اور ویسے بھی میں بلاوجہ ایک ہارنے والی کھلاڑی کو سپورٹ نہیں کرنا چاہتی۔"فریحہ نے اُسے پھر سمجھایا۔

"نہیں یار اب مجھے فرق نہیں پڑتا کہ نِمرہ میری ہار پہ کیا کہے گی۔میں دوڑ میں حصّہ اپنے لیے لوں گی۔تُجھے پتہ ہے پچھلے ایک مہینے سے میں ایکسرسائز کر رہی ہوں، میرا ساڑھے تین کلو وزن کم ہو گیا ہے۔تو اب جو یہ محنت کی ہے میں اِسے ضائع نہیں کرنا چاہتی ہوں۔اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ سعی کرے تو بس میں کوشش کروں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گی۔ ہو سکتا ہے ایک آدھ راؤنڈ جیت جاؤں اور نہ جیتی تب بھی خیر ہے، اِس لیے تُو بھی جسے چاہے سپورٹ کر سکتی ہے۔ اب خوش؟" حِبا نے مُسکرا کر کہا تو فریحہ بھی ہنس دی۔ اسپورٹس ایریا میں دو لڑکیاں ماہ رُخ اور اِقراء بھی آئی ہوئی تھیں۔ حِبا اور فریحہ اُنہیں پریکٹس کرتے ہوئے دیکھنے لگیں۔ کچھ دیر پریکٹس کر کے وہ دونوں چلی گئیں پھر حِبا پریکٹس کرنے لگی۔ آدھے پونے گھنٹے بعد وہ دونوں بھی اپنے اپنے گھر روانہ ہو گئیں۔

یاسمین گھر پر عاشر کے پاس ہی تھی اِس لیے وہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔ زارا صبح اکبر کو ناشتہ وغیرہ کروا کے ہسپتال سے گھر واپس آ گئی تھی۔ گھر پہنچ کر اُس نے بچوں کو بھی ناشتہ دیا تھا۔ یاسمین کو اُس نے کہا تھا کہ یونیورسٹی چلی جائے مگر اُسے والد کی فکر تھی اِس لیے اُس نے جانے سے منع کر دیا تھا۔ اکبر دوپہر میں گھر آ گیا تھا۔ اُس کے ٹیسٹ وغیرہ ہو گئے تھے اور رپورٹ نارمل تھی۔ یاسمین پورا دن اُس کے ساتھ ہی رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن بھی حِبا اور فریحہ یونیورسٹی پہنچ گئی تھیں۔حِبا نے اُسے اسپورٹس ایریا میں چلنے کا کہا مگر وہ اُسے لیکر کینٹین میں آ گئی۔

"یار میری کل دوڑ ہے، جس میں مجھے بھاگنا ہے اور تیز بھاگ کر ہی میں جیت سکتی ہوں تو مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔" حِبا نے کینٹین میں بیٹھتے ہی اُس سے پوچھا۔

"دیکھیں مِس حِبا سُلطان! کچھ مُقابلے طاقت اور دماغ دونوں کے برابر استعمال سے جیتے جاتے ہیں۔ایک اسٹریٹجی بنائی جاتی ہے، اپنی طاقت کو دیکھا جاتا ہے، دوسرے کی کمزوری دیکھی جاتی ہے پھر اپنا لائحہ عمل طے کیا جاتا ہے۔" فریحہ نے اپنے بیگ سے کچھ نوٹس نکالتے ہوئے آرام سے اُسے سمجھایا۔

"اچھا بہن! بتا کیا پلان ہے تیرا؟" اُس نے اب سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پہلے تیری طاقت دیکھتے ہیں۔میرے خیال میں تیری سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ سب کو پتہ ہے کہ تُو یہ دوڑ نہیں جیتے گی۔"اُس نے کہا تو حِبا کو ہنسی آ گئی۔

"تُجھے نِمرہ نے تو نہیں بھیجا مجھے demotivate کرنے کے لیے؟"اُس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"میرا مطلب تھا کہ سب کو یہ یقین ہے کہ تُو ہار جائے گی اِس لیے وہ تُجھے سیریس نہیں لیں گے اور ایک مزے کی بات بتاؤں کل میں نے ماہ رُخ اور اِقراء کا ٹائم نوٹ کیا تھا،وہ دونوں تُجھ سے ہلکے بھاگتی ہیں۔"اُس نے آخری بات تھوڑی رازداری سے بتائی۔

"اور باقی دو لڑکیاں؟اُن کی کیسی اسپیڈ ہے؟"حِبا نے پوچھا۔

"باقی دونوں لڑکیوں کو میں نے بھاگتے ہوئے نہیں دیکھا اور اُن میں سے ایک یاسمین ہے اُس کا تو خیال تُو ذہن سے نکال دے،ہاں دوسری لڑکی آج آئی تو اُسے دیکھیں گے۔"فریحہ نے جواب دیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ اسپورٹس ایریا کی طرف چلے گئے۔

آج بھی وہاں ماہ رُخ اور اِقراء ہی آئی ہوئی تھیں۔اُن کے جانے کے بعد حِبا نے پریکٹس کی پھر اُس نے فریحہ سے یاسمین کا پوچھا تو فریحہ نے کہا کہ وہ شاید دوپہر میں آتی ہو پریکٹس کے لیے۔واپسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر اُنہوں نے ایڈمنسٹریشن آفس سے پوچھا تو پتہ چلا کہ ایک لڑکی اشبیلہ آئی تھی دوپہر میں پریکٹس کے لیے جبکہ یاسمین نہیں آئی تھی۔حِبا نے اِصرار کیا تو فریحہ شام تک یاسمین کو کال کر کے اُس کی خیریت پوچھنے پر راضی ہو گئی کہ وہ کیوں نہیں آ رہی تھی۔پھر وہ دونوں گھر چلی گئیں۔

یاسمین آج بھی پریکٹس کے لیے یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔حالانکہ اکبر اب بالکل ٹھیک ہو چُکا تھا بس ایک پٹی بندھی ہوئی تھی ٹانگ پہ جو اگلے دن کُھلنی تھی مگر یاسمین کا دل نہیں ہو رہا تھا کہ باپ کو فی الحال چھوڑ کر کھیل کے لیے جائے۔

دوپہر میں کھانے کے بعد عاشر باپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔وہ دیکھ رہا تھا کہ یاسمین باپ کی وجہ سے یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔اُسے لگا کہ اُسے باپ کو بتا دینا چاہیئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاپا آپ کو پتہ ہے جس دن آپ کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا، آپی بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھیں اور دیر رات تک آپ کے لیے دُعا کرتی رہی تھیں۔ اور پھر اب دو دن سے اپنی دوڑ کی تیاری کے لیے یونیورسٹی بھی نہیں گئیں۔" اُس نے باپ کو بتایا تو اکبر نے فوراً آواز دے کر یاسمین کو بُلایا۔

"جی پاپا! آپ نے بُلایا۔" یاسمین نے وہاں آ کر کہا۔

"بیٹا یہ عاشر بتا رہا ہے کہ آپ دو دن سے یونیورسٹی نہیں گئیں۔ آپ کی دوڑ کب ہے؟" اکبر نے اُس سے پوچھا۔

"کل ہے لیکن پاپا میرا دل نہیں کر رہا بالکل بھی جانے کا۔" اُس نے بتایا۔

"دیکھو میں ایک دم ٹھیک ہوں اور مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا اگر آپ میری وجہ سے نہیں جاؤ گی۔" اکبر نے اُسے سمجھایا۔

"یہ مُقابلے آتے رہیں گے، میں اگلی بار حصہ لے لوں گی۔" یاسمین نے ٹالنے کی کوشش کی۔

"یہ آپ کا آخری سال ہے یونیورسٹی کا اور آپ بہت شوق سے نئے جوتے لیکر آئی تھیں۔ بس میں نے کہہ دیا کہ آپ نے کل جانا ہے اور جیت کر آنا ہے۔" اکبر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو یاسمین راضی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام میں فریحہ نے یاسمین کو کال کی تو اُس نے بتایا کہ وہ اپنے والد کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے یونیورسٹی نہیں آئی تھی پریکٹس کے لیے مگر اب اُس کے والد کی طبیعت ٹھیک ہے اور وہ کل مقابلے کے لیے آئے گی۔ فریحہ نے حِبا کو بھی کال کر کے یہ بات بتا دی۔

سُلطان وِلا کی نچلی منزل میں سانپ کی طرز پر بنی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہلی منزل پر آئیں تو دائیں جانب حِبا سُلطان کا کمرہ تھا اور اُس کے برابر میں ہی ایک وسیع لائبریری بنی ہوئی تھی جہاں زیادہ تر طارق سُلطان ہی کتابوں کا مطالعہ کرنے یا اپنے کاروبار کی دستاویزات تیار کرنے جایا کرتے تھے۔ طیبہ سُلطان تین دن کے لیے خواتین کی ایک جماعت کے ساتھ پنجاب گئی ہوئی تھیں جہاں اُنہیں مُختلف شہروں میں جا کر سیمینار وغیرہ میں شرکت کرنی تھی۔ رات سوا گیارہ بج رہے تھے۔ حِبا عام طور پر اِس وقت سونے کے لیے لیٹ جاتی تھی مگر آج اُسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ وہ اپنے کمرے سے باہر آئی تو اُس نے لائبریری کی لائٹ روشن دیکھی جس کا مطلب تھا کہ طارق سُلطان لائبریری میں تھے تو وہ بھی وہاں آ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آیئے بیٹا! خیریت اِس وقت آپ یہاں؟" اُنہوں نے بیٹی کی آمد پر دیوار پہ نصب گھڑی میں وقت دیکھ کر پوچھا۔

"جی ابو مجھے ایک بات پوچھنی تھی آپ سے۔" اُس نے اپنی آمد کا مقصد بتایا۔

"ہاں بیٹا آیئے بیٹھیے۔" طارق سُلطان نے فوراً کمرے کے کونے میں رکھی دوسری کُرسی اُٹھا کر بیٹی کے سامنے رکھ دی۔ حِبا اُس پر بیٹھ گئی تو وہ بھی اپنی کُرسی پر بیٹھ گئے۔

"ابو! اگر ہم سے کچھ غلط ہو جائے تو کیا کریں؟" اُس نے معصومیت سے پوچھا۔

"غلط ہو جائے تو جو غلط ہوا ہے اُسے ٹھیک کر لیں یا آگے سے کوشش کریں کہ وہ غلطی نہ دُہرائیں اور اگر کسی انسان کے ساتھ کچھ غلط کر دیا ہو تو معذرت کر لیں بس۔" اُنہوں نے بیٹی کو سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"اگر وہ انسان معذرت کے بغیر ہی معاف کر دے تو؟ تب بھی معذرت ضروری ہے؟" اُس نے ایک اور سوال کیا۔

"بیٹا خون کے رشتے جو ہوتے ہیں، اُن میں کوئی رنجش ہو جائے تو وہاں تعلق ٹھیک کرنے کے لیے ایسا ہوتا ہے کہ معذرت کی ضرورت نہیں ہوتی بس رویہ ٹھیک کرنا پڑتا ہے لیکن باقی جن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لوگوں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے وہاں غلطی ہونے پر معذرت کر لینی چاہیئے۔ بعض دفعہ لوگ کہتے نہیں ہیں مگر وہ اُمید کرتے ہیں کہ ہم اپنی غلطی پر معافی مانگیں گے اور کچھ لوگ واقعی بڑے دل والے ہوتے ہیں جو ویسے ہی معاف کر دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر جو صحیح اور غلط کی تمیز رکھی ہے ناں جسے ہم اپنا ضمیر کہتے ہیں اُسے مُطمئن کرنا بہت ضروری ہوتا ہے اور ہم معذرت اِسی ضمیر کے لیے کرتے ہیں۔" اُنہوں نے اِس بار تھوڑا تفصیل سے سمجھایا۔

"جی ٹھیک ہے۔" اُس نے مُسکرا کر کہا۔

"اچھا آپ کی امی نے بتایا تھا کہ آپ کافی دن سے ایکسرسائز وغیرہ کر رہی ہیں؟" اُنہوں نے اب اُس کی صحت کے حوالے سے پوچھا۔

"ابو! میں آپ کو وہی بتانے بلکہ انوائٹ کرنے کے لیے آئی تھی، کل ہماری یونیورسٹی میں پانچ سو میٹر کی دوڑ ہے اور میں نے اُس میں حصہ لیا ہے۔ امی تو یہاں نہیں ہیں، آپ آئیں گے تو مجھے بہت سپورٹ رہے گی۔" حِبا نے اُنہیں دوڑ کے مُقابلے میں شرکت کا بتایا۔

"ارے واہ ماشاءاللہ! شاید پہلی مرتبہ آپ نے اِس میں حصہ لیا ہے۔ ہم صُبح آپ کے ساتھ ہی چلیں گے۔" اُنہوں نے خوشی سے ہامی بھر لی۔ حِبا بھی خوش ہو گئی تھی اور پھر وہ اپنے کمرے میں جا کر سو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج پھر مُقابلے کا دِن تھا۔ یاسمین آج ماں کے ساتھ یونیورسٹی پہنچی تھی۔ حِبا اپنے والد کے ساتھ آئی تھی۔ آج کا مُقابلہ پانچ سو میٹر کی دوڑ کا تھا جو کہ اسپورٹس ایریا میں ہونا تھا۔ بھاگنے کے لیے دائرے کی شکل میں ٹریک تو وہاں بنا ہوا تھا، بس پانچ سو میٹر کے فاصلے پر ایک سفید رنگ کی اختتامی لکیر کھینچ دی گئی تھی۔ ٹیچرز، والدین اور مُقابلہ دیکھنے کے لیے آنے والی طالبات ٹریک کے دائیں جانب رکھی گئی کُرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ دوڑ میں شامل لڑکیاں ابتدائی لکیر کے نزدیک آ رہی تھیں۔ یاسمین، زارا سے گلے مل کر آنے لگی تو زارا نے اُسے کامیابی کی دُعا دی۔ حِبا بھی اپنے والد سے مُلاقات کر کے فریحہ کے ساتھ نیچے آ گئی تھی۔ پھر فریحہ بھی اُسے بیسٹ آف لک کہہ کر چلی گئی۔ نِمرہ بھی وہیں سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی مُقابلہ شروع ہونے کی مُنتظر تھی۔

آج کی دوڑ میں پانچ لڑکیاں حِبا، یاسمین، اِقراء، ماہ رُخ اور اشبیلہ حصہ لے رہی تھیں۔ پانچ سو میٹر کی دوڑ کے چار راؤنڈ ہونے تھے۔ ہر راؤنڈ میں سب سے پیچھے رہنے والی لڑکی باہر ہو جاتی۔ ہر راؤنڈ کے بعد پانچ منٹ کا وقفہ ہونا تھا تاکہ کھلاڑی اپنی طاقت اور سانس بحال کر سکیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور پھر دوڑ شروع ہو گئی تھی۔ یاسمین حسبِ توقع سب سے آگے نکل گئی تھی لیکن حِبا نے پہلے راؤنڈ میں تیسرے نمبر پر آ کر سب کو حیران کر دیا تھا۔ اشبیلہ دوسرے جبکہ اِقراء چوتھے نمبر پر آئی تھی۔ ماہ رُخ سب سے پیچھے رہی تھی اور کھیل سے باہر ہو گئی تھی۔ اب پانچ منٹ کا وقفہ ہو گیا تھا اور مُقابلے میں باقی رہنے والی چاروں لڑکیاں جوس اور پانی پی کر طاقت بحال کر رہی تھیں جب فریحہ جلدی سے حِبا کے پاس آ گئی۔

"حِبا! یاسمین نے ڈھائی منٹ میں چکر پورا کیا ہے۔ تیرے اور اُس کے درمیان پندرہ سیکنڈز کا فرق تھا جبکہ تیرے اور اشبیلہ کے درمیان آٹھ سیکنڈز کا فرق تھا۔" فریحہ نے اُسے جلدی جلدی بتایا۔ اُس نے اسٹاپ واچ پر اُن کا ٹائم نوٹ کر لیا تھا۔ حِبا پانی پیتے ہوئے اُس کی بات سُن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چل تھینکس یار دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے۔" حِبا نے اُس کا شُکریہ ادا کیا۔ پھر فریحہ چلی گئی اور وہ چاروں دوسرے راؤنڈ کی تیاری کرنے لگیں۔

دوسرا راؤنڈ شروع ہو گیا۔ اِس مرتبہ بھی وہی ترتیب رہی تھی۔ یاسمین پہلے، اشبیلہ دوسرے جبکہ حِبا تیسرے نمبر پر آئی تھی۔ اقراء آخری نمبر پر آنے کی وجہ سے باہر ہو گئی تھی۔ تیسرے راؤنڈ سے پہلے پھر پانچ منٹ کا وقفہ تھا۔ فریحہ دوبارہ اُس کے پاس آ گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگلے راؤنڈ میں تُجھے اشبیلہ کو ہرانا ہو گا۔ وہ شروع میں تیز بھاگتی ہے لیکن اختتامی لکیر کے نزدیک پہنچ کر اُس کی قُوت برداشت جواب دے جاتی ہے اور اُس کی رفتار بہت کم ہو جاتی ہے۔ پہلے راؤنڈ میں تُم دونوں کے درمیان جو آٹھ سیکنڈز کا فرق تھا وہ دوسرے راؤنڈ میں کم ہو کر محض تین سیکنڈز کا رہ گیا تھا۔" اُس نے حِبا کو اشبیلہ کے حوالے سے انفارمیشن دی۔

"اُس کی رفتار کم ہو جاتی ہے تو میں کونسی کوئی یوسین بولٹ کی پھپھو کی بیٹی ہوں، میری بھی حالت خراب ہو جاتی ہے آخر تک۔" حِبا نے جوس پیتے ہوئے کہا۔

"دیکھ اگر تُو درمیان میں کچھ قدم آہستہ بھاگ کر پھر آخر میں تیز دوڑے گی تو اشبیلہ کو ہرا دے گی اِن شاءاللہ اور پھر آخری راؤنڈ میں گیم کی آخری بلا کے ساتھ تیرا مُقابلہ ہو گا۔" فریحہ نے کہا اور پھر وہ دونوں ہنسنے لگیں۔ آج حِبا بھی ہار جیت کے ڈر کو بھول کر خوب انجوائے کر رہی تھی۔ اب تیسرا راؤنڈ شروع ہونے والا تھا۔

تیسرے راؤنڈ میں اُن تینوں نے دوڑنا شروع کیا۔ حِبا نے پوری طرح فریحہ کی بات پر عمل کیا تھا۔ مسلسل تیسرے راؤنڈ میں بھاگنے کے سبب اشبیلہ کی رفتار اختتامی لکیر سے پہلے مزید دھیمی ہو گئی تھی اور حِبا نے آخری دس سیکنڈز میں رفتار بڑھا کر اشبیلہ سے پہلے اختتامی لکیر کو پار کر لیا تھا۔ یاسمین بدستور پہلے نمبر پر ہی آئی تھی بلکہ فریحہ نے نوٹ کیا تھا کہ اِس بار حِبا اور یاسمین کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

درمیان فاصلہ بیس سیکنڈز سے بھی تھوڑا زیادہ ہو گیا تھا۔اشبیلہ نے ہارنے کے بعد بے یقینی سے حِبا کو دیکھا اور پھر ٹریک سے باہر چلی گئی۔یاسمین کو بھی اُسے اپنے ساتھ آخری راؤنڈ میں دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔پانچ منٹ کا وقفہ ہوا تو یاسمین نے حِبا کے پاس جا کر اُس کو مُبارکباد دی کہ وہ دونوں آخری راؤنڈ تک آگئی تھیں۔حِبا نے بھی جواب میں اُسے آخری راؤنڈ کے لیے بیسٹ آف لک کہا۔فریحہ دوڑتی ہوئی آئی اور اُس کے گلے لگ گئی۔

"مُبارک ہو یار!تُو واقعی جیت گئی۔اشبیلہ کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا ہارنے کے بعد۔"اُس نے حِبا کو مُبارکباد دیتے ہوئے کہا۔

"یہ راؤنڈ میں نے نہیں تُو نے جیتا ہے۔یہ تیرا پلان تھا۔تھینک یو سو مچ فریحہ!"حِبا نے اُس کا شُکریہ ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

"چل ٹھیک ہے دو راؤنڈ تُو جیتی ہے،ایک میں اور اب یہ آخری راؤنڈ میں جو بھی ہو فکر مت کرنا۔تُو آخر تک آگئی یہ بہت بڑی بات ہے۔"فریحہ نے اُسے سمجھایا۔

"ہاں یار میں کوشش کروں گی باقی اللہ مالک ہے۔چل اب تُو جا،مجھے سانس تو لینے دے۔پھر تیری آخری بلا آجائے گی۔"حِبا نے اُسے کہا تو وہ ہنستی ہوئی چلی گئی۔اُس کے جانے کے بعد حِبا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اُن کے چہرے پر بھی بہت خوشی تھی۔اُنہوں نے دونوں ہاتھ کے انگوٹھے بُلند کر کے بیٹی کو بیسٹ آف لک کہا۔

ویسے تو وہاں موجود سب لوگ ہی اِس دوڑ سے لُطف اندوز ہو رہے تھے مگر نِمرہ یہ سب بہت زیادہ انہماک سے دیکھ رہی تھی۔ جس پل کا اُسے شاید یونیورسٹی کے پہلے دن سے انتظار تھا، وہ آج آ گیا تھا۔ حالانکہ وہ حِبا کے آخری راؤنڈ تک آنے پر حیران تھی لیکن اُسے پتہ تھا کہ اب آخری راؤنڈ میں وہ بڑے آرام سے شکست کھانے والی تھی۔ وہ غلط بھی نہیں تھی کیونکہ شروع سے یہ مُقابلہ دیکھنے والا کوئی بھی شخص یہی کہتا کہ یاسمین جیت چُکی تھی بس اب ایک رسمی دوڑ باقی تھی۔اور پھر وہ دونوں ایک آخری بار دوڑنے کے لیے تیار ہو گئیں۔

دوڑ شروع ہوئی اور یاسمین ہر راؤنڈ کی طرح تیزی سے آگے نکل گئی۔ حِبا بھی اپنی جانب سے پورا زور لگا رہی تھی لیکن چوتھی بار مسلسل دوڑنے کے باعث اُس کی قوتِ برداشت بھی کافی کم ہو چُکی تھی۔ وہ اپنے سامنے یاسمین کو خود سے دور اور اختتامی لکیر کے قریب ہوتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ وہ اپنی ٹانگوں کو تیزی سے آگے بڑھانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اُن کے درمیان فاصلہ ہر قدم کے ساتھ بڑھتا جا رہا تھا کہ تب ہی اچانک یاسمین کا پیر دوڑتے ہوئے پھسلا اور وہ اختتامی لکیر سے محض بیس سے پچیس قدم پہلے زور سے زمین پر گھٹنے کے بل گر گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُسے گرتا دیکھ کر سب لوگ ایک دم سے خاموش ہو گئے۔ زارا پریشان ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی، اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔ نِمرہ کی نظریں حِبا پر تھیں جو یاسمین کو گرتا دیکھ کر بھاگتے بھاگتے اپنی جگہ پر رُک گئی تھی۔ گرنے کی وجہ سے یاسمین کا گھُٹنا بُری طرح چھِل گیا تھا۔ حِبا نے دیکھا کہ اُس نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر تکلیف کے باعث، زمین کے سہارے سے وہ اُٹھ نہیں پائی۔ تب حِبا نے خود کو تیرہ سال پہلے اپنے اسکول کے میدان میں کھڑی آٹھ، نو سالہ بچی کے طور پر محسوس کیا، جو اپنے والد سے اپنے سامنے گرنے والی بچی کی مدد کرنے کے لیے اجازت لے رہی تھی۔ یہ خیال آتے ہی اُس نے دائیں طرف گردن گھُمائی اور گراؤنڈ میں موجود لوگوں میں بیٹھے اپنے والد کو تلاش کرنے لگی، جو اُسے سامنے والی لائن میں ہی بیٹھے نظر آ گئے۔ اُنہوں نے بیٹی کو اپنی جانب دیکھتا ہوا پایا تو مُسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ حِبا بھی مُسکرا کر مڑی اور تیزی سے سامنے کی طرف دوڑنے لگی۔ وہ بھاگتی ہوئی آگے زمین پر بیٹھی یاسمین کے پاس پہنچ گئی اور بیٹھ کر اُسے اُٹھنے میں مدد کرنے لگی۔ اُسے دیکھ کر یاسمین حیران ہو گئی تھی۔

"حِبا! تُم جاؤ دوڑ پوری کرو، میں میڈیکل ٹیم کو اشارہ کر دوں گی وہ مجھے دیکھ لیں گے۔" اُس نے حِبا کا ہاتھ تھام کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں بس پندرہ بیس قدم رہ گئے ہیں، ہم لائن پار کر کے دوڑ پوری کر لیں گے اور ویسے بھی تُم تو آج کی ونر ہو۔ پچھلے تین راؤنڈ تُم نے جیتے ہیں۔" حِبا نے اُس کا ہاتھ اپنے گلے میں ڈال کر سہارا دیتے ہوئے کہا۔ پھر وہ دونوں قدم بہ قدم آگے بڑھنے لگے۔

"مُقابلہ تین نہیں چار راؤنڈ کا تھا اور میں گر چُکی ہوں، آج کی جیت میری قسمت میں نہیں ہے۔ اور ویسے بھی اگر میری جگہ تُم گری ہوتیں، تو میں تُمہیں اُٹھانے نہیں آتی۔" یاسمین نے اُسے سمجھایا۔

وہ دونوں اب بھی آگے بڑھ رہے تھے۔ یاسمین چونکہ دُبلی پتلی تھی اِس لیے حِبا کو اُسے سہارا دینے میں مسئلہ نہیں ہو رہا تھا۔ اختتامی لکیر اب پندرہ قدم دور تھی۔

"تُمہاری اور میری جگہ میں فرق ہے تُم آگے بھاگ رہی تھیں اور میں پیچھے۔ ویسے بھی اگر تُم سلپ نہ ہوتیں تو اب تک جیت بھی چُکی ہوتیں اور میں آخری راؤنڈ تک آ گئی، یہ ہی بہت ہے میرے لیے۔" حِبا بضد تھی۔

"حِبا میں ایسے نہیں جیت سکتی۔ ایک کام کرتے ہیں، ہم دونوں ساتھ میں اختتامی لکیر پار کریں گے ٹھیک ہے؟" یاسمین نے اُس سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دونوں ساتھ میں؟ چلو ٹھیک ہے۔" حِبا نے ایک پل کے لیے سوچا اور پھر اُس کی بات مان لی۔

اختتامی لکیر اُنہوں نے ایک ساتھ پار کی تو وہاں موجود سب لوگوں نے تالیاں بجا کر اُنہیں سراہا۔ یاسمین کو یونیورسٹی کی میڈیکل ٹیم طبّی امداد دینے لگی۔ زارا بھی اُس کے ساتھ تھی۔ حِبا جا کر طارق سُلطان سے ملی۔ وہ بہت خوش تھے۔ اُنہوں نے اُسے جیت کی مبارکباد دی اور کہا کہ اُنہیں اپنی بیٹی پر فخر تھا۔ فریحہ بھی خوشی سے پھولی نہیں سما رہی تھی۔ زارا بھی بیٹی کی جیت پر کافی خوش تھی۔ پھر تقریبِ تقسیمِ انعامات شروع ہو گئی۔ اقراء کو تیسرا اور اشبیلہ کو دوسرا انعام ملا۔ ونر کی ٹرافی حِبا اور یاسمین نے شیئر کی۔

انعامات کی تقسیم کے بعد طارق سُلطان بیٹی کو الوداع کہہ کر آفس چلے گئے۔ یاسمین ابتدائی طبّی امداد کے بعد بہتر محسوس کر رہی تھی، اُس کی تکلیف کافی کم ہو چکی تھی۔ وہ وہیں ماں کے ساتھ کھڑی کچھ بات کر رہی تھی جب حِبا اور فریحہ وہاں آ گئیں۔ یاسمین نے اُن دونوں کا تعارف ماں سے کروایا۔ وہ دونوں زارا سے بہت ادب سے ملی تھیں۔ یاسمین نے زارا کو یہ پہلے ہی بتا دیا تھا کہ حِبا سُلطان، اکبر کے باس کی بیٹی تھی۔ زارا نے دوڑ میں زخمی ہونے کے بعد، یاسمین کی مدد کرنے پر حِبا کا شُکریہ ادا کیا، اُسے دُعائیں دیں۔ یاسمین نے اُن دونوں کو بتایا کہ وہ ماں کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈپارٹمنٹ دکھانا چاہتی تھی مگر اب زخمی ہونے کی وجہ سے زیادہ گھوم نہیں سکتی تب فریحہ، زارا کو ڈپارٹمنٹ دکھانے لے گئی۔اب وہ دونوں وہاں اکیلی تھیں جب حِبا نے کہا:

"یاسمین! مجھے تُم سے کچھ بات کرنی تھی۔اُس دن مِس زینب کے آخری لیکچر میں جس طرح سے میں نے تُمہیں جواب دیا تھا وہ بہت غلط تھا اور مجھے وہ نہیں کرنا چاہیئے۔میں اُس کے لیے معذرت چاہتی ہوں۔میں اُس دن غُصے میں تھی بس اِس لیے غلطی ہو گئی۔"

حِبا نے اُس سے معذرت کی تو یاسمین نے مُسکرا کر جواب دیا:

"اٹس اوکے۔مجھے پتہ تھا کہ تُم اپ سیٹ تھیں تب ہی ایسا ردعمل دیا تھا۔"

"اچھا ہاں پرسوں میرا برتھ ڈے ہے تو ایک پارٹی ہو گی مغرب کے بعد اور تُمہیں ضرور آنا ہے۔" حِبا نے اُسے دعوت دی۔

"میں اِن شاءاللہ کوشش کروں گی اور پرسوں تو چھ جنوری ہے، مطلب تُم بھی Capricorn ہو۔" یاسمین نے سوچتے ہوئے کہا۔

"میں بھی مطلب اور کون ہے Capricorn؟" اُس نے پوچھا۔

"فروا باجی بھی Capricorn ہیں۔" یاسمین نے اُسے بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دیر بعد فریحہ اور زارا آ گئے اور پھر یاسمین، ماں کے ساتھ گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ دونوں بھی کینٹین کی طرف جانے لگیں جب کسی نے پیچھے سے پُکارا:

"حِبا سُلطان!"

اُن دونوں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ نِمرہ تھی۔ وہ اُن کی طرف ہی آ رہی تھی۔

"آج کی جیت بہت بہت مبارک ہو۔" نِمرہ نے اُن کے پاس پہنچ کر کہا۔

"تھینک یو نِمرہ!" اُس نے شُکریہ ادا کیا۔

"تُم آج اکیلے بھی جیت سکتی تھیں مگر تُم نے اپنی جیت یاسمین کے ساتھ شیئر کر لی۔ میرا خیال ہے کہ تُم اُتنی بُری نہیں ہو جتنا میں تُمہیں سمجھتی تھی۔" نِمرہ نے کہا تو اُن دونوں کے چہروں پر مُسکراہٹ آ گئی۔

www.novelsclubb.com

نِمرہ مزید کچھ کہتی اُس سے پہلے ہی حِبا نے اُس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر کہا:

"آخری سیمسٹر رہ گیا ہے اور مجھے اب لگتا ہے کہ ہماری دوستی اچھی چل سکتی ہے، پھر کیا خیال ہے؟"

نِمرہ نے مُسکرا کر اُس سے ہاتھ ملایا اور پھر فریحہ کی طرف دیکھ کر پوچھا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تُم کیا کہتی ہو اب؟"

"جب حِبا سُلطان سے تُمہاری دوستی ہو گئی ہے تو فریحہ سعید بھی تُمہاری دوست ہے۔" فریحہ نے کہہ کر اُس سے ہاتھ ملا لیا اور پھر وہ تینوں کینٹین چلی گئیں۔

چھ ماہ بعد وہ سب یونیورسٹی سے پاس ہو گئی تھیں۔ پھر جلد ہی فریحہ کی شادی ہو گئی۔ اُس کی شادی میں حِبا کے ساتھ ساتھ یاسمین اور مس فروا بھی شریک ہوئی تھیں۔ شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ کینیڈا مُنتقل ہو گئی۔

مِس فروا نے اب سِول جج کے امتحان کی تیاری شروع کر دی تھی۔ باقی اُن کی ٹیوشن اور الہُدٰی کے کام بھی چل رہے تھے۔ سائیکولوجی والا کام وہ اب صرف ہفتہ اتوار کے دن کیا کرتی تھیں۔ اپنے بھائی اور اُس کی فیملی کے ساتھ اُن کا تعلق وقت کے ساتھ بہتر ہو گیا تھا اور وہ واپس بھائی کے ساتھ اپنے گھر میں جا کر رہنے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاسمین کی پوری فیملی کچھ ماہ بعد مسلمان ہو گئی تھی۔اکبر اب بھی سُلطان کنسٹرکشن میں ہی مُلازمت کر رہا تھا۔عاشر کا داخلہ ایک اچھی پرائیوٹ یونیورسٹی میں کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں ہو گیا تھا۔یاسمین کو کراچی یونیورسٹی کے بی ایس اسلامک لرننگ کے شعبے میں جونیئر لیکچرار کے طور پر مُلازمت مل گئی تھی۔اُس نے اپنی مُلازمت کا آغاز کرتے ہی زارا کو سلائی کا کام بند کر کے اب گھر پر آرام کروانا شروع کر دیا تھا۔

حِبا سُلطان کچھ عرصہ پاکستان میں ہی اپنی والدہ کے ساتھ مُختلف سیمینار وغیرہ میں شرکت کرتی رہی تھی جس سے اُس کا Glossophobia مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا پھر وہ اسلامک اسٹڈیز میں ماسٹرز کرنے کے لیے کینیڈا چلی گئی تھی۔وہاں اُس کی فریحہ سے مُلاقات ہوتی رہتی تھی۔وہ چاروں اکثر ایک دوسرے کے ساتھ کال پر یا کسی دینی webinar کے حوالے سے آن لائن رابطے میں رہا کرتی تھیں۔

ختم شُد

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB